مُدلّل تقریریں

مولانا ابوالحامد محمد ضیاءُ اللہ قادری اشرفی

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

جلد اوّل

مُدلّل تقریریں

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب ـــــــ مدلل تقریریں اول
مصنف ـــــــ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
صفحات ـــــــ ۲۶۴
بار ـــــــ اول
کتابت ـــــــ عبدالغنی آف چرنڈ ضلع سیالکوٹ
ـــــــ محمد ارشد سلیم قادری چنوں موم (سیالکوٹ)
طابع ـــــــ محمد حامد ضیاء ناظم
قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
تصحیح ـــــــ مولانا محمد عبدالقادر صاحب
قیمت ـــــــ
مطبع ـــــــ

فون: ۸۲۹۷۲

انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو سیدی سندی مرشدی

استاذی مخدومِ اہلسنّت، خلیفۂ اعلیٰحضرت،

شیخ المحقق علاّمہ حافظ محمّد امام الدّین قادری رضوی

کوٹلوی علیہ الرحمۃ

سے منسوب کرتا ہے۔

جن کی تربیت سے حق و باطل کی پہچان اور

مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کی ترویج و اشاعت

کی توفیق ہوئی۔

؎

گر قبول افتد زہے عزو شرف

فقیر ابو الحامد محمّد ضیاء اللہ قادری اشرفی غفرلہٗ

سیالکوٹ

فہرست

یومِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۱۰

ماخذِ کتاب

١۔ قرآنِ پاک

٢۔ تفسیر ابنِ عباس از حضرت عبداللہ بن عباس

٣۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

٤۔ تفسیر ابنِ جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ

٥۔ تفسیر خازن از امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمۃ

٦۔ تفسیر روح المعانی از امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ

٧۔ تفسیر قرطبی از امام قرطبی علیہ الرحمۃ

٨۔ تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ

٩۔ تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ

١٠۔ تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

١١۔ تفسیر جلالین 〃 〃 〃 〃 〃

١٢۔ تفسیر صاوی از امام صاوی علیہ الرحمۃ

١٣۔ تفسیر حسینی از امام معین الدین کاشفی علیہ الرحمۃ

١٤۔ تفسیر ابی السعود از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ

١٥۔ تفسیر معالم التنزیل 〃 〃 〃 〃 〃

١٦۔ تفسیر عزیزی از امام شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ

١٧۔ تفسیر مراغی از امام احمد مصطفٰے مراغی علیہ الرحمۃ

١٨۔ تفسیر خزائن العرفان از امام سید نعیم الدین مرادآبادی

١٩۔ تفسیر الصافی از فیض کاشانی

٢٠۔ تفسیر مجمع البیان از ابو علی الفضل بن الحسن طبرسی

٢١۔ تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن بھوپالی

٢٢۔ تفسیر فتح البیان 〃 〃 〃 〃

٢٣۔ تفسیر ثنائی از مولوی ثناء اللہ امرتسری

٢٤۔ صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری

٢٥۔ صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج قشیری

٢٦۔ جامع ترمذی از امام ابو عیسےٰ ترمذی

٢٧۔ سنن ابو داؤد از امام سلیمان بن اشعث

٢٨۔ سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد

٢٩۔ سنن نسائی از امام احمد بن شعیب نسائی

٣٠۔ مشکوٰۃ شریف از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ

٣١۔ فتح الباری از امام شہاب الدین ابنِ حجر عسقلانی

٣٢۔ عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی

٣٣۔ بہجۃ النفوس از امام ابو محمد عبداللہ بن ابو حمزہ

٣٤۔ ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی

٣٥۔ فیض الباری از مولوی انور شاہ کشمیری

٣٦۔ تیسیر الباری از مولوی وحید الزماں

٣٧۔ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی

٣٨۔ مرقاۃ از امام محمد بن علی القاری

٣٩۔ مظاہر حق از نواب قطب الدین دہلوی
۴٠۔ تحفۃ الاحوذی از مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری
۴١۔ مستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ
۴٢۔ تلخیص از ابو عبداللہ بن محمد بن احمد ذہبی
۴٣۔ کنز العمال از علی بن حسام الدین
۴۴۔ طبرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی
۴۵۔ الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری
۴٦۔ غنیۃ الطالبین از امام شیخ عبدالقادر جیلانی
۴٧۔ طبقات ابن سعد
۴٨۔ عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن السنّی
۴٩۔ حصن حصین از امام محمد بن محمد جزری
۵٠۔ کتاب الاذکار از امام یحیٰی بن شرف النووی
۵١۔ طبقات الکبریٰ از امام عبدالوہاب شعرانی
۵٢۔ الیواقیت الجواہر از 〃 〃 〃
۵٣۔ لطائف المنن 〃 〃 〃 〃
۵۴۔ میزان الکبریٰ 〃 〃 〃 〃
۵۵۔ احیاء العلوم از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
۵٦۔ مکاشفۃ القلوب 〃 〃 〃 〃
۵٧۔ کیمیائے سعادت 〃 〃 〃 〃
۵٨۔ جامع مسانید امام اعظم از امام محمد بن محمود
۵٩۔ ماثبت من السنۃ از شیخ عبدالحق دہلوی
٦٠۔ مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق دہلوی
٦١۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق دہلوی

٦٢۔ انیس الجلیس از امام جلال الدین سیوطی
٦٣۔ تاریخ الخلفاء از 〃 〃 〃 〃
٦۴۔ جامع صغیر 〃 〃 〃 〃 〃
٦۵۔ شرح الصدور 〃 〃 〃 〃 〃
٦٦۔ مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی
٦٧۔ زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی
٦٨۔ شفاء شریف از امام قاضی عیاض
٦٩۔ شرح شفاء از امام علی القاری
٧٠۔ نزہۃ الخاطر والفاتر از امام علی القاری
٧١۔ نسیم الریاض از امام شہاب الدین خفاجی
٧٢۔ عیون الاثر
٧٣۔ دلائل النبوۃ از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ
٧۴۔ حلیۃ الاولیاء از 〃 〃 〃 〃 〃
٧۵۔ دلائل النبوۃ از امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی
٧٦۔ اسد الغابہ
٧٧۔ ازالۃ الخلفاء از شاہ ولی اللہ دہلوی
٧٨۔ حیوٰۃ الحیوان از امام کمال الدین دمیری
٧٩۔ شواہد النبوۃ از امام عبدالرحمٰن جامی
٨٠۔ نفحات الانس از 〃 〃 〃
٨١۔ صواعق محرقہ از امام ابن حجر مکی
٨٢۔ نعمت کبریٰ از 〃 〃 〃 〃
٨٣۔ نزہۃ المجالس از امام عبدالرحمٰن صفوری
٨۴۔ الریاض النضرہ از محب طبری

۸۵- ردالمختار از امام ابن عابدین شامی
۸۶- نورالابصار از مومن بن حسن شبلنجی
۸۷- عُمدۃ التحقیق از علاّمہ ابراہیم مالکی
۸۸- سیرتِ حلبیہ از امام علی بن برہان الدین حلبی
۸۹- عوارف المعارف از شیخ شہاب الدّین سہروردی
۹۰- کتاب الوفا از امام عبدالرحمٰن ابن جوزی
۹۱- افضل الصلوات از امام یوسف نبہانی
۹۲- جامع کرامات الاولیاء " "
۹۳- الانوار المحمدیہ از امام یُوسف نبہانی
۹۴- قاموس
۹۵- بہجۃ الاسرار از امام ابوالحسن نُورالدّین شطنوفی
۹۶- قلائد الجواہر از علاّمہ محمّد بن یحییٰ حلبی
۹۷- تفریح الخاطر از علاّمہ عبدالقادر اربلی
۹۸- سفینۃ الاولیاء از داراشکوہ
۹۹- تحفہ قادریہ از شیخ ابوالمعالی محمّد بن سلمی القادری
۱۰۰- مکتوبات شریف از امام شیخ احمد سرہندی فاروقی
۱۰۱- مثنوی شریف از مولانا جلال الدّین رومی
۱۰۲- جامع المعجزات از علاّمہ رہاوی
۱۰۳- بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز دہلوی
۱۰۴- معارج النبوۃ از علاّمہ معین الدّین کاشفی
۱۰۵- شمائل الرسُول از ابنِ کثیر
۱۰۶- اسنی المطالب از شیخ محمّد بن سید درویش
۱۰۷- تحفۃ الذاکرین از محمّد بن علی شوکانی
۱۰۸- الآلی المصنوعہ از محمّد بن علی شوکانی
۱۰۹- کتاب الروح از ابنِ قیم
۱۱۰- ضیاء القلوب از حاجی امداد اللہ مکّی
۱۱۱- شمائم امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
۱۱۲- نشر الطیب از " " " "
۱۱۳- افاضات الیومیہ " " " "
۱۱۴- تحریم المومنین از نواب صدیق حسن بھوپالی
۱۱۵- آثار الیومیہ از " " " "
۱۱۶- الشمامۃ العنبریہ " " " "
۱۱۷- نفخ الطیب " " " "
۱۱۸- تقویۃ الایمان از مولوی اسماعیل دہلوی
۱۱۹- تذکیر الاخوان " " " "
۱۲۰- صراطِ مستقیم " " " "
۱۲۱- مجموعۃ الرسائل از علماء نجد
۱۲۲- ترجمان السنّۃ از بدر عالم میرٹھی
۱۲۳- حیاتِ اشرف از مولوی غلام محمد
۱۲۴- ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزّماں
۱۲۵- تاریخِ اہلحدیث از مولوی ابراہیم میر
۱۲۶- فتاویٰ اہلحدیث از عبداللہ روپڑی
۱۲۷- نُور الصدور از
۱۲۸- اخبار اہلحدیث امرتسر ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء
۱۲۹- " " ۱۳ مارچ ۱۹۳۸ء
۱۳۰- تنظیمِ اہلحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء
۱۳۱- الاعتصام لاہور ۳ جُون ۱۹۵۵ء

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہٖ الکریم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

فقیر تحریری اور تقریری طور پر اپنی بساط کے مطابق مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کی خدمت کر رہا ہے۔ تصانیف کو دیکھ کر احباب نے اصرار فرمایا کہ اپنی تقاریر کا بھی ایک مجموعہ شائع کیا جائے۔ جس کی تحریر میں وہی انداز ہو جو تقریر میں ہوتا ہے۔ کتب کے حوالہ جات کی کثرت اور انداز بھی مُدلّل، نیز موضوعات مختلف ہوں۔

کئی ایک کتب زیرِ تالیف ہونے کے باعث جلدی تعمیل نہ کر سکا تاہم کچھ وقت دوسری کتابوں کی ترتیب سے نکال کر تقاریر پر بھی اللہ تعالےٰ کا نام لیکر اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں استغاثہ کرتے ہوئے لکھنا شروع کر دیا۔

مشاہیر علمار کرام کی تقاریر اور مواعظ پر کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ بالخصوص عمی الفاضل سُلطان الواعظین بحرالتقریر والتحریر علاّمہ ابُوالنوّر محمّد بشیر صاحب آف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ خطیب شہیر علاّمہ محمّد شریف صاحب نُوری علیہ الرحمۃ اور اُستاذ العلمار علاّمہ نور محمّد صاحب رضوی کی کتابیں علمار کرام اور عوام کے پاس موجود ہیں۔ ان سب کتابوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے فقیر نے اپنی اس تالیف میں یومِ صدیقِ اکبر۔ یومِ فاروقِ اعظم۔ یومِ غوثِ اعظم۔ معراج النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور فضائلِ رمضان المبارک موضوعات بیان کئے ہیں۔

ان موضوعات کو بیان کرتے کرتے مضمون بہت طویل ہو گیا۔ تو پھر خیال

آیا کہ ایک کتاب ایسی لکھی جائے جس میں ہر مہینہ کے مطابق موضوع رکھا جائے۔ اور اُس موضوع کو چار جمعوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس طرح اڑتالیس تقاریر ہوں گی۔ انشاء اللہ المولیٰ وُہ کتاب بھی بہت جلد منظرِ عام پر آ جائے گی۔

ہمارے ملک پاکستان میں ایک وہ طبقہ ہے جو شانِ صحابہ کے موضوع پر جلسے کرتا ہے۔ مگر ان کے عقائد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد سے نہیں ملتے اور ایک طبقہ ایسا ہے جو شانِ اہل بیت پر جلسے کرتا ہے مگر اہلِ بیتِ اطہار کے عقائد اور مشن سے اُن کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں شانِ اہلِ بیت اطہار اور شان صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی بیان کی ہے۔ ساتھ ساتھ اُن کے عقائد بھی بیان کئے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ اہل سنّت وجماعت ہی ایک ایسا مسلک ہے جو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے آل اور اصحاب کے مشن کو جاری کئے ہوئے ہے

اہلسنّت وجماعت کے دوستوں سے عرض کروں گا جتنے جلسے اور محافل اور مذہبی تقاریب اہلسنّت وجماعت کی مُلک بھر میں ہوتی ہیں اتنی کسی اور گروہ کی نہیں۔ اگر ہمارے سُنّی عوام ایک ایک محفل میں علمائے کرام کے بیان کئے ہوُئے مسائل میں سے ایک ایک مسئلہ بھی ذہن نشین فرمالیں تو باطل عقائد کے لوگوں کو مسکت جواب دے سکتے ہیں۔ مگر بصد افسوس عرض کیا جاتا ہے کہ سُنّی عوام ابھی تک لاپرواہی میں ہیں۔

خُدا را اپنے علماء کرام کی محافل میں جاکر مسائل اور عقائد کو توجہ سے سُنا کریں۔ اور پھر اُن کی تقاریر کو اپنے احباب میں بیان فرمایا کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک تبلیغ ہے۔

اہلسنت وجماعت کے احباب اپنے قیمتی وقت کو اِدھر اُدھر کی باتوں میں ہی صاف کر دیتے ہیں۔ بلکہ ان کو چاہیئے کہ جو فارغ وقت ہو وہ اپنی

مساجد میں اپنے احباب نمازیوں کو بٹھا کر ان میں یہ کتاب یا مسلک حق اہلسنّت وجماعت کے علمائے کرام کی دیگر تصانیف کو پڑھا کریں۔ اپنے گھر کے افراد کو بھی گھر میں بٹھا کر کتاب پڑھ کر سُنائیں تو روزانہ ایسی محافل سے برکت ہو گی۔ اور دینی معلومات میں اضافہ بھی ہو گا اور وُہ جو وقت گزرے گا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک میں اور محبوبِ خُدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے محبُوبوں کی یاد میں گزرے گا۔ جو یقیناً فائدہ مند اور نفع بخش ہو گا۔

اللہ کریم بجاہ النّبی العظیم علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم فقیر کی اس سعی کو قبول فرماتے ہوُئے عامۃ المسلمین کے لئے نفع بخش بنائے۔

آمین ثم آمین!

خادم اہلسنّت وجماعت

فقیر ابُوالحامد **محمّد ضیاءُ اللہ** القادری الاشرفی غفرلہٗ

خطیب مرکزی جامع مسجد علّامہ عبدالحکیم علیہ الرّحمۃ

تحصیل بازار سیالکوٹ

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۔ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ۔
اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اِمَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ۔
عَالِمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۔ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ الَّذِیْ
کَانَ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَخُلَفَائِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَشُھَدَائِہٖ وَبَنَاتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کَلَامِ الْمَجِیْدِ بِلِسَانِ النَّبِیِّ
الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الْقَسِیْمِ الْعَلِیْمِ الْحَلِیْمِ الْعَظِیْمِ النَّعِیْمِ
الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ ۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ
لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ
مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

ترجمہ :۔ پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام

سے مسجد اقصا تک جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔ (پ۱۵ ع ۱)

عالی حضرات! خُداوند کریم جَلَّ جلالہٗ وعَمَّ نوالہ و اتمّ برہانہٗ۔ و اعظم شانہٗ ولا الٰہ غیرہٗ کی حمد و ثنا اور سرور کائنات، مفخرِ موجودات۔ باعثِ تخلیق کائنات۔ منبعِ کمالات۔ خلاصۂ موجودات۔ معلّمِ کائنات، مقصود کائنات بلکہ اصلِ کائنات۔ روحِ کائنات۔ جانِ کائنات۔ سرورِ مُرسلاں۔ سید کون و مکان۔ شفیع مجرماں۔ وسیلۂ بیکساں محبوب ربّ دوجہاں سیّاح لامکاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مُجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ہدیۂ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے بعد آج کا یہ نورانی۔ روحانی عرفانی۔ بلکہ لاثانی جشن سرور عالم نور مجسّم۔ شفیع معظم خلیفۃ اللہ اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے معراج شریف کے سلسلہ میں منایا جا رہا ہے۔ دُعا کیجئے کہ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دُنیا بھر کے مسلمانوں اس معراج پاک کے صدقہ میں عروج اور وقار عطا فرمائے۔

میرے دوستو! وہ لوگ جو جشن اور دن منانے کو ناجائز اور بدعت وغیرہ کے فتوے صادر فرماتے ہیں اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ بھی جشن معراج منا رہے ہیں۔ اشتہارات۔ پوسٹر شائع کر رہے ہیں۔ جس کی سُرخی اور ہیڈنگ جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا جلسہ معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے اور خطاب کرنے والے وہ حضرات ہیں جن کی تحریریں اور تقریریں اس چیز کی شاہد ہیں۔ دن منانا۔ جشن منانا حرام اور غیر شرع کام ہے۔ ہمیں ان ابن الوقت حضرات سے کوئی شکوہ اور شکایت نہیں۔ بلکہ ہم اہلسنت وجماعت خوش ہیں اور دُعا گو ہیں کہ اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کو راہِ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

افسوس صرف اس بات کا ہے کہ یہ لوگ علم و دانش اور سوچ و سمجھ کے بغیر ہی مسلمانوں پر بدعت ۔کفر اور شرک کے فتوے صادر فرما کر شہروں ۔قصبوں اور ملک کی فضا کو مکدر کرتے ہیں ۔اب ان کو خود یا اگر ان میں اتنا ضمیر نہیں تو ان کے ماننے والے حضرات کو ہی کم از کم اپنی خصوصی محافل مجالس اور میٹنگوں میں اپنے ان اکابر سے باز پرس کرنی چاہیئے کہ آپ لوگوں نے ابن الوقتی یا یہ کہیئے روانگی چال کیوں اختیار کی ہے ۔کیونکہ علماء حقانی کا مقام تو یہ ہے کہ حق بات کہنے سے سردار بھی باز نہیں آئے مگر آپ لوگوں کا مذہب اور مسلک تو ہر مہینے بدلتا رہتا ہے ۔ آپ کا یہ کیسا فکر ہے ۔کبھی تو آپ حضرات کا یہ فتویٰ تھا کہ میلاد شریف کا جلوس بدعت اور حرام ہے اور پھر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ مفتی محمود صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں سے خصوصی طور پر "ادارہ" لاہور بارہ ربیع الاوّل شریف کے جلوس میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لائے پھر دیو بندی حضرات کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری کے جانشین مولوی عبیداللہ انور نے بھی اسی جلوس میں شرکت کی ۔حالانکہ مولوی احمد علی لاہوری نے ایک رسالہ عید میلاد النبی کے نام سے لکھا ہے جس میں اس کو حرام اور بدعت قرار دیا ہے اور سخت تردید کی ہے ۔ خدام الدین لاہور ہفت روزہ میں بھی اسکو بدعت ۔فضول خرچی ۔اسراف قرار دیا جاتا رہا ۔ مگر جب یہ شریک ہوں تو جائز ۔ باعثِ برکت ۔یہ سب کچھ درست ہو ۔یہ اُلٹی منطق ان حضرات کی ہمیں تو سمجھ نہیں آتی اور پھر یہ عام آدمی نہیں بلکہ دیو بندی ٹولہ کے اکابر کا یہ روّیہ اور طریقہ ہے ۔

انہیں دیو بندی حضرات کی زبانیں مزاراتِ مقدّسہ پر حاضری دینے والے سُنّی مسلمانوں کے متعلق کفر و شرک کے فتووں سے صادر فرمانے پر ہر وقت جاری اور ساری تھیں ۔بلکہ مزارات پر حاضری دینے کو قبر پرست یہ حضرات کہتے تھکتے نہ تھے اور وہاں کے نذرانوں کو حرام بلکہ یہاں تک کہ یہ نذرانے

کھانا خنزیر کھانے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ حرام قرار دیتے تھے۔ مگر ووٹوں کی خاطر مُفتی محمود۔ مولوی عبید اللہ انور وغیرہم حضرات نے داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے مزار پُرانوار پر حاضری بھی دی وہاں کے نذرانہ کا حلوہ بھی کھایا اور وہاں کے نذرانہ کی چادر کی دستار بھی وہاں سر جُھکا کر بندھوائی یعنی دستار بندی ہوئی۔ ان ابن الوقتی۔ ضمیر فروش۔ شرارتی مُفتیوں اور جانشینوں کو سب اپنے فتوے بھُول گئے۔ ووٹوں کی خاطر سب جائز ہوگیا۔ ہمارا یہ سوال ہے کہ آپ ایک طرف مُفتی کہلاتے ہیں۔ عالم بلکہ استاذ العلماء کہلاتے ہیں۔ پھر دوسرا رُخ آپ کا اتنا تاریک ہے کہ شیطان بھی پناہ مانگے۔

ملک بھر کے سادہ لوح مسلمانوں کو آپ مشرک۔ بدعتی اور حرام کھانیوالے تو کہتے رہے اور ملک میں شہروں۔ قصبوں اور دیہاتوں کی فضاء کو مکدر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب وُہی شرک۔ بدعت اور حرام چیز ہر آپ کے لئے جائز ہوگئی۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ حکیم الاُمت ہیں۔ ان کو ایسے حضرات کے کردار اور ضمیر فروشی بلکہ ابن الوقتی کا علم تھا۔ اسی لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ :۔ ملاں سر بازار خدا بیچ رہا ہے۔

وہ انہیں حضرات کے متعلق ہے۔

عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لیکر اگر اہلسنت وجماعت کے اکابر حضرات کے عقائد کو آپ پرکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہی عقائد درست ہیں۔ کیونکہ یہ حضرات اپنے عقائد پر کاربند رہے۔ بلکہ ان عقائد کو بدعت و شرک اور حرام کہنے والوں کو بھی اقرار کرنا پڑا۔ صرف اقرار ہی نہیں بلکہ عملی طور پر اس پر کاربند ہونا پڑا اور کہنا پڑا ہے کہ یہ حضرات درست تھے اور ہیں۔ ہم غلط تھے۔ میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت۔ امام اہلسنت۔ مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

ہاں تو میں بیان کر رہا تھا۔ کہ اب دیوبندی، وہابی حضرات بھی معراج شریف کے جلسے کر رہے ہیں۔ بلکہ دو سال کا عرصہ گزرا ہے کہ ربوہ میں دیوبندیوں نے معراجِ مصطفےٰ کانفرنس کی۔ جس میں ان کے اکابر اور اصاغر سب نے شرکت کی۔ اب کے سال تو دیوبندیوں نے میلادِ مصطفےٰ کانفرنس کی۔

حضرات! ہمیں اِس چیز کی بہت خوشی ہے۔ لیکن صرف ٹائیٹل اور لیبل ہی نہ لگانا چاہیئے کیونکہ معراجِ مصطفےٰ وہ منا سکتا ہے اور کما حقہٗ واقعہ معراج وہ بیان کر سکتا ہے۔ جس کا عقیدہ یہ ہو۔ کہ ہمارا آقا و مولیٰ حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حیات النّبی ہیں۔ سرورِ عالم صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ساری کائنات میں بے مثل ہیں۔ سیاحِ لامکاں صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نور ہیں۔ حبیبِ خدا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نبی غیب دان ہیں۔ حضورِ پُر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم روحِ کائنات ہیں۔ حاضر و ناظر وغیرہم عقائد پر ایمان رکھے اور جن حضرات کے نزدیک یہ عقائد شرکیہ ہیں۔ ان کا معراج منانا سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ یہ لوگ اپنے مسلک کو پیش کرتے وقت پیشاب کی بوتل پر عرق گلاب کا لیبل لگاتے ہیں۔ مگر لیبل لگانے سے پیشاب عرق گلاب نہیں بن جاتا۔ بلکہ وہ پیشاب ہی رہتا ہے۔

سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ایسے لیبل لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ ان حضرات کو اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ تب ہی ہو گا جب دل کی گہرائیوں سے تائب ہو کر عقائدِ حقّہ اہلسنّت وجماعت کے کاربند ہو کر معراج النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تقاریب منعقد کریں اور رُوح پرور واقعہ معراج پر روشنی ڈالیں۔

سب حضرات باآوازِ بلند جھوم جھوم کر درود شریف پڑھو۔ اور معراج

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دلوں کو منوّر فرماؤ۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلےٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہلسنّت کا عقیدہ

معراج شریف حضور پُر نور نورٌ علےٰ نور مسلمانوں کے دلوں کے سرور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عظیم معجزہ ہے۔ مفسّرین عظام۔ محدثین کرام۔ محققینِ فہام۔ مدققین علام اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کا معراج شریف کے متعلق عقیدہ یہ ہے۔ کہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں حالتِ بیداری میں مسجد حرام شریف سے لیکر بیت المقدس۔ مسجد اقصےٰ تک اور مسجدِ اقصےٰ سے پہلا آسمان۔ پہلے آسمان سے دوسرا۔ دوسرے سے تیسرے آسمان اور تیسرے آسمان سے چوتھے۔ چوتھے سے پانچویں۔ پانچویں سے چھٹے اور چھٹے آسمان سے ساتویں آسمان۔ ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ سے عرشِ معلےٰ۔ عرش معلےٰ سے لامکاں۔ جہاں نہ مشرق نہ مغرب نہ شمال نہ جنوب نہ پستی ہے نہ بلندی جہاں کوئی حدود اربعہ نہیں ہے وہاں جاکر سر کی آنکھوں سے اپنے رب کریم کی زیارت فرمائی ہے۔

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
مسلکِ حق اہلسنت وجماعت	زندہ باد

میرے اعلحضرت عظیم البرکت۔ فیضدرجت۔ امام اہلسنّت۔ مجدّد دین وملّت۔ دُنیائے اسلام میں عشق رسُول کا درس دینے والے مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ القوی نے اسی لئے فرمایا ہے۔

وُہی لامکاں کے مکین ہوئے سرِ عرش تخت نشین ہوئے

وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں!

میرے دوستو! یہ شرف اور یہ کمال نہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملا نہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو یہ عظمت نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ ہی حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ رفعت نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہوئی اور نہ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کو الغرض ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے مگر اس اکرام اور انعام سے کسی کو بھی نہیں نوازا گیا۔ ہاں اگر نوازا گیا۔ تو آمنہ کے لال، کائنات کے والی حبیب کردگار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوازا گیا۔ اعلحضرت علیہ الرحمۃ نے کیا خُوب فرمایا ہے۔

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے

ہو رہی دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ!

بارگاہِ الٰہی میں حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کی عرض!

حضرت سرکار موسےٰ علیہ السّلام اللہ تعالےٰ کے بڑے پیارے اور لاڈلے رسُول تھے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ قوم بنی اسرائیل کے لئے چٹیل میدان میں سایہ چاہیئے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ — ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا۔

اگر عرض کی کہ ان کے لئے اچھی قسم کا کھانا چاہیئے تو خُداوند کریم کا فرمان ہے۔

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى (پ۱ ع ۶) — اور ہم نے تم پر من و سلویٰ اُتارا۔

اگر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کے لئے پانی کے متعلق عرض کیا تو فرمان ایزدی ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (پ۱ ع۷)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو۔ فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

میرا بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جو بھی رب کریم کی بارگاہ میں عرض کیا اللہ کریم نے اُسی وقت اس کو شرفِ قبولیّت بخشا۔ مگر جب عرض کیا۔

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ — اے ربّ میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ مَیں تجھے دیکھوں۔

تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

لَنْ تَرٰىنِیْ۔ (پ۹ ع۷) — تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

اللہ تعالےٰ نے جو جواب ارشاد فرمایا اُس پر غور فرمائیں۔ رب کریم نے فرمایا لَنْ تَرٰىنِیْ اے موسیٰ علیہ السّلام آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ یہ نہیں فرمایا کہ مجھے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ فرمایا مجھے آپ نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ اللہ کریم کی زیارت ظاہری حیاتِ طیبّہ میں سوائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہیں کر سکتا۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا بیان کردہ نکتہ!

امام اجل۔ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب انیس الجلیس کے صفحہ ۱۰۵ پر روایت نقل فرمائی ہے۔ جب حضرت موسےٰ کلیم اللہ علیہ السّلام نے عرض کیا۔ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السّلام مجھے ایک مسئلہ بتاؤ کہ کیا یتیم کا حق مارنا جائز ہے؟ تو حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ یتیم کا حق مارنا جائز نہیں ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمانا کہ ظاہری حیاتِ

طیبہ میں حالتِ بیداری میں میری زیارت کرنا یہ صرف یتیم بمعنے دُرِّ یتیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی حق ہے۔ لہٰذا سوائے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میری کوئی زیارت اس دُنیا میں نہیں کر سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جب زیادہ اصرار کیا تو اللہ کریم نے اپنی تجلّی دکھانے کے متعلق چالیس رات انتظار کرنے کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا۔

عالی حضرات! ذرا مقامِ مصطفےٰ دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو فرمایا کہ چالیس راتیں انتظار کرو مگر جب اپنے حبیب کا مقام آیا تو فرمایا

مقامِ حبیب جیسا کہ معارج النبوۃ میں علّامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا ہے۔ کہ

اے جبریل! آج رات گوشۂ اطاعت و بندگی چھوڑ دے۔ اپنے اوراد و تسبیح و تہلیل کو ترک کر دے۔ طاؤسی پر اور پاکیزہ مرصّع منوّر پروں کو جنّت الفردوس کے لباس اور زیور سے آراستہ کر اور میرے حبیب کی خدمت کے لئے تیار ہو جا۔ کلاہ فرمانبرداری سر پر رکھ لے۔ میکائیل سے کہو۔ کہ رزق کا پیمانہ ہاتھ سے علیحدہ کر دے۔ اسرافیل سے کہو کہ صور کو کچھ عرصہ کے لئے موقوف کر دے۔ عزرائیل سے کہو کہ کچھ دیر کے لئے روحوں کو قبض کرنے سے ہاتھ اُٹھا لے۔ فراشان نور و ضیا ر سے کہہ دو کہ آسمانوں کے طبقات کو نور کے جھاڑو اور عیش و سرور کے جاروب سے صاف کریں۔ صدق و صفا کے نقارچیوں سے کہدو کہ جود و عطاء کے نقارے کو دار بقا کے اطراف و

اکناف میں بجائیں۔ رضوان سے کہدو کہ بہشت بریں کی درجہ بندی کرے مالک دربان دوزخ سے کہدو کہ منازل دوزخ کو حلم و تسکین کے قفل اور تالے لگادے۔ سمندر موجزن سے باز رہیں۔ ہوائیں طوفان نہ اٹھائیں۔ افلاک سیر و سلوک سے آرام کریں۔ خُلد بریں کی حوروں سے کہدو کہ آراستہ پیراستہ ہوجائیں۔ جنت کے محلات کی چھتوں پر صف بستہ کھڑی ہوجائیں۔ حاملانِ عرش سے کہدو کہ فلک اطلس کو مقدس لباس پہنائیں۔ کرسی کے سر پہ تاج قدسی رکھیں۔ مشرق سے لیکر مغرب تک جس قدر قبریں ہیں ان سے عذاب اُٹھا دیا جائے۔ تمام دُنیا کو عطرِ محبت اور بخورِ مؤدت سے معطر کر دیا جائے۔

کسی شاعر نے اِسی لئے کہا ہے کہ جب آسمانوں کو سجایا جارہا تھا۔ تو ملائکہ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ ع

فلک بھر کیوں سجایا جارہا ہے

تو دوسرے ملائکہ جواباً یہ کہتے تھے کہ ع

کوئی مہمان بُلایا جارہا ہے!

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

مسلک حق اہلسنت وجماعت زندہ باد

آپ بھی سب چھوٹے بڑے میرے ساتھ مل کر پڑھیں۔

کوئی مہمان بُلایا جارہا ہے!

دوستو! ذرا اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ملاحظہ فرمایئے کہ ایک وقت تھا کہ جب اللہ تعالےٰ نے ملائکہ سے فرمایا

اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَه — میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔

تو ملائکہ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا تھا۔

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ج وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ	کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے۔ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔

تو اللہ کریم جلّ جلالہٗ نے ان کے جواب میں فرمایا تھا۔

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (پ ع ۴) مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

آج کی رات اللہ تعالےٰ نے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ کا اظہار فرمایا کہ اے فرشتو! تم یہ کہتے تھے کہ ہم تیری تسبیح۔ حمد اور تقدیس بیان کرنے والے ہیں جس تسبیح۔ تحمید اور تکبیر کا تم ذکر کرتے تھے۔ آج میرا اعلان بلکہ فرمان ہے کہ اے ملائکہ میری تسبیح۔ تحمید۔ تمجید اور تکبیر بیان کرنی چھوڑ دو اور میرے محبوب۔ دانائے غیوب منزّہ عن کل عیوب حضرتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ۔

میرے اعلحضرت عظیم البرکت۔ امام اہل سُنّت۔ مجدد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے خُوب فرمایا ہے تو ہم کیوں نہ مل کر جھُوم جھُوم کر کہیں۔

صدقے اس انعام کے قُربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ!

شبِ معراج اللہ کریم جل جلالہ نے ملائکہ پر واضح فرما دیا کہ جس تسبیح وتحمید کا تم ذکر کرتے تھے۔ آج میرا اعلان ہے کہ اس تسبیح وتحمید وتکبیر اور تمجید کو چھوڑ دو اور میرے محبوب پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ۔

میرے اعلحضرت عظیم البرکت امام اہل سُنّت مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ القوی نے سچ فرمایا ہے۔

ثابت ہُوا کہ جُملہ فرائض فروع ہیں۔

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

ارشاد ربانی سے یہ اظہر من الشمس ہے کہ عبادت بھی اللہ کریم کے نزدیک وہی ہے جس میں عظمت مصطفےٰ موجود ہے۔ اگر عظمتِ مصطفےٰ نہیں تو عبادت بارگاہ خدا وندی میں قبول نہیں ہے۔

اس حقیقت کو ایک اور دلیل سے پیش کرتا ہوں جس کو کوئی بھی جھٹلا نہیں ہو سکتا۔ اور ہر ایک مسلک کے نزدیک یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ نماز اللہ تعالےٰ کی عبادت اور بندگی ہے۔ بلکہ نمازی نماز پڑھنے کے وقت جو نیت کرتا ہے تو کہتا ہے عبادت اللہ تعالےٰ کی۔ یا کہے گا بندگی خاص اللہ تعالےٰ کی۔ اور نماز تکبیر تحریمہ کہہ کر شروع کر دے گا۔ اس میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے گا۔ پھر الحمد للہ رب العالمین پڑھتا ہے۔ پھر سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ احد یا کوئی اور سورۃ پاک یا قرآن پاک کی آیات طیبات تلاوت کر کے رکوع میں جائے گا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم تسبیح پڑھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ سر اٹھاتے ہوئے کہے گا۔ بعد میں اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاتا ہے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھے گا۔ اس طرح دوسری رکعت کو پورا کر کے اَلتَّحِيَّاتُ بیٹھے گا تکبیر تحریمہ سے لیکر التحیات تک یہ سب اللہ تعالےٰ کی تعریف ہی ہے۔ التحیات میں بھی التحیات لِلّٰهِ والصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ یہ اللہ تعالےٰ کی ہی تعریف اور اس کی شان ہے۔ مگر اس کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ یہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان اور ان کی بارگاہ میں سلام عرض کرنا ہے۔

اور یہ ہر مسلک کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک نمازی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ نہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہو گی۔ حالانکہ اس نے قیام بھی کیا ہے۔ رکوع بھی کیا ہے۔ سجدہ بھی کیا ہے۔ اور ان ارکان میں اللہ تعالےٰ کی تعریف و توصیف اور شان بھی بیان کی ہے

حالانکہ نماز میں نیت کے وقت وہ یہ کہتا ہے کہ عبادت خاص اللہ تعالےٰ کی اس متفقہ مسئلہ سے مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی حقانیت عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ جب تک پیارے نبی پاک صاحب لولاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عظمت نہ ہوگی نہ نماز قبول نہ روزہ قبول نہ حج اور نہ ہی زکوٰۃ قبول ہے۔

مولوی ظفر علی خاں زمیندار اخبار کے ایڈیٹر نے خوب کہا ہے۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی!
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

اسی متفقہ مسئلہ سے دیوبندی۔ غیر مقلد نجدی۔ مودودی اور تبلیغی جماعت کے متفقہ مجدد مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کی اس عبارت اور عقیدہ کا بھی رد ہو گیا ہے۔

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان مے چسپد بخلاف گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی مے بود نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصود مے شود بشرک می کشد۔

(صراط مستقیم فارسی صد ۸۶)

اس عبارت کا ترجمہ بھی سن لیجیے۔

بعض ظلمات بعض ظلمتوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اقتضار کے مطابق زنا کے وسوسہ سے اپنی زوجہ بیوی سے صحبت کرنے کا خیال بہتر ہے اور پیر یا اس کے مثل بزرگوں کی طرف توجہ کرنا اگرچہ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہوں بہت

ہی زیادہ بُرا ہے اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے اس لئے کہ ان کا خیال تعظیم و بزرگی کے ساتھ آتا ہے اور انسان کے دل کے ساتھ چمٹ جاتا ہے ۔ بخلاف بیل اور گدھے کے خیال سے کہ نہ اس قدر دلچسپی ہوتی ہے ، نہ تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور یہ تعظیم واجلال غیر کہ نماز میں ملحوظ و مقصود ہوتی ہے مشرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے ۔

دوستو! یہ عقیدہ بیان کرتے اور سُنتے دل کانپتا ہے ۔لیکن ان لوگوں کی حماقت اور بیدینی کی بھی انتہا نہیں جن لوگوں نے اس کو اپنا عقیدہ بنایا ہُوا ہے ۔پھر اس پر طرّہ یہ کہ ایسے عقیدہ والے کو مجدّد اور نا معلوم کیا کیا القاب سے یاد کرتے ہیں۔

آیئے ان حضرات کا عقیدہ بھی آپ کے سامنے پیش کروں جن کو اپنے اور بیگانے مسلم اور غیر مسلم سبھی بزرگ سمجھتے ہیں ۔ وہ شخصیّت حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ ہیں جو باالاتفاق حجۃ الاسلام ہیں ۔اپنی کتاب احیاء العلوم شریف کے باب چہارم جلد اوّل میں فرماتے ہیں۔

جب تشہّد میں بیٹھو تو ادب سے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی چیزیں تقرّب کی ہیں ۔خواہ صلوات ہو یا طیبّات یعنی اخلاق ظاہر۔ وہ سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ اسی طرح مُلک خُدا کے لئے ہے اور یہی معنٰے التحیّات کے ہیں اور نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وجود باجود کو اپنے دل میں حاضر کرو۔ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہو۔

شیخ المحدثین عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو دیوبندی حضرات کے حکیم الاُمت اشرف علی صاحب تھانوی نے الافاضات الیومیہ صفحہ ۴ جلد ۷ میں بارگاہ مصطفوی کا حضوری لکھا ہے ۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب اشعۃ اللّمعات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۵ جلد اوّل پر بزرگانِ دین کا عقیدہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ بعضے عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذرّاتِ مُصلیان شہود

غافل نہ بود تا انوار قرب و اسرارِ معرفت منوّر و فائز گردد۔

بعض عارفین نے کہا ہے کہ التحیات میں یہ خطاب اس لئے ہے۔ کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرّہ ذرّہ میں اور ممکنات کی ہر فرد میں سرایت کئے ہے۔ پس حضور پر نور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں نمازی کو چاہیئے کہ اس معنےٰ سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب کے نور اور معرفت کے رازوں سے کامیاب ہو جاوے۔

اعلیٰحضرت امام اہلسنّت۔ مجدّد دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ کے بھائی مولانا حسن میاں قادری علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
اُف جہنم کے گڑھے اُف یہ خرافت تیری
ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تیری

عالی حضرات! علماء مسلکِ حق اہلسنت وجماعت شب و روز قصبوں۔ دیہاتوں اور شہروں میں اسی مشن کی تشہیر فرماتے ہیں اور عقائد باطلہ کا ذکر فرماتے ہیں

سیر کے لئے سواری

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں پر اعلان اور منادی کرنے کا حکم جبریل امین کو فرمایا۔

اعلان کرنے کے بعد جبریل امین سواری لینے کے لئے جنت میں جاتے ہیں۔ دُنیا میں بڑے بڑے بادشاہوں نے سیریں کیں اور کرتے ہیں۔ ان کے پاس بہترین قسم کی سواریاں ہوتی ہیں۔ اعلےٰ سے اعلےٰ سواریاں۔ مگر اللہ کریم نے اپنے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیر کے لئے وہ سواری منتخب فرمائی۔ جو آج تک کسی شہنشاہ اور بادشاہ کو بھی میسّر نہیں آئی۔ میسّر آنا تو کُجا کبھی دیکھی بھی نہیں بلکہ زمین پر کبھی آئی بھی نہیں۔ اس سواری کا نام ہے بُراق۔ حُضور

پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سب شہنشاہوں کے سردار ہیں۔ کی سواری بھی سب براقوں کی سردار ہو گئی۔ تفسیر روح البیان کے صفحہ ۱۰۸ پر حضرت ابن وحید کا قول ہے۔ کہ

لَمْ یَرْکَبِ الْبُرَاقَ اَحَدٌ قَبْلَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ — نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل براق پر کوئی سوار نہیں ہُوا۔

اب جنّت کا وُہ منظر سُنیئے جو جبریل امین نے بیان فرمایا۔

علّامہ معین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب معارج النبوۃ میں درج فرمایا ہے۔ جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ

بُراق کی کیفیّت

بہشت کے مرغزاروں میں چالیس ہزار بُراق چر رہے تھے۔ جن کی پیشانی پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی روشن تھا۔ ان چالیس ہزار بُراق میں سے ایک بُراق غمگین اور آزردہ ایک کونے میں سر جھکائے آنسوؤں کے دریا بہا رہا تھا۔ جبریل علیہ السلام اِس بُراق کے پاس گئے اور اس سے اس کا حال پوچھا۔ اُس نے کہا کہ اے جبریل (علیہ السلام) ہزار سال کا عرصہ گزرا کہ میں نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنا تھا۔ اس روز سے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت اور عقیدت میں مبتلا ہوں۔ جس روز سے میں نے آپ کا نام نامی اسمِ گرامی سُنا ہے۔ کھانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ جبریل علیہ السّلام نے چالیس ہزار براق میں سے اس بُراق کو جو اپنی جان پر اشتیاق محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا داغ رکھتا تھا۔ اختیار فرمایا۔ وہاں سے سُلطان انس وجاں۔ سیدِ مُرسلاں۔ سیّاح لامکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سرا کی طرف توجہ فرمائی۔

رسیدہ جبریل از بیت معمور!
براق برق سیر آوردہ از نُور!

تفسیر روح البیان میں علاّمہ اسماعیل حقّی علیہ الرحمۃ نے درج فرمایا ہے

کہ اللہ تعالےٰ نے جبریل امین علیہ السّلام کو فرمایا کہ اے جبریل علیہ السّلام اپنے ساتھ ستر ہزار فرشتے لے جاؤ۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان صد ۱۰٦ مطبوعہ بیروت میں آیۃ شریفہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے درج فرمایا ہے۔

نَزَلَ جِبْرِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَمَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

جبریل۔ میکائیل اور اسرافیل علیہم السّلام ہر ایک اپنے ساتھ ہزار ہزار فرشتہ لے کر حاضر ہوئے۔

بُراق کی وجہ تسمیہ

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ براق کو براق اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ برق سے مشتق ہے۔ برق بجلی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ براق بھی بجلی کی طرح تیز رفتار تھا۔ اس لئے کسی نے کہا ہے۔

تھا براقِ نبی یا کہ نورِ نظر!
یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہوگیا

بُراق کی رفتار

سرورِ عالم۔ نورِ مجسّم۔ شفیع معظم۔ خلیفۃ اللہ الاعظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود بُراق کی رفتار کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا ہے جو کہ مشکوٰۃ شریف

صفحہ ۵۲۸ صحیح مسلم شریف۔ تفسیر درمنشور صفحہ ۱۴۰ جلد ۴ تفسیر روح البیان صفحہ ۹۴۹ جلد ۳۔ صفحہ ۱۰۷ جلد ۵ تفسیر خازن صفحہ ۱۳۲ جلد ۴ تفسیر ابن جریر صفحہ ۳ جلد ۱۵ امستدرک صفحہ ۳۵۹ جلد ۲ تلخیص المستدرک صفحہ ۳۵۹ جلد ۲ زرقانی شریف صفحہ ۲۵۱ جلد ۵ خصائص کبرے صفحہ ۳۷۸ جلد ۱ شفا شریف صفحہ ۶۸ جلد ۱ نشر الطیب صفحہ ۳۷ مطبوعہ دیو بند میں درج ہے۔

یَضَعُ خُطْوَہٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ — اپنی نظر کی انتہا پر قدم رکھتا تھا۔

علاّمہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ صفحہ ۴۰۳ میں درج فرمایا ہے کہ یہ براق اسقدر تیز رفتار تھا کہ ایک جست میں حدِّ نگاہ تک اُس کا قدم مبارک پہنچتا تھا۔

بُراق کا حُلیہ کتب احادیث اور سیرت میں بُراق کا حُلیہ بھی درج ہے مثلاً مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۸ تفسیر درمنشور صفحہ ۱۴۰ جلد ۴ تفسیر ابن جریر صفحہ ۳ جلد ۱۵ زرقانی شریف صفحہ ۲۵۱ جلد ۵ خصائص کبریٰ صفحہ ۳۷۸ جلد ۱ تفسیر روح المعانی صفحہ ۵ جلد ۱۵ تفسیر خازن صفحہ ۱۳۲ جلد ۴ شفا شریف صفحہ ۶۸ میں رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد درج ہے۔

اُوْتِیْتُ بِدَآبَّۃٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضُ یُقَالُ لَہٗ الْبُرَاقُ۔ — میرے سامنے ایک جانور جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا سفید رنگ کا تھا۔ پیش کیا جس کو براق کہا جاتا ہے

علاّمہ معین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ نے تفصیل سے معارج النبوۃ میں درج فرمایا ہے کہ سیاحِ لامکاں سیّد مرسلاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

میں نے ایک سواری گدھے سے بڑی خچر سے چھوٹی کھڑی دیکھی جس کا چہرہ آدمی کا سا تھا۔ کان ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے۔ پاؤں گھوڑے

کے پاؤں جیسے ۔ گردن شیر کی گردن جیسی ۔ سینہ خچر جیسا ۔ دُم اُونٹ کی دُم مشابہ تھی ۔ ٹانگیں گائے جیسی اور سُم گائے کے سُموں کی طرح تھے ۔ اس کی ران پر دو پر تھے ۔ جن کی وجہ سے اس کی پنڈلیاں ڈھکی ہوئی تھیں ۔ جب وُہ اُن پروں کو کھولتا تو مشرق و مغرب کو ڈھانپ لیتا ۔ جب اکھٹے کرتا تو اُس کے پہلو میں برابر آجاتے ۔

سینہ سُرخ یاقُوت کی مانند چمک رہا تھا ۔ اس کی پُشت بجلی کوندتی تھی ۔ ٹانگیں سبز زمرّد ۔ دُم مرجان ۔ سر اور اُس کی گردن سُرخ یاقُوت سے پیدا کی تھی ۔ بہشتی زین اُس پر کسی ہوئی تھی ۔ جس کے ساتھ سُرخ یاقوت کے دو رکاب آویزاں تھے ۔ اُس کی پیشانی پر لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہُوا تھا ۔

سواری کے لئے بُراق بھیجنے میں حکمت

شیخ المحدثین بالاتفاق بارگاہ نبوی کے حضوری حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف مدارج النبوۃ شریف کے صفحہ ۱۸۴ جلد اوّل پر سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی سواری کے لئے بُراق بھیجنے کی حکمت یہ درج فرمائی ہے

شب اسرا میں حضرت کی خدمت اقدس میں براق بھیجا گیا حالانکہ اللہ کریم قادر مُطلق ہے ۔ وُہ براق کے بغیر بھی اپنے محبُوب کو اپنے پاس بُلاسکتا تھا ۔ مگر اس میں حکمت یہ تھی کہ جب محب محبوب کو بُلایا کرتا ہے تو اُس کے لئے سواری بھیجتا ہے ۔ اسی میں محبوب کی تعظیم ہوتی ہے سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بھی رب العالمین کے محبوب ہیں ۔ لہٰذا آپ کی تعظیم کی خاطر آپ کی خدمت اقدس میں سواری بھیجی ۔

یہی حکمت علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی صفحہ نمبر ۲۰ جلد نمبر ۵ پر ان الفاظ میں درج فرمائی ہے ۔

لَعَلَّ الْحِكْمَةَ فِي الرُّكُوْبِ اِظْهَارُ الْكَرَامَتِهٖ وَ اِلَّا فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰے قَادِرٌ يُوْصِلُهٗ اِلٰى اَيِّ مَوْضِعٍ اَرَادَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ طُرْفَةِ عَيْنٍ۔

حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے
نبیوں میں نبی ایسے کہ امام الانبیاء ٹھہرے

جبریل علیہ السلام جب اپنے ہمراہ میکائیل اور اسرافیل کو لیکر بارگاہِ نبوی میں حاضری کے لئے اپنے ساتھ براق کو لیکر آسمانوں سے روانہ ہونے لگے تو اللہ کریم نے جبریل امین علیہ السلام سے فرمایا۔ اے جبریل! تو عرض کیا یا رب جلیل کیا حکم ہے؟ فرمایا میرے محبوب صلی اللہ تعالٰے علیہ و آلہٖ وسلم سے گفتگو کا آغاز کیسے کروگے۔ کیونکہ محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات محبوبانہ ادا سے چادر تان کر اُمّ ہانی کے مکان پر لیٹے ہُوئے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ہوگا کہ آواز دوں گا۔ حکم ربی ہُوا ہوگا کہ آج آواز دینے پر بھی پابندی ہے۔ جبریل نے عرض کیا ہوگا جسم کا عضو پکڑ کر ہلاؤں گا۔ فرمایا ہوگا اس پر بھی پابندی ہے۔ تو جبریل امین جو سیّد الملائکہ۔ معلّم الملائکہ۔ رُوح الامین ہیں نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کی ہوگی۔ اے رب العالمین! تو خود ہی طریقہ بتادے۔

وہابیوں کے نزدیک مستند کتاب کا حوالہ

یہ جو بات عرض کرنے لگا ہوں یہ غیر مقلدین وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۳ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۲ء میں جس کتاب کو مستند قرار دیا ہے۔ اُس میں درج کی ہے۔ اور اس کتاب کا نام نصرۃ الواعظین ہے۔

جبریل کو قدم مُبارک چُومنے کا حکم

روایت ہے کہ اس رات حضور نماز سے فارغ ہو کر بستر استراحت

پر آرام فرما تھے۔ اور چشمِ اقدس خواب میں دل مولیٰ کی یاد میں، زبان اُمّت کے ذکر میں مشغول ہوئی۔

دلش بیدار چشمش در شکر خواب
ندیدہ چشم بخت این خواب در خواب!
بصر در خواب دل در استقامت
زبانش اُمّتی گو تا قیامت

کہ جبریل وہ راہوار برق رفتار درِ دولت حبیب پروردگار پر لے کر حاضر ہوئے۔ حضور کو خواب میں پایا بپاسِ ادب بیدار نہ کر سکے۔ انتظار میں رہے کہ فرمانِ الٰہی پہنچا۔ قَبِّلْ قَدَمَیْہِ میرے حبیب کے پائے مبارک چوم کہ تیرے لبوں کی سردی سے محبوب کی آنکھ کھلے۔ اور تجھے اس کے صلہ میں خدمت اس در کی ہے۔ اسی دن کے واسطے تجھے میں نے کافور سے پیدا کیا تھا۔ چنانچہ جبریل نے اپنا منہ حضور کے پائے مبارک پر ملا۔ اعلحضرت۔ عظیم البرکت مجدّدِ دین وملّت۔ امام اہلسنت۔ دنیائے اسلام میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں کرنے والی شخصیت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ اُٹھئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

ماں کے قدم چومنے کا حکم

میرے دوستو! اب میں آپ کے سامنے ایک اور روایت پیش کرتا ہوں جس میں سید الکونین۔ امام الانبیاء۔ شبِ اسریٰ کے دولہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم نے بھی اپنے صحابی کو اپنی والدہ کے قدموں کو بوسہ دینے کا حکم فرمایا ہے۔ آج کئی اسلام کا نام لینے والے اور اپنے آپ کو بھی اسلام کا ٹھیکیدار سمجھنے والے اپنی جہالت، کم علمی سے یا اسلام دشمنی کی بناء پر

ہم بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں کو چومنے اور بوسہ دینے کو شرک قرار دیتے ہیں ۔ اور سجدہ قرار دیتے ہیں ۔ ان حضرات سے پوچھا جائے کہ آپ جو شریعت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں ۔ آپ کو شریعت کا زیادہ علم ہے اور احساس ہے یا کہ اللہ کریم جل جلالہٗ اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کو شریعت کا زیادہ پتہ ہے ۔ حدیث شریف سنیئے اور ان اسلام دشمن حضرات کی حماقت کا بھی اندازہ لگائیے ۔ شیخ الاسلام و المسلمین علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری کے صفحہ ۲۸۲ جلد نمبر ۲۲ میں درج فرمایا ہے کہ حضرت سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و التسلیمات کی بارگاہ میں ایک صحابی حاضر ہو کر عرض کیا ۔

اِنِّیْ نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ	میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ
عَزَّ وَ جَلَّ عَلَیْكَ بِمَكَّةَ اِنْ	نے آپ کو مکہ مکرمہ کی فتح سے نوازا
اٰتِیَ الْبَیْتَ فَاُقَبِّلُ اُسْفُلَ	تو میں بیت اللہ شریف جاؤں گا اور اس
الْاُسْكُفَةِ فَقَالَ قَبِّلْ قَدَمَیْ	کو چوکھٹ کو بوسہ دونگا ۔ نبی پاک صلی اللہ
اُمِّكَ وَ قَدْ وَفَیْتَ نَذْرَكَ	علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی والدہ کے

دونوں پاؤں کو بوسہ دو تمہاری نذر پوری ہو جائے گی ۔

عالی حضرات ! اگر پاؤں کو بوسہ دینا سجدہ یا شرک ہوتا تو سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کبھی بھی حکم نہ فرماتے ۔ معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگوں کے پاؤں کو بوسہ دینے پر فتوے لگاتے ہیں ۔ وہ شریعت مصطفویہ سے بے بہرہ ہیں ۔

اس حدیث شریف اور فرمان مصطفوی سے معلوم ہوا کہ جتنا خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ شریف کی چوکھٹ کو بوسہ دینے کا اجر اور ثواب

ہے اتنا ہی ماں کے قدموں کو بوسہ دینے کا ثواب ہے۔ اس ثواب سے روکنے والے اور مسلمانوں کو محروم رکھنے والے در اصل شیطان کے ساتھی ہیں کیونکہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو نیک عملوں سے روکوں یہ عمل بھی نیک ہے۔ اس لئے روکنے والے شیطان لعین کے ساتھی ہوئے۔ کسی پنجابی کے شاعر نے بہت خوب کہا ہے۔

ہتھ چُماں تے کنگیاں نوں پیسٹر پیندھی
میرا دل کردا ایہہ چُماں جوتیاں نوں !!

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر ——— جل جلالہ
نعرۂ رسالت ——— یارسول اللہ ——— صلی اللہ علیہ وسلم

مسلکِ حق اہلسنت وجماعت ——— زندہ باد

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ کریم نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا۔ قَبِّلْ قَدَمَیْہِ۔ میرے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی قدموں کو بوسہ دے۔ وہ کیسا حسین منظر ہوگا۔ کہ جب روح الامین جبریل امین میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر گرا ہوگا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے بھی فرشتوں کو فرمایا ہوگا کہ فرشتو! آسمانوں کے دروازے کھول دو اور دیکھو تمہارا سردار تمہارا اُستاد جبریل امین میرے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گرا ہوا ہے اور اُن کے قدموں کو چوم رہا ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ جبریل قدموں کو چومتے ہوئے عرض کرتا ہوگا۔ آقا!

تیری معراج کہ تو عرش بریں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

معراجِ مُصطفوی کی تیاری

دوستانِ عزیز! ذرا خود غور فرمائیے اور اپنے آقا ومولیٰ کی عظمت ورفعت کا

اندازہ لگائیے کہ جبریل امین کی تخلیق ہو رہی ہے۔ جبریل کی خلقت ہو رہی ہے اور پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے معراج مبارک کی تیاری ہو رہی ہے۔

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ شریف میں درج فرمایا ہے کہ شبِ معراج حضور پر نور۔ نورٌ علےٰ نور۔ مسلمانوں کے دلوں کے سرور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو عمامہ مبارک سرانور پر باندھا وہ عمامہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے کا تیار کیا ہوا تھا۔ چالیس ہزار ملائکہ اس کی تعظیم وتکریم کے لئے اس کے اردگرد کھڑے تھے۔ جو ہر وقت تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتے تھے۔ ہر تسبیح کے بعد سرور کون و مکان سیاحِ لامکاں۔ سید مرسلاں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے تھے۔

قیام اور صلوٰۃ وسلام

ملائکہ کا عمامہ مبارکہ کے اردگرد کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اس کی بیّن دلیل ہے کہ عمامہ والے پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔ اور یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ ملائکہ گناہوں سے پاک ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ پیارے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء پہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو شرک اور بدعت قرار دینا سراسر جہالت ہے۔

دوستو! خود ہی اندازہ لگائیے کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ہمارے رسول معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا کتنا اونچا مقام ہے۔ فرشتے سونے اور اونگنے سے بھی پاک ہیں۔ وہ ملائکہ اس عمامہ مبارک کے اردگرد کھڑے ہو کر تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے ہیں۔ امام

اہل سُنت - مجدد دین و ملت اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے
اسی لئے فرمایا ہے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے!

دیکھئے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے سے اللہ کریم اپنے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کی تیاری فرمارہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس شان کا مالک ہے کہ کُن کہے تو سب کچھ معرض وجود میں آجائے۔ مگر اپنے حبیب لبیب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت اور رفعت دکھانے کے لئے ہیں یہ سب کچھ اللہ کریم نے کیا ہے۔ اعلیحضرت نے خُوب فرمایا ہے۔

سارے اچھوں سے اچھا جسے سمجھیئے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

جب جبریل امین نے اپنے کافوری لبوں سے سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے نورانی قدموں کو بوسہ دیا سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے دماغ مُبارک میں کافوری برودت اور ٹھنڈک جب پہنچی تو آپ نے اپنی نورانی سُرمگیں آنکھیں کھولیں تو جبریل امین نے عرض کیا۔

اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ — آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے۔

امام المفسّرین علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان کے صفحہ ۱۰۶ جلد ۵ پر درج فرمایا ہے کہ جبریل نے یہ بھی عرض کیا۔

يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبِّیْ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ اِلَيْكَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِكَ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِكَرَامَةٍ لَمْ — اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ آج کی رات آپ کو تعظیم وتکریم سے

یُکْرَمُ بِھَا اَحَدٌ قَبْلَکَ   لے جاؤں، آپ سے پہلے ایسی کسی کی تعظیم
وَ لَا یُکْرَمُ بِھَا اَحَدٌ بَعْدَکَ   نہ ہوئی، اور نہ ہوگی۔

اس روایت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شاعرِ مشرق حکیم الاُمت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر
ایں سراپا انتظار او منتظر

آج دیوبندی۔ غیر مقلد سب حضرات کے اکابر "یوم اقبال" کی تقریب میں شرکت کرتے ہیں اقبال مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں لیکن یہ بھی ان کے ذہن شریف میں رہنا چاہیئے کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے جو عبد اور عبدہٗ میں فرق بیان کیا ہے۔ اُس سے مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ صحیحہ کی ترجمانی ہوتی ہے۔

دوستو! حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کوہِ طور پر خود گئے مگر ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی شان اقدس کتنی گنا ارفع واعلےٰ ہے۔ جن کو اللہ کریم نے خود بُلوایا ہے۔

طور اور معراج کے قصّہ سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے اُن کا بُلانا اور ہے!

میرے اعلحضرت۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنت مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا اپنے عالمانہ رنگ میں فرمایا ہے۔

تبارکَ اللہ ہے شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے!

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے غسل مُبارک کا ارادہ فرمایا تو فرماتے ہیں کہ

جبریل علیہ السّلام کو حکم پہنچا کہ اس قدسی فطرت کے لئے بہشت کے حوضِ کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی میں نے وضو کے لئے دامن نہیں کھولا تھا کہ رضوانِ جنّت آبِ کوثر سے بھرے ہوئے یاقوت کے دو لوٹے لیکر پیشِ خدمت ہوا۔ اُس سے غسل فرمایا اور آپ نے نورانی جنتی جوڑا پہنا اور جنّت کے دولہا بنے اور حطیم کعبہ میں دو رکعت نماز ادا کی اعلیٰحضرت عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے عشق ومحبّت کا اظہار کس پیارے انداز میں فرماتے ہیں۔

خدا ہی دے صبر جانِ پُرغم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم!
جب اُن کو جھرمٹ میں لیکے قدسی جناں کا دولہا بنارہے تھے

عمامہ مُبارک کی شان

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ شریف کے صفحہ ۱۰۴ پر درج فرمایا ہے۔ جو عمامہ مبارک شبِ معراج حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے زیب تن فرمایا اس کو جبریل امین لائے اور اس کے ہمراہ چالیس ہزار ملائکہ تھے۔ ان ملائکہ نے سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اُس عمامہ کو اللہ تعالےٰ نے خوب آراستہ فرمایا تھا۔ کہ اس پر چالیس ہزار نقش ونگار تھے اور ہر نقش پر چار لکیریں تھیں۔ یعنی کہ اس کا نشان تھا۔ پہلی لکیر پر مُحمّدٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسری لکیر پر مُحمّدٌ نبیُّ اللہ تیسری لکیر پر مُحمّدٌ خلیلُ اللہ چوتھی لکیر پر مُحمّدٌ حَبِیْبُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا تھا۔ جبریل امین نے سرورِ انس وجان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو نور کی ایک چادر پہنائی۔ زمرّد کی نعلین مُبارک پاؤں میں زیب تن فرمائی۔ یاقوت کا کمر بند باندھاؤ

زمرد کا تازیانہ جو چار سو مروارید سے آراستہ تھا آپ کے ہاتھوں میں دیا میرے اعلحضرت عظیم البرکت فیضدرجت امام اہلسنت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے قصیدہ معراجیہ میں اس کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

تجلیٔ حق کا سہرا سر پہ صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کیواسطے تھے

سیاّح لامکاں سیدّ مرسلاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلّم نے آب زمزم شریف سے وضو فرمایا اور سات مرتبہ طواف خانہ کعبہ فرمایا۔ طواف کے بعد حطیم شریف میں تھوڑی دیر آرام فرمانے کے لئے بیٹھے۔ پھر جبریل امین نے سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑا مسجد الحرام سے وادیٔ مکہ مکرمہ میں لے آئے۔

جب آپ وہاں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ میکائیل و اسرافیل ستر ستر ہزار ملائکہ کے ہمراہ صف بستہ کھڑے ہیں۔ ان فرشتوں نے بارگاہ رسالت مآب میں سلام عرض کیا اور تعظیم و تکریم کے آداب بجا لائے۔

میرے اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت۔ مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے!
وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے!

براق پر سواری دوستو اور عزیز سنّی بھائیو! اب جنت کا دولہا براق پر سوار ہونے لگا ہے۔ جبریل امین علیہ السلام

نے بُراق کی رکاب تھامی ہوئی ہے۔ امام المفسرین حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰۱ مطبوعہ مصر میں درج فرمایا ہے۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَخَذَ بِرِکَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ وَھٰذَا اَعْظَمُ مِنَ السُّجُوْدِ الْمَلَائِکَۃِ۔

بے شک جبریل علیہ السّلام نے شب معراج نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے براق کی رکاب پکڑی اور یہ فرشتوں کے سجدہ کرنے سے افضل ہے۔

عالی حضرات! یہ حوالہ اُس تفسیر کا پیش کیا ہے۔ جس کو اپنے اور بیگانے مستند سمجھتے ہیں۔ جب امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا نام نامی علماء کے سامنے لیا جائے تو علماء کی گردنیں نیاز مندی سے جُھک جاتی ہیں۔ اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ جس نبی معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے براق کی سید الملائکہ رکاب پکڑیں اور یہ خدمت ملائکہ کے سجدہ کرنے سے افضل و اعلےٰ ہو وہ رسولِ محتشم کس قدر نفع رساں اور سراپا برکت ہے۔

میرے اعلٰحضرت اور مجدّد دین وملّت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیئے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی!

آپ بھی میرے ساتھ مل کر جھُوم جھُوم کر پڑھیں۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی

جس کی دو بوند ہیں کوثر وسلسبیل ؛ ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

اسرافیل کی آرزو علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوہ میں نقل فرمایا ہے کہ اسرافیل نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا۔

اے اللہ کے حبیب! میں نے آج رات کی غاشیہ برداری کو کئی ہزار سال کی عبادت کے بدلے خریدا ہے اور دونوں جہانوں کے بدلے حاصل کیا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ کئی سال میں نے عرشِ معلّےٰ کے نیچے خدمت میں گذارے یہاں تک کہ مجھے بارگاہ الوہیّت سے خطاب ہُوا کہ میں نے تمہاری خدمت کو پسند کیا ہے۔ تمہیں کس قسم کی خلعت چاہیئے۔

تو میں نے عرض کیا کہ اے ربِ کریم! جس محبوب شخصیّت کا نام نامی اسم گرامی تو نے عرشِ معلّےٰ کے ستون پر لکھا ہے۔ ایک ساعت ان کی خدمت کرنے کا موقع عنایت فرما۔ تو ارشاد ربی ہُوا کہ اے اسرافیل! اُن کو ایک رات قرُب اور کرامت کی حاصل ہوگی۔ اس رات زمین سے آسمانوں تک کی سیر کریں گے۔ جُود کے خزانوں کے دروازے شہود کی کُنجی سے کھولیں گے۔ ان کو مکہ مکرم سے مسجد اقصیٰ تک لے جاؤں گا اور وہاں سے آسمانوں کے روبرو لاؤں گا۔ تجھے مکہ مکرّمہ سے بیت المقدس تک غاشیہ برداری کی اجازت ہے۔

ھاں! تو میں عرض کر رہا تھا کہ جبریل امین نے براق کی رکاب تھامی۔ میکائیل نے لگام پکڑی۔ اسرافیل نے غاشیہ برداری کی۔ جبریل امین نے عرض کیا اے آقا و مولا بُراق پر سوار ہو۔ حُضور پُر نُور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب سوار ہونے لگے تو براق نے شوخی کی اور تندہی دکھائی اور زبانِ حال سے کہا۔

وَعِزَّتِیْ رَبِّیْ لَا یَرْکَبُنِیْ اِلَّا النَّبِیُّ — مجھے ربّ کی عزّت کی قسم مجھ پر سوائے

التِّهَامِيُّ الْاَبْطَحِيُّ الْقَرَشِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ الْقُرْآنِ — نبی تہامی قرشی محمد بن عبداللہ صاحب القرآن کے سوار نہیں ہوا۔

تو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔
اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں محمد رسول اللہ ہوں۔

ترمذی شریف جو حدیث کی مستند کتاب ہے۔ اور صحاح ستہ میں شامل ہے کے صفحہ ۱۴۱ جلد ۲ تفسیر درمنثور صفحہ ۱۴۹، ۱۵۴ جلد ۴ تفسیر ابن جریر صفحہ ۱۲ جلد ۱۵ خصائص کبریٰ صفحہ ۳۰۸ جلد ۱ تفسیر خازن صفحہ ۱۳۳ جلد ۴ میں درج ہے کہ جبریل علیہ السلام نے بُراق کو فرمایا۔

اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ — کیا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا کرتا ہے۔ آپ سے زیادہ مکرم و محترم تجھ پر کوئی سوار نہیں ہوا تو براق پسینہ پسینہ ہوگیا

شیخ المحدثین شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ شریف کے صفحہ ۱۸۴ جلد اوّل میں فرمایا ہے کہ نشر الطیب صفحہ ۳۷ پر اشرف علی نے بھی لکھا ہے کہ بُراق کی یہ شوخی بطور سرکشی نہ تھی بلکہ ناز و فخر کی بناء پر تھی۔

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ کے صفحہ ۴۰۶ پر روایت درج فرمائی ہے۔ کہ

اس رات اسّی ہزار فرشتے سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دائیں طرف اور اسّی ہزار بائیں طرف کھڑے تھے اور ہر ایک اپنے ہاتھ میں نور عرش سے تاباں شمع لئے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں ایک قندیل روشن

تھی جس کی روشنی سے وادیٔ بطحا نورِ جمال کی طرح منوّر تھی۔ اور ان ہواؤں سے قدسیوں کے مشام جان معطر تھے۔ وادیٔ بطحا اس قدر منوّر تھی کہ لاکھوں ستارے چاند اور سورج بھی اس قدر روشنی نہیں کر سکتے تھے۔ حکمِ ربی پہنچا کہ میں نے اپنے حبیب کے نور کے سامنے جو ستر ہزار پردے ڈال رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک پردہ اُٹھا دو جب پردہ اُٹھا تو ایک ایسا نور ظاہر ہوا جو ایک لاکھ ساٹھ ہزار مشعلیں جو نورِ عرش سے جلائی گئی تھیں ان سے بھی بڑھ گیا۔

اعلحضرت۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنت۔ مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی!
وُہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصیب آئینے تھے!
اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا!
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم براق پر سوار ہوئے اور زمین کی معراج کی ابتداء ہوئی۔ جس کا قرآن پاک میں ذکر خیر رب کریم نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔	پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

مجدد دین وملت۔ اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کس ذوق کے ساتھ کہا ہے۔

ابھی نہ آئے تھے پشتِ زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے!

براق کی نیازمندی زبدۃ المفسرین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تفسیر در منشور صفحہ ۱۴۶ پارہ پندرھواں خصائص کبریٰ صفحہ ۲۶۴ جلد ۱ میں براق کے متعلق درج فرمایا ہے کہ

فَاِذَا بَلَغَ مَكَانًا مُطَاطِئًا طَالَتْ يَدَاهُ وَقَصُرَتْ رِجْلَاهُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ بِهٖ وَ اِذَا بَلَغَ مَكَانًا مُرْتَفِعًا قَصُرَتْ يَدَاهُ وَطَالَتْ رِجْلَاهُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ بِهٖ۔

جب زمین آگے سے گہری آتی تو اپنے ہاتھ یعنی اگلے پاؤں لمبے کر لیتا اور اپنے پاؤں چھوٹے کر لیتا یہاں تک راستہ برابر ہو جاتا۔ اگر جگہ اونچی آتی تو اپنے ہاتھ یعنی اگلے پاؤں چھوٹے کر لیتا اور پچھلے پاؤں لمبے کر لیتا۔

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ شریف کے صہ ۱۹۵ ج ۱ پر علامہ قسطلانی شارح بخاری نے مواہب اللدنیہ شریف کے صفحہ ۱۴۳ ج ۲ پر علامہ محمد بن عبد الباقی نے زرقانی شریف کے صفحہ ۳۵۹ ج ۶ پر علامہ یوسف نبہانی نے اپنی کتاب انوار محمدیہ کے صفحہ ۳۳۴ پر امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر در منشور صہ ۱۳۷ صہ ۱۴۰ ج ۴ پر کہ تفسیر روح البیان صفحہ ۱۰۸ جلد ۵ پر درج فرمایا ہے کہ

سرزمین بطحا پر جب آپ مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کا گزر ایک ایسی زمین پر ہوا جس میں کھجور کے درخت کثرت کے ساتھ ہے۔ جبریل امین نے حضرت کی خدمت اقدس میں عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ براق سے اتر کر یہاں نماز نفل ادا کیجئے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں آپ نے ہجرت فرمائی ہے یعنی مدینہ منورہ ہے۔ اس وقت اس جگہ کو یثرب کہا جاتا تھا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم نے وہاں دو رکعت نماز نفل ادا فرمائے۔

مدائن اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت گاہ پر نفل پڑھنا پھر آپ کی

سواری ایک ایسی زمین سے گذری جو سفید تھی۔ جبریل امین نے عرض کیا حضور یہاں بھی جلوہ افروز ہو کر نماز نفل ادا فرمایئے جگہ کا نام مَدیَن ہے۔ وہاں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر بیت اللحم سے گذر ہُوا۔ جس کو آج کل یروشلم کہتے ہیں۔ جبریل امین علیہ السّلام پھر عرض گذار ہُوا کہ یہاں قدم رنجہ فرما کر دو نفل نماز ادا فرمائیے یہ وہ جگہ ہے جہاں سرکار عیسٰے علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

میرے دوستو! جبریل امین کا بارگاہ نبوّت میں نماز نفل ادا کرنے کے لئے عرض کرنا اور مقامات کا بتانا اس امر کی دلیل نہیں کہ حُضور پُر نُور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو ان کا علم نہ تھا۔ جیسے کہ بعض لوگ بغض رسول کی بناء پر کہتے پھرتے ہیں۔ بلکہ جبریل امین کا عرض کرنا اس کے فرائضِ خادمیّت میں تھا۔ جیسے کوئی وزیر کہیں دورہ کے لئے تشریف لائے تو اس شہر کی انتظامیہ کے فرائض میں ہوتا ہے کہ اُس وزیر کو اس علاقہ کے خاص خاص مقامات دکھائے اور اُن کے متعلق بتائے۔ گو وہ وزیر ان مقامات کو جانتا ہی کیوں نہ ہو۔

وہ لوگ عقل کے اندھے ہیں جو عدم علم مصطفٰے پر اس کو دلیل قرار دیتے ہیں ان کو یہ تو معلوم ہونا چاہیئے۔ جو جبریل امین امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کو ان مقامات کے متعلق عرض کر رہا ہے وہ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کا اُمتی اور غلام ہے۔ تو کم از کم ان کے ذہن اور دماغ میں یہ بات بھی آنی چاہیئے کہ اگر خادم۔ اُمتی اور غلام کو ان کا علم ہے تو اس کے رسول اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا علم تو کئی گنا وسیع تر ہوگا۔ میرے اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیسے احسن انداز سے مسئلہ کو حل کرتے ہُوئے فرمایا

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
نعرۂ تکبیر ـــــ اللہ اکبر ـــــ جل جلالہٗ
نعرۂ رسالت ـــــ یارسول اللہ ـــــ صلی اللہ علیہ وسلم
مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت ـــــ زندہ باد

عالی حضرات! ان حضرات کے بغض وکینہ کو دیکھئے کہ اس طرف تو اُن کا ذہن چلا گیا کہ اگر علم ہوتا تو جبریل کیوں عرض کرتا۔ مگر اس طرف نظر نہیں گئی کہ مقدس مقامات پر نوافل ادا کرنا بدعت و شرک اور ناجائز نہیں ہے بلکہ سُنّت مصطفےٰ ہے۔

نسائی شریف صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ مصر تفسیر روح البیان صفحہ ۹۹ جلد ۱۰ تفسیر درمنشور صفحہ ۱۵۰ جلد ۴ معارج النبوۃ۔ مدارج النبوۃ صفحہ ۱۸۵ ج ۱ مواہب اللدنیہ شریف صفحہ ۱۵ جلد ۲ زرقانی شریف صفحہ ۳۳۲ - ۳۳۴ جلد ۵ انوار محمدیہ صفحہ ۳۳۴ خصائص کبرےٰ صفحہ ۳۸۹ ۴۰۱ - ۴۲۲ - ۴۳۶ جلد ۱ سیرت حلبیہ شفا شریف صفحہ
شرح شفا ملا علی قاری نسیم الریاض علاّمہ خفاجی تفسیر درمنثور صفحہ ۱۵۰ جلد ۴ مطبوعہ بیروت۔ جامع صغیر صفحہ ۱۵۵ جلد ۲ شرح الصدور صفحہ ۴۷ نور الصدور ۹۸ بلکہ دیو بندی اور غیر مقلّد حضرات کے مجدّد ابن قیّم نے کتاب الروح کے صفحہ ۵۳، ۵۴ مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندی نے نشر الطیب صفحہ کتاب الروح

غیر مقلدین وہابی حضرات کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تفسیر ثنائی پندرھواں پارہ پر بھی یہ حدیث شریف درج کی ہے کہ سرورِ عالم نورِ مجسّم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

لَمَّا اَسْرٰی بِیْ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی فِی قَبْرِهٖ

شبِ معراج جب مجھے لے جایا گیا تو حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

میرے بزرگو اور دوستو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا نبی۔ غیب داں۔ سیدِ مرسلاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات کو اللہ تعالےٰ نے وہ نگاہِ پاک عطا فرمائی ہے۔ کہ جو زمین کے اندر کی کیفیت اور حالات کو دیکھتی اور جانتی ہے آپ حضرات جانتے ہیں کہ قبر کافی گہری ہوتی ہے۔ قبر کے اوپر ہزاروں من مٹی ہوتی ہے لیکن سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم قبر کے پاس سے گزر رہے ہیں۔ آپ نے گزرتے گزرتے قبر کے اندر کی حالت کو دیکھ لیا۔ اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قبر مبارک کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ جس مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ مبارک سے قبر کے اندر کی حالت پوشیدہ نہیں وہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ مبارک سے دیوار کے پیچھے کی حالت کیسے پوشیدہ ہے

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر — جل جلالہٗ

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ — صلی اللہ علیہ وسلم

مسلک حق اہلسنّت وجماعت — زندہ باد

اس حدیث رسول سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جن لوگوں کا یا جن کے اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ان کا عقیدہ حدیث رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی واضح ہوا کہ جو رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبر کے اندر کے حالات جانتے ہیں۔ وہی رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام دل کے اندر کے بھی حالات جانتے ہیں۔ اسی لئے کسی عاشق

رسول نے خوب کہا ہے۔

دِلوں کے ارادے تمہاری نظر میں
نہیں تم سے کچھ بھی چھُپا یاحَبِیبِیْ

دوستانِ عزیز! اس حدیث پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کو سُن کر اور اس سے جو نکات پیش کئے ہیں۔ اس دعوےٰ کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ معراجِ مصطفےٰ وہ بیان کر سکتا ہے۔ جس کا عقیدہ یہ ہو کہ نبی اکرم رسول محتشم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم غیب دان ہیں اور حیات النبیؐ ہیں۔

کیونکہ اگر حضرت موسےٰ علیہ السّلام سینکڑوں سال پہلے اس دارفانی سے پردہ فرما کر اپنی قبر اطہر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں تو ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم تو حضرت سیّدنا موسےٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کے بھی امام اور سردار ہیں جیسا کہ اعلحضرت۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت مجدّد دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے خُوب فرمایا ہے۔

مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس!
ہے وہ سُلطان والا ہمارا نبی

اِدھر حضور اکرم نورِ مجسمؐ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم حضرت موسےٰ علیہ السّلام کو قبر اطہر میں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں مگر جب بیت المقدس میں پہنچے تو حضرت سیّدنا موسےٰ علیہ السّلام آگے استقبال کے لئے کھڑے ہیں۔

حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بُراق پر سوار تھے

اور بُراق کی رفتار کتب احادیث اور تفاسیر سے بیان کر آیا ہُوں کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں اس کی نظر پڑتی تھی وہاں اُس کا قدم پڑتا تھا۔ اتنا تیز رفتار تھا۔ حضور پُرنُور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار تھے۔ آپ بُراق کی رفتار سے بیت المقدس تشریف لائے۔ اور سرکار سیدنا موسےٰ علیہ السلام نبوّت کی رفتار سے تشریف لائے تو معلوم ہُوا کہ بُراق کی رفتار سے نبوّت کی رفتار زیادہ ہے جب کہ بُراق کی رفتار یہ ہے کہ جہاں بُراق کی نظر پڑتی تھی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا۔ جب بُراق کی رفتار کا یہ عالم ہے تو نبوّت کی رفتار کو کون جان سکتا ہے۔

دُنیا بھر کے دیوبندی۔ غیر مقلد اور مودودی حضرات کو دعوتِ غور و فکر ہے کہ وُہ اپنی جماعت کے اکابر سے پوچھیں کہ نبوّت کی رفتار کتنی ہے؟ جو نبوّت کی رفتار نہیں بیان کر سکتے وہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر کا انکار کس جرأت سے کرتے ہیں۔ معراج النبی کا واقعہ آپ اکثر و بیشتر علماء اہلسنت وجماعت کی زبانی آپ نے کئی مرتبہ سُنا ہوگا۔ مگر سب حضرات سرورِ عالم۔ شفیع معظم۔ نورِ مجسّم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا جانا ہی بیان کرتے ہیں۔ مگر واپس آنا کوئی بھی نہیں بیان کرتا اور نہ ہی کوئی بیان کر سکتا ہے کیونکہ آپ گئے تو بُراق اور رفرف کی رفتار سے تھے۔ مگر آئے نبوّت کی رفتار سے تھے۔ اِس لئے کوئی آنا بیان نہیں کر سکتا۔

بیت المقدس میں جب آپ تشریف لے گئے تو سب انبیاء کرام علیہم السلام آگے آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جبریل امین نے بُراق کو صخرہ پتھر سے باندھا۔ اذان دی اور سرورِ عالمیان۔ سیّد مرسلاں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کیا۔

تَقَدَّمْ یَا مُحَمَّدُ وَصَلِّ اے محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم آگے بڑھیں

بِاِخْوَانِكَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ رَكْعَتَيْنِ۔ اور اپنے بھائی انبیاء کو دو رکعت نماز پڑھائیں

تو سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم نے آگے مصلہ پر بڑھ کر دو رکعت نفل کی جماعت کرائی۔

سب انبیاء مقتدی تھے۔ جو نبی تھے وُہ وہاں پر موجود تھے اور جو نبی نہ تھا وہ وہاں موجود نہ تھا۔ جیساکہ مرزا قادیانی۔ اسی لئے مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ ادہام میں معراج کا انکار کیا ہے کیونکہ وُہ وہاں پر موجود نہ تھا۔ موجود اس لئے نہ تھا کہ وہ نبی نہ تھا۔ میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت، امام اہلسنّت، مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

نمازِ اقصےٰ میں تھا یہی سِر عیاں ہو معنئے اوّل، آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

عالی حضرات! اُس انبیاء کرام علیہم السّلام کی پاک جماعت کا کیسا حسین منظر ہو گا اور پھر اُس پاک جماعت کی امامت حبیب کردگار دو عالم کے تاجدار علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام کے کرانے کا منظر کیسا ہو گا۔ یہاں اللہ کریم نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا کرشمہ دکھا دیا کہ کوئی نبی۔ کوئی رسول تب تک سر رکُوع اور سجدہ سے نہیں اُٹھا سکتا جب تک محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مُبارک نہ اُٹھائیں۔ سب انبیاء آپ کے ماتحت اور محتاج ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

آنکہ آمد نہ فلک معراج او
انبیاء و اولیاء محتاج او

شریعت مطہرہ علےٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسّلام کا مسئلہ ہے کہ

امام مقتدیوں سے افضل و اعلےٰ ہونا چاہیئے۔ جو کہ علم میں بھی ارفع و بالا ہو۔ اب آپ خود اندازہ فرمائیں اور پیارے مصطفٰے کی رفعت وعظمت کا مقام دیکھیں کہ آپ کے مقتدیوں میں ایک مقتدی کا علم مبارک کا تذکرہ قرآن پاک میں اس طرح موجود ہے کہ وُہ نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کا فرمان ہے۔

أُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا — تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو
تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ (پ ۳ ع ۱۳) — اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔

جس مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقتدی کا علم اتنا وسیع ہے کہ گھر میں چھپی چھپائی ہوئی اور کھائی چیزوں کی خبریں دے سکتے ہیں تو امام کے علم کی وُسعت تو بہت ہی زیادہ ہوگی۔ اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمدرضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

سارے اُونچوں سے اُونچا جسے سمجھیئے
ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی!

بیت المقدس میں جماعت کی صفیں!! علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۱۱۲ پر اور امام شہاب الدین محمود آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر رُوح المعانی صفحہ ۱۲ ج ۵ میں درج فرمایا ہے کہ بیت المقدس میں کل سات صفیں تھیں جن میں تین صفوں میں وہ حضرات تھے جو انبیاء بھی تھے اور مُرسلین بھی تھے۔ اور باقی چار صفوں میں وہ تھے جو صرف نبی تھے اور ملائکہ بھی ساتھ شامل تھے۔

صف بندی کا منظر علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے صف بندی کا منظر بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

كَانَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِبْرَاهِيْمُ — اُن کے پیچھے حضرت ابراہیم۔

وَعَنْ یَمِیْنِہٖ اِسْمَاعِیْلَ وَ عَنْ یَسَارِہٖ اِسْحَاقُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔

اور دائیں طرف حضرت اسماعیل اور ان کے بائیں طرف اسحاق علیہم السلام تھے۔

نماز میں قرأت فخر المفسّرین علّامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۲ جلد ۱۵ میں درج فرمایا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۃ قُلْ یَا اَیُّھَا الکٰفِرون پڑھی اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد سورۃ اخلاص تلاوت فرمائی۔

امامت کرانے میں حکمت علّامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے اس امامت کرانے کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے کہ

وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ذَالِکَ اَنْ یَظْھَرَ اَنَّ اِمَامَ الْکُلِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

اور اس میں حکمت تھی کہ ظاہر ہو جائے۔ کہ سب کے امام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

شاعر مشرق حکیم الاُمّت علّامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے اسی حقیقت کو اس طرح بیان کیا ہے۔

وہ دانائے سبل ختم رسل مولائے کل جس نے

عُلماء مفسّرین اور محدّثین نے درج فرمایا ہے کہ مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصےٰ تک کی معراج کا منکر کافر ہے۔ جیسا کہ تفسیر حسینی فارسی صفحہ ۳۸۲ مدارج النبوۃ شریف صفحہ ۱۸۴ میں شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب میں لکھا ہے

معراج جسمانی مفسرین۔ محدثین۔ محققین اور مدققین علیہم الرحمۃ نے اپنی تصانیف میں سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے براق کا سواری کے لئے ہونا۔ پھر آپ کا اُس پر

سوار ہونا۔ راستے میں مقدس مقامات پر نوافل ادا فرمانا۔ پھر مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام علیہم السلام کا جلوہ افروز ہونا۔ جبریل امین کا اذان دینا۔ انبیاء کا مقتدی بننا اور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا ان سب کی امامت کرانا پھر نماز میں قرأت کرنا۔ نماز میں رکوع اور سجود ہونا سب اس حقیقت پر دلیل قاطعہ ہے کہ محبوب رب کائنات مختار شش جہات معلم کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی یہ معراج جسمانی تھی۔ کیونکہ بُراق پر سوار وُہی ہوگا جس کا جسم ہوگا۔ براق سے اُتر کر مقدس مقامات پر نوافل وُہی ادا کرے گا۔ جسکا جسم ہوگا۔ مسجد اقصےٰ میں وُہی امامت کرائے گا۔ قرأت کرے گا۔ نماز کے ارکان رکوع اور سجود وُہی ادا کریگا جس کا جسم ہوگا۔ ان سب حقائق سے بالکل عیاں ہے کہ سرور کون و مکاں سیاح لامکاں کی یہ معراج جسمانی تھی۔ اور ہو بھی کیوں نہ جب کہ مومن کی معراج جو نماز ہے۔ جیسا کہ آپ نے اکثر مساجد میں یہ حدیث شریف لکھی ہوئی دیکھی ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومنوں کا معراج ہے۔

اگر کوئی عالم۔ کوئی ملک۔ کوئی بٹ۔ کوئی شیخ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ کوئی شخص بھی صبح اُٹھے اور اُسکو کہا جائے کہ نماز پڑھ لو تو وہ جواباً یہ کہے کہ میں نے خواب میں ہوتے سوتے پڑھ لی ہے۔ تو آپ سب کہیں گے کہ بھئی سوتے ہوئے خواب میں نماز نہیں ہوتی۔ نماز تو عالتِ بیداری میں ہی ادا ہوتی ہے۔ جاؤ وضو کرو اور نماز پڑھو۔

دوستو! جب یہ حقیقت ہے کہ مومن کی معراج جو نماز ہے وُہ سوتے میں نہیں ہوتی تو نبیوں کے سردار۔ دو عالم کے تاجدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی معراج سوتے میں کیسے تسلیم کرتے ہو۔ لہٰذا یہ کہنا اور ماننا پڑے گا۔ کہ سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ

وآلہ وسلم کی معراج جسمانی تھی۔

میرے دوستو! یہ معراج النبیّ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا نورانی بیان بڑا تفصیل طلب ہے۔ اس عظیم الشان معجزہ سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ۵ھ بعد از نبوّت مشرّف ہوئے۔ اس مبارک معجزہ کے راوی کثیر التعداد صحابہ کرام ہیں اور راوی بھی عظیم المرتبت ہیں جن کے اسمار شریفہ میں بیان کرتے ہوئے آج کے بیان کو ختم کروں گا۔ کل قریباً ۲۶ راوی ہیں مثلاً حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی المرتضےٰ[۲] رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عبداللہ[۳] بن مسعود۔ حضرت عبداللہ[۴] بن عباس حضرت عبداللہ[۵] بن عمر حضرت[۶] ابن عمرو۔ حضرت اُبی[۷] بن کعب حضرت ابوہریرہ[۸] حضرت انس[۹]۔ حضرت جابر[۱۰]۔ حضرت بریدہ[۱۱] حضرت سمرہ[۱۲] بن جندب حضرت حذیفہ[۱۳] بن الیمان۔ حضرت شداد[۱۴] بن اوس۔ حضرت صہیب[۱۵]۔ حضرت مالک[۱۶] بن صعصعہ۔ حضرت ابی امامہ[۱۷]۔ حضرت ابوایوب[۱۸]۔ حضرت ابوحبہ[۱۹]۔ حضرت ابوذر[۲۰] غفاری۔ حضرت ابوسعید[۲۱] خدری۔ حضرت ابوسفیان[۲۲] بن حرب۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ[۲۳]۔ حضرت اسما بنت[۲۴] ابوبکر۔ حضرت ام ہانی[۲۵]۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ[۲۶] رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

دوستانِ عزیز! اب کافی وقت ہوگیا ہے۔ اِس لئے اِسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ مسجدِ اقصا سے آسمانی معراج کے واقعات سُننے کے لئے فقیر کی کتاب "بارہ مہینوں کے خطبات" کا مطالعہ فرمائیں۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

یومِ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ
نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ
مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ
نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَمُرْشِدَنَا وَمَوْلَانَا
وَمَلْجَانَا وَمَاوَانَا وَاَعْلٰنَا وَاَوْلٰنَا وَشَفِیْعَنَا
وَشَفِیْعَ ذُنُوْبِنَا وَشِفَاءَنَا وَشِفَاءَ صُدُوْرِنَا
وَحَبِیْبَنَا وَحَبِیْبَ رَبِّنَا وَمَحْبُوْبَنَا وَمَحْبُوْبَ
رَبِّنَا وَمَطْلُوْبَنَا وَمَقْصُوْدَنَا وَمَوْجُوْدَنَا وَ
نُوْرَنَا وَنُوْرَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُوْرَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَ
نُوْرَ قُبُوْرِنَا وَنُوْرَ صُدُوْرِنَا وَنُوْرَ بُیُوْتِنَا وَ
نُوْرَ عُیُوْنِنَا وَنُوْرَ اَرْوَاحِنَا وَنُوْرَ اَجْسَادِنَا وَ
نُوْرَ اَجْسَامِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَ
حَبِیْبُہٗ وَمَطْلُوْبُہٗ وَمَقْصُوْدُہٗ وَمَوْجُوْدُہٗ وَ
نُوْرُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِہٖ وَخُلَفَائِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ

ذُرِّیَاتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ
وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ
وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

ترجمہ:- اور وہ جو یہ سچ لیکر تشریف لائے۔اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں: (پ۲۴ ع۱)

عالی حضرات: خداوندکریم جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَاَتَمَّ بُرْہَانُہٗ ولا اِلٰہَ غیرہٗ کی حمد و ثنا، اور سرورِ عالم نورِ مجسّم شفیعِ معظّم خلیفۃ اللہ الاعظم احمد مجتبٰے رازدارِ ربُّ العلا، شافع روزِ جزا، شبِ اسرار کے دولہا، کُل کائنات کے ملجا و ماوٰی حضرت محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ہدیۂ تحفۂ درود شریف صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد آج یہ نورانی، روحانی، عرفانی محفل خلیفۂ اوّل خلیفۂ برحق، یارِ غارِ مصطفٰے، وزیرِ اعظم مصطفٰے امیرالمومنین سیّدنا ابوبکر عبداللہ عتیق صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ وارضاہٗ عنّا کے فضائل و کمالات اور محامد سننے سنانے کے لئے منعقد کی گئی ہے۔

دوستو! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان

مبارک صرف اہلِ سُنت جماعت کے حضرات ہی بیان نہیں کرتے۔ بلکہ قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوگی کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے پیارے نبی کے پیارے صدیق کی شان بیان کرتا ہے۔

نعرۂ تکبیر ———— اللہ اکبر

نعرۂ رسالت ———— یا رسول اللہ

مسلک حق اہلسنت وجماعت ———— زندہ باد

شانِ صدیق اکبر ———— زندہ باد

معلوم ہوا کہ شان صدیق اکبر بیان کرنا سُنت الٰہی ہے۔ کیونکہ قرآنِ پاک میں ایک دو مقامات پر ہی نہیں۔ بلکہ کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے حضرت اُبوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رفعت و عظمت کا ذکر خیر فرمایا ہے۔

دوستو! جب قرآنِ پاک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان موجود ہے۔ تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ پیارے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ کیونکہ قرآن پاک کی زیر کی کوئی زبر نہیں کر سکتا اور زبر کی زیر نہیں کر سکتا۔ حروف کو تبدیل کوئی نہیں کر سکتا، آیات میں تحریف کوئی نہیں کر سکتا۔ جب یہ مسلّمہ بات ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان اقدس میں اللہ تعالےٰ نے آیاتِ طیّبات نازل فرمائی ہیں۔ وہ بھی قرآن پاک کی آیات ہیں اور قرآنِ پاک کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالےٰ نے خود لیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ (پ۱۴ ع ۱) بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

تو پھر یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حفاظت خود اللہ تعالےٰ نے لی ہے۔ اور جس کا محافظ خدا ہو، دُنیا لاکھ جتن کرے اس کی رفعت و منزلت میں قطعًا کوئی فرق

نہیں آسکتا۔ تو پھر ہم کیوں نہ کہیں:

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا!
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالے تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے!
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

خطبہ میں میں نے جو آیتہ شریفہ تلاوت کی ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالے کا فرمان ہے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ اور وُہ ہستی جو صدق، سچائی لیکر تشریف لائی وَصَدَّقَ بِہٖ اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی کے متعلق اُمّتِ محمدّیہ کے جلیل المرتبت مفسّرین عظام علیہم الرحمۃ مثلاً امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر صفحہ ۱۴۸ جلد ۳ میں۔ امام ابن جریر نے تفسیر ابن جریر میں، امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور صفحہ ۳۲۸ جلد ۵ اور تفسیر جلالین میں، امام نسفی نے تفسیر مدارک میں، امام محمود آلوسی نے تفسیر روح المعانی ص۳ جز ۲۴ میں، علامہ اسماعیل حقی نے تفسیر روح البیان ص۱۰۸ جلد ۸ میں، تفسیر زاد المسیر میں امام ابنِ جوزی نے امام خازن نے تفسیر خازن صفحہ ۷۶ جلد ۶ میں، امام بغوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۷۶ جلد ۶ مطبوعہ مصر، علامہ کاشفی نے تفسیر حسینی میں صفحہ ۲۶۳ پر، علامہ قرطبی نے تفسیر قرطبی میں، علامہ مراغی نے تفسیر مراغی میں، امام سیّد نعیم الدین مرادآبادی نے تفسیر خزائن العرفان میں، علامہ محب طبری نے ریاض النضرہ صفحہ ۲۳۹، سیرتِ حلبیہ کے صفحہ ۴۴۱ جلد ۱ مطبوعہ مصر میں، عمدۃ التحقیق صفحہ ۶۷، تفسیر ترجمان القرآن صفحہ ۵۰ میں تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جآءِ بالصِّدْقِ سے مراد سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ وَصَدَّقَ بِہٖ سے مراد سرکار سیّدنا ابُوبکر صدیق رضی

اللہ تعالےٰ عنہٗ ہیں۔

شیعہ حضرات کی معتبر تفسیر

شیعہ حضرات کے مشہور مفسّر ابو علی الفضل بن الحسن طبرسی نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر مجمع البیان کے صفحہ ۴۹۸ جلد ۸ پر یہی تفسیر کی ہے۔ تفسیر مجمع البیان کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں، سُنیئے اور مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت کی حقانیّت اور سرکارِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صداقت کی داد دیجیئے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ:

تصدیقِ ابُوبکر صدّیق

اب آپ کے سامنے وہ واقعہ بھی پیش کرتا ہوں جس میں سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول مکرم شفیع معظم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم کی نبوّت اور رسالت کی تصدیق کی:

ریاض النضرہ صفحہ ۷۰ اور ۷۱ پر علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے سیرت حلبیہ صفحہ ۳۴۴ جلد ۱ پر امام برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبُریٰ صفحہ ۲۷ جلد ۱ پر امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے، علاّمہ رہاوی علیہ الرحمۃ نے جامع المعجزات صفحہ ۴ مطبوعہ مصر، علاّمہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہتہ المجالس کے صفحہ ۳۰۲ جلد ۲ مطبوعہ مصر پہ درج فرمایا ہے کہ سرکار ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام لانے سے قبل بہت بڑے تاجر تھے۔ ملک شام میں آپ ایک مرتبہ تجارت کے لئے تشریف لے گئے تو رات کو خواب میں آپ نے دیکھا کہ چاند اور سورج آسمان سے ان کی گود میں اتر آئے ہیں۔ اور آپ نے ان دونوں کو سینے سے لگا لیا۔ اور اپنی

چادر مبارک، اپنے اوپر لے لی، صبح ہوئی تو آپ بحیرہ راہب کے پاس جو اس وقت کا مشہور معتبر تھا کے پاس تشریف لائے۔ اور اپنا خواب سُنایا۔ تو راہب نے آپ پر چند سوال کئے۔

وہ سوال سُنیئے۔ راہب نے پوچھا!

مِنْ اَیْنَ اَنْتَ ــــــ آپ کہاں سے آئے ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ مِنْ مَکَّۃَ ــــــ مکّہ مکرمہ سے آیا ہوں۔

دوسرا سوال کیا:

مِنْ اَیِّھَا ــــــ آپ کس خاندان سے ہیں؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ نے جواباً ارشاد فرمایا:

مِنْ قُرَیْشٍ ــــــ قریش سے تعلق رکھتا ہوں۔

راہب نے تیسرا سوال یہ کیا۔

اَیُّ شَیٍٔ اَنْتَ ــــــ آپ کیا کام کرتے ہیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا۔

تاجر ــــــ تاجر ہوں۔

تو راہب نے سوالات کے جوابات سُن کر کہا۔

اِنْ صَدَقَ اللّٰہُ رُؤْیَاكَ فَاِنَّہٗ یعبث نَبِیٌّ مِنْ قَومِكَ تَکُوْنَ وَزِیْرَہٗ فِیْ حَیَاتِہٖ وَخَلِیْفَتَہٗ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِہٖ۔

اللہ تعالیٰ تمہارے خواب کو حقیقت بناکر مشاہدہ میں اِسطرح لائے گاکہ تمہاری قوم میں سے ایک نبی کو مبعوث فرمائے گا اور تم اس کی حیات میں وزیر اور اسکے انتقال کے بعد اُس کے خلیفہ ہوگے۔

حضرت اُبوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعبیر سُن کر بڑے خوش ہوئے۔ اور جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اعلانِ نبوت فرمایا۔ تو سرکار اُبوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آستانہ پر حاضر ہوئے

دوستو! غور فرمائیے کہ آج سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ

عنہٗ درِ مُصطفےٰ پر حاضر ہو رہے ہیں ۔ ایک رات وہ بھی آنیوالی ہے ۔جب کہ کائنات کے والی اللہ کے پیارا محبوب خود چل کر شفقت کیساتھ صدیق اکبر کی شان کو ارفع و اعلیٰ بنانے کے لئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر تشریف لائیں گے :

ہاں تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے درِ مُصطفےٰ پر حاضر ہو کر عرض کیا :۔

یَا مُحَمَّدُ مَا الدَّلِیْلُ عَلٰے تَدعٰی اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس اپنے دعوےٰ کی کیا دلیل ہے ۔کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ معجزات لیکر آتا ہے ۔ اگر آپ نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیے :

شاعر نے اس عرض کو اس طرح بیان کیا ہے ۔

"معجزہ دکھلائیے تاکہ آؤں میں اسلام میں"

تو سرورِ کائنات ، مفخر موجودات ، معلّم کائنات ، احمد مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات نے فرمایا !

اَلمرؤُیَا اَلّتِیْ رَایتَ الشَّامَ

کیا وُہ معجزہ کم ہے ۔جو دیکھا ملکِ شام میں :

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر جل جلالہٗ

نعرۂ رسالت ——— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

مسلکِ حق اہلسنت وجماعت ——— زندہ باد

جب سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبیٔ غیب داں صلیّ اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلّم کا جواب سُنا تو فوراً حضورِ اکرم صلیّ اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلّم سے محبّت بھرے انداز میں معانقہ کیا اور آپ کی نوُرانی پیشانی کو بوسہ دیا اور زبان سے پڑھا ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے :

نواب صدیق حسن بھوپالوی کی عبارت

غیر مقلدین حضرات کے مجدد و نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی اپنی کتاب تکریم المومنین کے صفحہ ۱۰ - ۱۱ مطبوعہ آگرہ پر یہ واقعہ درج کیا ہے۔ جن الفاظ میں انہوں نے یہ واقعہ درج کیا ہے وُہی پیش کرتا ہوں تاکہ کفر و شرک کی مشین چلانے والے وہابی حضرات کو بھی معلوم ہو جائے کہ علم کفر و شرک کی مشین چلانے اور یا وہ گوئی اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کے خلاف تقاریر کرنے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ میں تو اکثر و بیشتر اپنی تقاریر میں یہ کہا کرتا ہوں کہ ان بیچاروں نے تو اپنے بڑوں کی کتابیں نہیں پڑھیں۔ اگر وُہی پڑھ لیں تو تقریر کرتے وقت کچھ شرم و حیا ان کے آڑے جائے۔ وہ واقعہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کے الفاظ میں سنیئے :

عمدۃ التحقیق میں بحوالہ بعض کتب لکھا ہے کہ ابوبکر زمانِ جاہلیت میں تاجر تھے۔ ایک دن خواب میں دیکھا اور وہ شام میں تھے۔ کہ چاند و سورج ان کی گود میں اُترے ہیں۔ انہوں نے دونوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا کر ایک چادر میں چھپا لیا۔ جب جاگے تو پاس ایک راہب نصاریٰ کے جا کر اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ اس نے کہا تو کہاں کا ہے؟ کہا مکہ کا۔ کہا کس قبیلہ سے ہے؟ کہا بنو تمیم۔ کہا تو کیا کرتا ہے؟ کہا تجارت۔

کہا تیرے زمانے میں ایک مرد نکلے گا۔ جس کو محمد امین کہیں گے۔ وہ قبیلہ بنو ہاشم میں سے ہو گا اور تو اس کا تابع بنے گا۔ وہ نبی آخرالزمان ہے۔: اگر وہ نہ ہوتا تو اللہ آسمان و زمین و ما فیہا کو اور آدم و جملہ

انبیاء و رسل کو پیدا نہ کرتا وہ سید انبیاء و خاتم المرسلین ہے۔ تو اس کے دین میں داخل ہوگا۔ اور اس کا وزیر و خلیفہ بعد اس کے بنے گا۔ میں نے اس کی نعت وصفت انجیل و زبور میں پائی ہے۔ اور میں اسلام لایا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ لیکن خوفِ نصاریٰ میں نے اپنا اسلام چھپایا ہے۔
ابوبکر نے جب یہ صفت حضرت کی سُنی۔ ان کا دل نرم پڑا اور مشتاق دیدار ہوئے اور مکہ کو آئے۔ یہاں حضرت کو پایا اور دوستدار ہو گئے۔ اور ایک ساعت بے حضرت کے دیکھے صبر نہ آتا۔ جب اس امر کو طول ہُوا ایک دن حضرت نے فرمایا۔ اے ابابکر! تم روز میرے پاس آتے ہو اور میرے ساتھ بیٹھتے ہو۔ پھر کیوں نہیں مسلمان ہو جاتے۔ کہا اگر تم پیغمبر ہو تو ضرور تمہارا کوئی معجزہ ہوگا۔ فرمایا کیا وہ معجزہ جو تو نے شام میں دیکھا۔ اور راہب نے اس کی تعبیر دی تجھکو کفائیت نہیں کرتا ہے۔
تب ابوبکر نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر

نعرۂ رسالت ——— یا رسول اللہ

مسلکِ حق اہلسنت وجماعت ——— زندہ باد

دوستو! ذرا عدل و انصاف سے کام لیکر اس واقعہ میں یہ الفاظ "اگر وہ نہ ہوتا تو اللہ آسمان و زمین وَمافیہا کو اور آدم و جُملہ انبیاء و رسل کو پیدا نہ کرتا" کو بار بار پڑھیں اور سوچیں تو پھر کیوں نہ کہیں ان حضرات نے تو اپنے اکابر کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں کیا۔ یوں ہی اہلحدیث کہلا کر ایسی احادیث کا انکار کر دیتے ہیں۔ لہٰذا کہنا پڑے گا کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا مسلک بالکل درست ہے۔

وہ فرماتے ہیں : ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا۔ وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے!

مُسلمانو : سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام کا جو علم غیب دیکھ کر اسلام کو قبول فرمایا۔ کیونکہ خواب آپ کو ملکِ شام میں آیا تھا اور اس خواب کا تذکرہ آپ نے صرف بحیرہ راہب سے کیا تھا اس خواب کو سوائے اس راہب کے اور کوئی نہیں جانتا تھا مگر سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عرض۔

معجزہ دکھلائیے تاکہ آؤں میں اسلام میں

رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ و آلہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا:

کیا وُہ معجزہ کم ہے جو دیکھا ملکِ شام میں

تو سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یقینِ کامل ہو گیا کہ اِس خواب کو سوائے معبّر کے اور کوئی نہیں جانتا۔ جو خوابوں تک کو جانتا ہے۔ اور خواب بھی ہزاروں میل دُور ملکِ شام میں دیکھا ہو تو وہ واقعی اللہ کا رسول اور نبی ہے۔

آجکل وہ لوگ جو شہروں، قصبوں، دیہاتوں میں یہ ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہیں کہ نبی کو کل کا پتہ نہیں ہوتا۔ نبی کو علمِ غیب نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بھی کہتے پھرتے ہیں کہ جو نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو غیب دان مانے وہ کافر اور مشرک ہے۔ ان کی اس نام نہاد تبلیغ کو دیکھیں اور سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے والے اس واقعہ کو دیکھیں تو زمین و آسمان کا فرق ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو نبی مکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم

غیب دیکھ کر ایمان لائے، ان نام نہاد اسلامی مبلّغوں کے نزدیک صریحًا شرک اور کفر ہے۔ بلکہ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ کے اسلام قبول کرنیکا واقعہ بھی دیکھا جائے تو وُہ بھی نبی اکرم صلّی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلّم کی غیب دانی پر بُہت بڑی دلیل ہے۔

اسی لئے پاکستان کے نامور شاعر حفیظ جالندھری نے اپنے "شاہنامہ اسلام" میں کہا:

یہ سُن کر حضرتِ عباس پہ رعشہ ہُوا طاری!
محمّد تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری
یقین آیا مسلمان نیک و بد پہچان جاتے ہیں!
محمّد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں!

عالی حضرات: اسلامک ہسٹری کا مطالعہ کریں تو آپ کو کئی ایسے واقعات ملیں گے۔ جن سے بات واضح ہو گی کہ کئی حضرات نے حضور پُر نُور، نورٌ علیٰ نور، شافع یوم النشور صلّی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلّم کا علمِ غیب دیکھکر اسلام قبول کیا اور شرفِ صحابیت کی عظیم نعمت سے سرفراز ہوئے:

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرُب حاصل تھا، نبی کی دید ہوتی تھی

اگر ان نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں کے عقائد اور نظریات کو دیکھا جائے جو شب و روز بستر اُٹھائے ہوئے دربدر خاک بسر پھرتے ہوئے تبلیغ کرتے ہیں۔ تو معاذ اللہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہٗ کا اسلام بھی ان کے نزدیک درست نہ ہوگا۔ اگر ان کے بس میں ہوتا تو ضرور بضرور کوئی فتوٰے صادر فرما دیتے۔ مگر کریں کیا۔ عظیم المرتبت محدثین علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ واقعہ درج کر کے ان

کے خود ساختہ عقائد کی بیخ کنی کر دی ہے۔ اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی حقانیت کی تائید کر دی ہے؛

ہاں تو یہ تھی تصدیق جو سرکار ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ حکیم میں اس طرح فرمایا ہے۔

وَالَّذِی جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اور وہ جو یہ سچ لیکر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے اس کی تصدیق کی۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یہ ڈر والے ہیں متقی ہیں۔

دوستو! حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات وُہ ذات ہے۔ جس کو اللہ کریم متقی فرماتا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ متقی فرمائے پھر اس ہستی کو جو غاصب، فاسق کہے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا۔ خدا تعالےٰ تو متقی فرمائے اور یہ ظالم غاصب کہیں۔ ؎

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرنیکا حکم

علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "ریاض النضرہ" کے صفحہ ۱۴۳ جلد اوّل پر، نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تکریم المومنین صفحہ ۲۸ پر یہ روایت درج فرمائی ہے۔

کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے سُنا کہ آپ نے فرمایا:

جبریل امین میرے پاس آئے۔ اور کہا۔

یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ

اَمَرَكَ اَنْ تَسْتَشِيْرَ اَبَا بَكْرٍ   ابوبکر سے مشورہ کا حکم فرماتا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہُوا کہ سرکار صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مشیر مصطفےٰ رب کریم جل جلالہٗ نے مقرر فرمایا ہے۔ آج اگر کوئی صدر پاکستان کا مشیر بن جائے تو سب لوگ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تو جو امام الانبیاء صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مشیر ہوں اور پھر مشیر بھی رب العالمین کے حکم سے ہوں۔ تو مومنوں کی نگاہ میں یقیناً ان کا بہت بڑا مقام ہوگا۔ سلطان الواعظین، بحر التقریر والتحریر علامہ ابوالنُّور محمد بشیر صاحب کوٹلوی نے خوب بارگاہ صدیقی میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے۔

نبیوں کے بعد ہیں سب سے برتر   مولانا صدیقِ اکبر!
رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ!   رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ صرف مشیر مصطفےٰ ہی نہیں بلکہ خود خدا بھی سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اتنا پاسدار ہے کہ صدیق کی گواہی میں قرآنی آیات طیبات کو نازل فرمایا ہے۔

صدیق اکبر کی گواہی میں قرآنی آیت

امام المفسّرین حضرت اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر روح البیان صفحہ ۱۳۷ جلد ۲ مطبوعہ بیروت میں، زبدۃ المفسّرین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تفسیر درمنثور صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶ جلد ۲ مطبوعہ بیروت، تفسیر ابوالسعود صفحہ ۱۲۷ ج ۳ مطبوعہ مصر، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر صفحہ ۱۱۱ جلد ۳ مطبوعہ مصر، علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے رُوح المعانی میں ایک روایت درج کی ہے کہ

ایک دن سرکار صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ یہودیوں کے

ایک مدرسہ میں تشریف لے گئے، وہاں یہودیوں کا ایک فنحاص نامی جیّد عالم موجود تھا۔ حضرت نے اس کو وعظ فرمانا شروع کر دیا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دینِ اسلام کو قبول کر لے۔ یعنی مسلمان ہو جا۔ اللہ کی قسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم خدا تعالیٰ کے سچّے رسول مقبول ہیں۔ اور حق لیکر تشریف لائے ہیں توراۃ اور انجیل میں بھی تم لوگ ان کی تعریف اور صفات پڑھتے ہو۔ لہٰذا تم اسلام کو قبول کرلو۔ پیارے محمد مصطفےٰ صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرو، نمازیں ادا کرو، زکوٰۃ دو، اور اللہ تعالیٰ کا قرضِ حسنہ دو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو جنّت عطا فرمائے۔ حضرت صدیق اکبر کے فرمانے کے بعد فنحاص نامی یہودی عالم نے کہا، اے ابوبکر کیا ہمارا خُدا ہم سے قرض مانگتا ہے؛ اس سے تو یہ ثابت ہُوا کہ ہم غنی ہیں اور اللہ تعالیٰ فقیر ہے۔ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی عالم کے اس گستاخانہ استدلال پر بہت غصّہ آیا اور غیرتِ ایمانی سے یہودی مولوی کے مُنہ پر تھپڑ رسید کیا۔ اور ارشاد فرمایا:

خُدا کی قسم! اگر ہمارا اور تمہارا معاہدہ نہ ہوتا تو میں اسی وقت تمہارا سر قلم کر دیتا۔ یہودی مولوی تھپڑ کھا کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت لیکر حاضر ہُوا۔ حضور پُر نُور صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلایا اور اس کی شکایت کے متعلق پُوچھا۔ حضرتِ ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اس مولوی نے بارگاہِ الوہیّت میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے تھے کہ ہم غنی ہیں اور خُدا فقیر ہے۔ اس پر مجھے غصّہ آیا اور اس کو تھپّڑ مارا۔ سرکارِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے جب یہودی مولوی سے پوچھا تو اس نے صاف انکار

کر دیا۔ اور کہا کہ ہرگز ایسا نہیں کہا۔ اسی وقت اللہ تعالےٰ نے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تائید میں قرآن پاک کی آیۃ شریفہ نازل فرمائی۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ	بیشک اللہ نے سُنا جنہوں
الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ	نے کہا اللہ فقیر ہے۔ اور
فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ	ہم غنی، (پ۴ ع ۱۰)

(پ۴ ع ۱۰)

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر جلّ جلالہٗ

نعرۂ رسالت ——— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ صدیق اکبر ——— زندہ باد

شان صدّیق اکبر زندہ باد

اسی لئے میرے اعلحضرت عظیم البرکت امام اہل سُنّت مجدّد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان اقدس میں کہا ہے۔

اصدق الصادقین سیّد المتقین۔
چشم وگوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

افضل الصدیقین علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے اپنی لاجواب کتاب الریاض النضرہ فی مناقب عشرہ مبشرہ کے صفحہ ۳۱ جلد اوّل پر سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ دارین دالیٔ جنّت ام المومنین راحت جان رحمت للعالمین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا فرمان درج فرمایا ہے کہ حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

یَا عَائِشَہ اَنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ	اے عائشہ میں سیّد المرسلین ہوں
وَاَبُوْكِ اَفْضَلُ الصِّدِّیْقِیْنَ	اور تمہارے والد افضل الصدیقین

وَ اَنْتِ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ہیں اور تو خود ام المومنین ہے۔

میرے سُنّی دوستو! حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات بابرکات کو صدیق کے لقب سے پیارے مُصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا ہے جو یہ کہے کہ میں رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن کے اولاد کا مُحب ہوں۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سرکار اُبوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو صدّیق کے لقب سے یاد کرے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے۔ آئیے میں آپ کو ایک حدیث شریف سُناتا ہُوں جو کہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۲ پر۔ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۶۵۸ جلد ۴ پر شیخ المحدثین عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اور مرقات شریف میں مُلّا علی قاری اصلی حنفی علیہ الرحمۃ نے صحاح ستہ کی کتاب جامع ترمذی کے صفحہ ۲۱۱ جلد ۲ پر تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ پر امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ التحقیق صفحہ ۴۰ پر علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۸۱ جلد ۲ مطبوعہ مصر۔ فتح الباری صفحہ ۵۲ جلد ۷ عمدۃ القاری صفحہ ۲۰۷ جلد ۱۶ بہجۃ النفوس۔ ارشاد الساری۔ فیض الباری۔ تیسیر القاری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کے صفحہ پر غیر مقلد دیوبندی تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے متفقہ مجدّد مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے تذکیر الاخوان کے صفحہ ۹۳ پر مطبوعہ دہلی ۹۳ پر یہ حدیث شریف درج کی ہے کہ سرور کون و مکان رحمت عالمیان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ حضرت اُبوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم بھی تھے۔ جب آپ نے جبلِ اُحد پر قدم مُبارک رکھا تو پہاڑ ہلنے لگا۔ آپ نے پہاڑ کو ارشاد فرمایا۔

اُسْکُنْ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیْقٌ وَّ شَہِیْدَانِ۔ ٹھہر جا۔ تجھ پر نبی اور صدّیق اور دو شہید تشریف فرما ہیں۔

تو پہاڑ اُسی وقت کھڑا ہو گیا۔

حدیث شریف کے الفاظ کی طرف ذرا غور کیجیے کہ حضرت ابُوبکر کو صدیق کے لقب سے یاد فرمایا اور یہ لقب صدیق اُس پیارے کی زبان مُبارک سے نکلا ہے جس زبان مُبارک کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی۔	وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے۔

میرے اعلحضرت عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس زبان مُبارک کی شان پر لاکھوں سلام پیش کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں۔

دوستو! اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صرف انسانوں پر ہی حکومت نہیں بلکہ جمادات بھی میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے محکوم ہیں۔ آپ نے جبلِ اُحد کو فرمایا اُسۡکُنۡ ٹھہر جا۔ تو پہاڑ فوراً آ کھڑا ہو گیا۔

سرور عالمیاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تو بڑی شان ہے۔ جو حضرات حضورِ پُرنور کی اتباع اور احکامات کی وفاداری کر کے منزل ولایت پر فائز ہیں۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے ان کا مقام بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

حدیث قدسی بھی ہے۔

مَنۡ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔	جو اللہ تعالےٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ اُس کا ہو جاتا ہے۔

وُہ زبان جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں!
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

عالی حضرات! اِسی حدیث شریف پر مزید غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ صحابہ کرام بلکہ خلفاء راشدین علیہم الرضوان مختار کل ۔سید الرسل علیہ الصلوٰۃ و والسلام کو نبی غیب دان سمجھتے تھے ۔ وہ اس طرح اُحد پہاڑ پر حضرت ابُوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم زندہ موجود تھے ۔مگر آپ فرما رہے ہیں ۔کہ تجھ پر ایک نبی ۔ ایک صدیق اور دو شہید ہیں ۔ دو شہید حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم تھے ۔ ان دونوں بلکہ تینوں حضرات نے آپ کی مُبارک زبان سے یہ الفاظ سُنے ۔لیکن یہ عرض نہ کیا کہ حضرت کل کا علم تو اللہ تعالےٰ کو ہے ۔کس حالت میں انتقال ہوگا اس کا بھی علم اللہ تعالےٰ کو ہے ۔آپ نے کیسے فرما دیا ہے کہ دو شہید ہیں ۔حالانکہ ہم تو ابھی زندہ یہاں موجود ہے ۔ ان کا عرض نہ کرنا ۔ اس کی بیّن دلیل ہے ۔ کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ امام الانبیاء شہنشاہِ ہر دو سرا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلّم اپنے اُمّتی کے حالات بلکہ اس کی موت و حیات سے واقف ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے اُمّتی کا انتقال کس حالت میں ہوگا ۔

سُنیو! مُبارک ہو ۔ ہمارا وُہی عقیدہ ہے جو سرکار صدّیق اکبر سرکار فاروق اعظم سرکار عثمان ذُوالنورین اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا ۔

اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے ۔

اہل سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ رسُول
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں مسلمانوں کو دُعا مانگنے کا

انداز اور طریقہ بتایا ہے کہ میری بارگاہ میں دُعا کیا کرو۔ اے اللہ!

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ	ہم کو سیدھے راستہ پر چلا۔ راستہ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ	ان لوگوں کا جن پر تونے انعام کیا۔

پانچویں پارہ میں اللہ تعالے ان لوگوں کی بھی وضاحت فرمادی ہے کہ میں نے کن لوگوں پر انعام فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ	اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے
فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ	تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ
اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ	نے فضل کیا۔ یعنی انبیا اور صدیق اور
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ	شہید اور نیک لوگ ۔ یہ کیا ہی اچھے
وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ	ساتھی ہیں۔

رَفِیْقًا ہ (پ ۵ ع ۶)

آیتہ شریفہ میں انبیاء کے گروہ صدیقین کے گروہ ۔ شہداء کے گروہ اور صالحین کے گروہ پر اللہ تعالے نے انعام فرمانے کا ذکر خیر فرمایا ہے۔ اب آپ لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عقیدہ کو دیکھیں تو یہ بات کھُل کر سامنے آجائے گی کہ اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عقیدہ کے مُطابق ہے۔

غار ثور میں جنّت الفردوس کی نہر سے چشمہ کا کنکشن!

کتب تفاسیر میں سے تفسیر درمنثور کے صفحہ ۲۴۲ جلد ۲ تفسیر رُوح البیان کے صفحہ ۳۵۴ جلد ۳ سیرت حلبیہ اور ریاض النضرہ کے صفحہ ۹۵ پر روایت درج ہے۔ کہ جب سرورعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر غار ثور میں تشریف لائے۔ غار ثور کی بُلندی اور اُونچائی حجاج حضرات سے پوچھیے کہ کتنی بُلند ہے۔ آج کا رُستم بھی بغیر

پانی پینے کے وہاں نہیں جاسکتا۔ لیکن قربان جاؤں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قوت اور طاقت کے اپنے کندھوں پر کائنات کے والی کو اٹھایا ہُوا ہے اور ایڑھیوں کے بل چل رہے ہیں۔ زمین پتھریلی۔ پہاڑ کی بلندی بھی ہے۔ مگر آپ کو کوئی تھکن نہیں ہے۔ اتنے عظیم بہادر تھے۔ اس وقت مجھے علی المرتضےٰ۔ شیرِ خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کا سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بہادری اور شجاعت کے متعلق فرمان یاد آگیا ہے وہ بھی بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ فاتح خیبر مولا علی مشکل کشا فرماتے ہیں کہ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اَشْجَعُ النَّاس لوگوں میں سب سے بہادر ہیں۔

ہاں تو میں غار ثور میں جانے کا واقعہ ذکر کر رہا تھا جب آپ نے پہاڑ کی بلندیوں کو طے کرلیا اور غار ثور تک پہنچے حضرت سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے غار کو اندر جاکر صاف کیا۔ جب غار کو صاف کرلیا تو بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ حضور اب تشریف لے آویں۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم غار میں تشریف لے گئے تو پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ جس کو سرکار سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے روایت کیا ہے۔ صدیق نے عرض کیا آقا سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔

میرے دوستو اور بزرگو! خود سوچیئے کہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خُود پیدل چل کر غار تک پہنچے ہیں۔ سب بُلندیاں خود طے کیں۔ آپ کو اس چیز کا اچھی طرح علم تھا کہ اتنی بُلندی پر پانی کہاں۔ نہ راستے میں کہیں پانی دیکھا ہے۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا شدتِ پیاس کا عرض کرنا حکمت سے خالی نہ تھا۔ یہ ان کو بھی علم تھا کہ پانی نہیں مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ جس ہستی کے ساتھ آیا ہوں وہ ہستی مختار کائنات ہے

وُہ اگر چاہے تو یہاں بھی پانی پلا سکتی ہے۔ تب ہی تو عرض کیا تھا۔ سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عرض کرتے پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ابُو بکر یہاں میں پانی کیسے پلا سکتا ہوں۔ میں تو کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں میں تو کچھ نہیں کر سکتا۔ مجھے تو کوئی اختیار نہیں۔ جیسے کئی نام نہاد مسلمان اور مبلّغ کہتے پھرتے ہیں۔ نہ نہ آپ نے فورًا ارشاد فرمایا۔

اِذْهَبْ اِلٰى صَدْرِ الْغَارِ	غار کے درمیان میں جاؤ اور
فَاشْرِبْ۔	پانی پی لو۔

تو صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فَانْطَلَقْتُ فَشَرِبْتُ مَاءً اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَاَذْكٰى رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔	پس مَیں گیا۔ پانی پیا۔ جو شہد سے زیادہ میٹھا دُودھ سے زیادہ سفید اور مشک و عنبر سے زیادہ خُوشبودار ہے۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ
مسلکِ حق اہلسنت وجماعت	زندہ باد

میرے اعلیٰحضرت۔ میرے مجدّد دین و ملّت۔ دنیائے اسلام میں عشق رسول کی شمع فروزاں کرنے والی شخصیّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے کہا ہے۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
حضرت میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے!

حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں پانی پی کر واپس آیا تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ شَرِبْتَ۔ تم نے پانی پی لیا ہے۔ تو میں نے عرض کیا۔ نَعَمْ۔ یا رَسُوْلَ اللہ

فداكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ ۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

اے اَبُوبکر صدیق! میں تم کو بشارت نہ سنا دوں؟ تو میں نے عرض کیا حُضور کیوں نہ۔ ضرور سنائیے۔

تو فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَمَرَ الْمَلَکَ اَلْمُوَکَّلَ بِاَنْہَارِ الْجَنَّۃِ اَنْ اُخْرُقْ نَہْرًا مِنَ الْجَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ اِلیٰ صَدْرِ الْغَارِ یَشْرِبُ اَبُوبَکْرٍ

اللہ تعالیٰ نے انہارِ جنّت کے صدر فرشتہ سے فرمایا کہ جنّت الفردوس سے ایک نہر کھود کر غار کے کنارے تک پہنچا دو۔ تاکہ میرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، پیاس بجھائیں۔

اِس پر حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

وَلِیَ عِنْدَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ الْمَنْزِلَۃ

اللہ کے ہاں میرا اتنا مرتبہ ہے۔

تو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

نَعَمْ وَ اَفْضَلُ ۔

ہاں۔ اور اس سے بھی افضل ہو۔

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُبْغِضُکَ وَلَوْ کَانَ لَہٗ عَمَلُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا۔

مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق مبعوث فرمایا ہے۔ تیرے ساتھ بغض رکھنے والا جنّت میں داخل ہرگز نہ ہوگا۔ اگرچہ اس کے عمل ستر انبیاء کے برابر ہوں۔

دوستو اور بزرگو! سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بارگاہِ خدا وندی اور بارگاہِ مصطفوی میں آپ نے مقام دیکھا کہ کتنا ارفع و اعلےٰ مقام ہے۔ اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت۔ مجدّد دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

سایۂ مُصطفٰے مایۂ اصطفاء

عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام!

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

پاکستان میں چند گروہ ایسے ہیں۔ جو سوچے سمجھے پروگرام کے مطابق تبلیغ کے نام پر نکلتے ہیں۔ اگر ان سے یہ پوچھا جائے کہ آپ کس مسلک، سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا عقیدہ ہے۔ تو وُہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ بس جی عمل کرو عمل کام آئیں گے۔ عقیدہ وغیرہ مسلک وغیرہ کو چھوڑو۔ یہ فتنہ ہے۔ اسی چیز نے تو تفرقہ بازی پیدا کی ہے۔ یہی چیز ہے جس نے مسلمانوں کو خراب کیا ہے۔ عمل کرنا چاہیئے۔ عمل سے نجات ہے۔ اس قسم کی بولیاں بول کر بظاہر بُہت میٹھے ہوتے ہیں۔ بباطن بُہت کڑوے۔ عمل عمل کی رٹ لگا کر جھال میں پھنسانے والے نام نہاد مبلّغوں کو یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے نزدیک بنیادی چیز عقیدہ ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے اظہر من الشمس ہے۔ امام الانبیاء سیّد الرسل علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُبْغِضُکَ وَلَوْ کَانَ لَہٗ عَمَلُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا۔

تیرے ساتھ بغض رکھنے والا جنّت میں ہرگز داخل نہ ہوگا اگرچہ اس کے عمل ستر انبیاءؑ کے برابر ہوں۔

واضح ہُوا کہ عمل تب کام آئیں گے جب عقیدہ ٹھیک ہو گا۔ جس کے دل میں سرکار خلیفۂ مصطفےٰ۔ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بغض ہو وہ ستر نبیوں کے برابر عمل رکھنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوسکتا تو جو بغض مصطفےٰ رکھتے ہوں۔ وُہ جنت میں کیسے جائیں گے؟

یہ کہنا کہ نبی کچھ نہیں دے سکتا۔ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہونا۔ نبی ہمارا بڑا بھائی ہے۔ اُس کی عزّت بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے۔ نبی کی حیثیت چٹھی رساں جیسی ہے۔ اگر نبی مشکل کشا حاجت روا ہوتا تو اپنے نواسے حسینؓ کو

بچا لیتا۔ نبی کو تو اپنا نہیں پتہ کہ اُس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ یہ سب باتیں بُغض رسُول۔ کینۂ مصطفےٰ کی وجہ سے ہی نکلتی ہیں۔ اعلحضرت مجدّد دین و ملّت مولانا امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرّہ العزیز نے خوب فرمایا ہے۔

تجھ سے اور جنّت سے کیا نسبت اے منکر دُور ہو
ہم رسول اللہ کے جنّت رسول اللہ کی!

دوستو! خداوند کریم نے بھی قرآن پاک میں جہاں عمل کا حکم فرمایا ہے۔ وہاں پہلے ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ ۝	اے ایمان والو۔ نیک عمل کرو

پہلے ایمان اور عقیدہ کا ذکر کرنے۔ پھر اعمال صالحہ کا ذکر فرمایا ہے۔

آؤ میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ اور اُن کا مقام اُمّت محمّدیہ کے جلیل المرتبت مفسّر جو سب کے نزدیک متفقہ مُفسّر ہیں۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کی لاجواب تفسیر کبیر سے پیش کرتا ہوں۔ سُنیئے اور مسلک حق اہلسنّت وجماعت کی حقانیّت کی داد دیجیئے۔

انگوٹھی پر کلمہ طیبہ اور ابوبکر صدّیق لکھا جانا

امام فخر الدّین رازی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر کبیر کے صفحہ ۹۱، ۹۲ جلد اوّل مطبوعہ مصر میں درج فرمایا ہے کہ ایک دفعہ رسول پاک صاحبِ لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام نے حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنی انگوٹھی مُبارک دی اور فرمایا۔

اکتب فیہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اس پر لا الٰہ اِلاَّ اللہ لکھوا لاؤ۔

سرکار ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نقاش کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کو فرمایا۔

اکتب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نقاش نے لکھدیا۔ سرکار صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا اقدس میں انگوٹھی پیش کی جب نبی مکرّم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی کو دیکھا تو اُس پر لکھا ہُوا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابُوبکر صدّیق آپ نے فرمایا۔

یَا اَبَا بَکْرٍ مَا هٰذِهِ الزوائد	اے ابوبکر یہ زائد تو نے کیا لکھایا ہے

عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا رَضِیْتُ اَنْ اُفَرِّقَ اِسْمَکَ عَنْ اِسْمِ اللّٰہِ وَ اَمَّا الْبَاقِیُ فَمَا قُلْتُہٗ وَخَجِلَ اَبُوْبَکْرٍ۔	میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کا نام اللہ تعالےٰ کے نام سے جُدا ہو اور باقی میں نے لکھنے کو نہیں کہا۔

کہ جبریل اَمین اللہ تعالےٰ کا پیغام لیکر حاضر ہُوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اَمَّا اِسْمُ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَتَبْتُہٗ اَنَا لِاَنَّہٗ مَا رَضِیَ اَنْ یُفَرِّقَ اِسْمَکَ عَنْ اِسْمِ اللّٰہِ فَمَا رَضِیَ اللّٰہُ اَنْ یُفَرِّقَ اِسْمَہٗ عَنْ اِسْمِکَ۔	ابوبکر کا نام ہم نے لکھا ہے اس لئے کہ صدّیق اس بات پر راضی نہ ہوئے آپ کا نام میرے نام سے جُدا کریں تو اللہ تعالےٰ اس بات پر بھی راضی نہیں کہ صدّیق کا نام آپ کے نام سے جدا ہو

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
شانِ صدّیق اکبر	زندہ باد

عالی حضرات! صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ اور آپ کا مقام آپ نے دیکھا۔ آج کل کا کوئی خشک ملّا ہوتا۔ جو توحید کی آڑ لیکر عظمتِ مصطفٰے! پر رکیک حملے کرنے والا ہوتا تو شرک شرک نہیں تو یہ ضرور پکار اُٹھتا کہ نبی کو خُدا سے ملا دیا ہے۔ حالانکہ نبی کو خُدا سے نہیں ملایا۔ بلکہ حُبِّ مصطفٰے! کا اظہار کیا ہے اور یہی ایمان ہے اور اِسی کا نام دین ہے۔

منزل ملی مُراد ملی مدعا ملا!
مل جائیں گر حُضور تو سمجھو خُدا ملا!

اس روایت سے یہ بھی واضح ہُوا کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم سے محبت اور عقیدت رکھنے والے حضرات کی بارگاہِ خُداوندی میں کتنی قدر و منزلت ہے۔ کہ اللہ کریم کا پیغام جبریل امین لیکر فوراً حاضر ہُوئے اور عرض کیا۔

أَمَّا اسْمُ أَبِي بَكْرٍ فَكَتَبْتَهُ أَنَا لِأَنَّهُ مَا رَضِيَ أَنْ يُفَرِّقَ اسْمَكَ عَنْ اسْمِ اللهِ فَمَا رَضِيَ اللهُ أَنْ يُفَرِّقَ اسْمَهُ عَنْ اسْمِكَ

اُبوبکر کا نام ہم نے لکھا ہے اس لئے کہ صدیق اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام میرے نام سے جُدا کریں۔ تو اللہ تعالےٰ اس بات پر راضی نہیں کہ صدیق کا آپکے نام سے جُدا ہو۔

جب اللہ کریم کی بارگاہ میں محبوب بارگاہِ مُصطفٰے کا یہ مقام ہے تو خود نبی اکرم۔ سرِاعظم نورِ مجسّم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا مقام کتنا بُلند ہو گا۔

علّامہ اقبال شاعرِ مشرق حکیم الاُمّت علیہ الرحمۃ نے اِسی کی ترجمانی کرتے ہُوئے فرمایا ہے۔

کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں!
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رفعت کو ان کے مقام سے کم بیان کرنا چاہیئے جیساکہ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۳ مطبوعہ دہلی میں انہوں نے لکھا ہے۔

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو۔ سو ہی کرو۔ سو اُن میں بھی اختصار ہی کرو۔

یہ نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں کے نام نہاد مجدّد اور نام نہاد شہید اور نام نہاد بزرگ کا عقیدہ ہے اور اہلسنّت وجماعت کے امام اور بزرگ سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ آپ نے سُنا۔ اسی پر ایک اور حدیث شریف سُنیئے اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منوّر فرمائیے۔

اُمّت محمدیہ کا جلیل المرتبت محدّث صحیح بخاری شریف کا شارح امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "المنبهات صفحہ ۲۱" میں حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ کہ سرکار سیدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بارگاہ مصطفےٰ میں اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے رُخ انور کو ہر وقت دیکھنا مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت۔ مجدّد دین وملّت مولانا امام شاہ احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ نے اپنے عقیدت کا اظہار کیسے انداز سے فرمایا ہے

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
نہیں دوجہاں سے بھی جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

ابوبکر صدّیق ہمارے سردار اور ہم سب سے بہتر ہیں

سیدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی علمی فضیلت سرکار سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے جسے کو محبّ طبری علیہ الرحمۃ

نے ریاض النضرہ صفحہ ۱۲۰۔ علاّمہ حلبی علیہ الرحمۃ نے سیرت حلبیہ کے صفحہ
جلد ترمذی شریف صفحہ ۲۰۶۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۵۔ مستدرک صفحہ ۶۶
جلد ۳ پر درج فرمایا ہے کہ

اَبُوبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَ خَیْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ابو بکر ہمارے سردار اور ہم سے برتر ہیں۔ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہم سے زیادہ محبوب ہیں۔

آج کل کا کوئی عظمت رسُول ماننے والا مولوی ہوتا تو کچھ اور ہی کہتا بلکہ فتوےٰ لگا دیتا کہ صدیق اکبر نے خدا کی عظمت کا انکار کر دیا ہے۔ یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیتا۔ جیسے یہ کہتے ہیں کہ نبی کا نام چومتے ہیں۔ خُدا کا نام نہیں چومتے۔ اِن کے ہاں خُدا تعالےٰ کا کوئی مقام نہیں۔

آخر ایسا پروپیگنڈہ یہ حضرات کیوں نہ کریں۔ ہُوا تو دل میں بُغض رسُول اور کینۂ مصطفٰے۔ تب ہی تو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ شاعر مشرق علاّمہ اقبال حکیم الاُمّت تھے۔ اُنہوں نے قوم کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہُوئے ہی مومن کا عقیدہ اس شعر میں بیان کیا ہے۔

نگاہِ عشق و مستی میں وُہی اوّل وُہی آخر
وُہی قرآں وُہی فرقاں وُہی یٰسین وُہی طٰہٰ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا

سرورِ عالم نورِ مجسّم شفیع معظّم سرِّ اعظم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلّم نے بارگاہ الٰہی میں سرکار ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق دُعا فرمائی ہے چنانچہ تفسیر درمنثور صفحہ ۲۴۳ جلد ۲ میں وہ دُعا مُبارک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَابَکْرٍ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

اے اللہ ابوبکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ تو اللہ

فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ۔ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی، کہ بیشک اللہ نے آپ کی دُعا قبول فرمالی ہے۔

صدیق کا عقیدہ رسول پاک حاضر و ناظر ہیں

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۶۔ صفحہ جلد ترمذی شریف صفحہ ۲۰۸ جلد ۲ عمدۃ التحقیق صفحہ ۵۳ تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۱ پر بلکہ غیر مقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنی کتاب تکریم المومنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین صفحہ ۲۰-۲۱ پر بھی یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ان دنوں میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا کہ آج ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا۔ میں آدھا مال لیکر رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ اے عمر! اپنے گھر والوں کے لئے باقی کیا چھوڑ آئے ہو۔ تو میں نے عرض کیا۔ مِثْلَہٗ آقا اس کی مثل۔ یعنی آدھا مال لے آیا ہوں۔ آدھا گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو کچھ پاس تھا سب لیکر حاضر ہُوئے۔ حضرت نے فرمایا۔ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ اے ابُوبکر اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی چھوڑ آئے ہو۔ عرض کیا۔ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں گھر والوں کے لئے باقی اللہ اور اُس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا لا اسبقہ اِلیٰ شیٍٔ اَبَدًا۔ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کبھی بھی سبقت نہیں لے سکتا۔

عالی حضرات! سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایثار کے ساتھ ساتھ آپ کا عقیدہ بھی دیکھئے۔ سرور کون و مکان سیاح لامکاں وسیلۂ بیکساں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا۔ مَآ اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ۔ گھر والوں کے لئے باقی کیا چھوڑ آئے ہو۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ میں گھر والوں کے لئے باقی اللہ اور اُس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر فاصلہ پر تھا اور گفتگو حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بالمشافہ ہو رہی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے ہیں۔ مگر آپ عرض کر رہے ہیں کہ گھر اللہ اور اُس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی آپ کا عقیدہ تھا کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے سامنے بھی ہیں اور میرے گھر میں بھی ہیں۔ اِسی کو حاضر و ناظر کہتے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اِس عقیدہ کا اظہار حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کیا۔ آپ نے نہ انکار فرمایا اور نہ ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس عقیدہ سے منع فرمایا۔ پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی ہیں۔ جن کے سایہ سے شیطان بھی بھاگتا ہے۔

سُنیو! مُبارک ہو کہ آپ کا عقیدہ وُہی عقیدہ ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ ہے۔ حاضر و ناظر کو شرک و کفر کہنے والو کچھ شرم اور حیاء سے کام لو۔ تمہارے فتوےٰ کفر کی زد میں کون کون سی بزرگ ہستیاں آتی ہیں۔ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسی عقیدہ کی ترجمانی

حکیم الاُمت ۔شاعر مشرق علاّمہ اقبال قادری سیالکوٹی نے اس شعر میں کی۔

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پھُول بس

صدّیق کے لئے ہے خدُا کا رسول بس!

سادہ لوح مُسلمانوں کے دلوں سے عظمتِ مصطفٰے پر ڈاکہ نہ مارو۔ بلکہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے عقیدہ کو اپناتے ہُوئے صحیح معنٰے میں مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کے پیروکار بن جاؤ۔

صدّیق اکبر کی کوشش سے جو صحابہ کرام مُسلمان ہوُئے

حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات بابرکات وہ ذات ہے۔ جن کی کوشش سے کئی حضرات مسلمان ہوئے جن میں عشرہ مبشرہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے چھ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی کلمہ پڑھ کر نبی اکرم ۔رسول معظم ۔سرّ اعظم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نیازمندی حاصل کی۔ ان صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسماء شریفہ سُنیئے اور اسلام میں عظمتِ صدّیق کا مقام دیکھئے۔ علاّمہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب سیرت حلبیہ کے صفحہ ۴۴۹ جلد اوّل پر اور علاّمہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف الریاض النضرہ کے صفحہ ۷۷ پر ان صحابہ کرام علیہم الرضوان کے یہ نام درج فرمائے ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان ۔حضرت طلحہ بن عبید اللہ ۔حضرت زبیر۔ حضرت سعد ۔حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت ابو سلمہ حضرت ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

حضرت عثمان غنی ۔حضرت طلحہ ۔حضرت زبیر۔حضرت عبد الرحمٰن بن عوف حضرت ابو عبیدہ بن الجراح یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

دوستانِ عزیز! خود سوچیئے کہ سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اسلام کے سلسلہ کتنی عظیم خدمات ہیں۔ جن کو کوئی مسلمان فراموش نہیں کرسکتا۔

حدیث کا مسئلہ حدیث کا مسئلہ ہے کہ جو کسی کو نیکی کی طرف لگائے تو جتنا ثواب نیک کام کرنے والے کو ملتا ہے۔ اُتنا ہی ثواب نیکی کی طرف لگانے والے کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جاتا ہے۔

اب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت زبیر۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف۔ حضرت سعد بن ابی وقاص۔ حضرت ابو سلمہ۔ حضرت ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہم جیسے جلیل المرتبت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ساری زندگی میں جتنی نیکیاں کیں۔ وہ ان سب نیکیوں کی تعداد کے برابر ثواب، حضرت سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نامہ اعمال میں اللہ تعالےٰ نے درج فرمایا ہے۔ تو پھر یہ ہم کیوں نہ جھوم جھوم کر کہیں۔

نبیوں کے بعد ہیں سب سے برتر ۔ مولانا صدیق اکبر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ، رضی اللہ تعالےٰ عنہ،

صدّیق کے مال سے فائدہ سرکار کائنات، علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اسی لئے تو فرمایا ہے۔

مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا — مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا۔
نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ — جتنا ابُوبکر کے مال نے نفع دیا ہے۔

لیکن سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نیاز مندی دیکھئے کہ جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا تو صدّیق اکبر رو پڑے۔ خوشی کا بھی رونا ہوتا۔ میرا عقیدہ تو یہی کہتا ہے کہ وہ خوشی کا رونا تھا۔ رو کر عرض کرتے ہیں۔
یا رسُول اللہ! ھَلْ اَنَا وَ مَالِیْ اِلَّا لَکَ۔ میں اور میرا مال آپ کیلئے ہے۔

اس حدیث شریف کو محدّثین عظام نے اپنی اپنی کتب احادیث میں درج فرمایا ہے۔ مثلاً مشکوٰۃ شریف۔ اشعۃ اللمعات۔ مرقات شریف ترمذی شریف۔ خصائص کبریٰ۔ مستدرک۔ فتح الباری۔ عمدۃ القاری۔ سیرت

حلبیہ۔ عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق۔ ریاض النضرہ۔ صواعق محرقہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۰۔ وغیرہم کتب میں درج فرمایا ہے۔

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

دنیائے اسلام کے عظیم مجدد مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
نہیں دو جہاں سے بھی جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایثار اور قرآنی آیات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب اسلام قبول فرمایا تھا۔ اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار روپیہ تھا۔ وہ سب کا سب آپ نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا کے لئے خرچ کیا اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایثار و قربانی کی تعریف اور مدح خود خداوند کریم نے اپنی کتاب قرآن مجید کے تیسواں پارے کی سورۃ اللیل میں اس طرح فرمائی ہے۔

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۙ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ؕ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ؕ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ؕ

اور رات کی قسم جب چھائے اور دن کی جب چمکے اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے۔ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا۔ تو بہت جلد ہم اُسے دشواری مہیا کر دیں گے۔

احبابِ اہلسنّت! شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے ساتھ ساتھ مستند کتب کے حوالہ جات سے آپ عقائد صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی سُن رہے ہیں کیونکہ آج اس کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ کئی لوگ "یوم صدّیق اکبر" مناتے ہیں۔ مگران کے عقائد صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عقائد کے بالکل خلاف ہیں۔ صرف عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اور اہلسُنّت وجماعت کا لیبل لگانے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔ اگر وہ عقیدت سے یوم صدّیق اکبر مناتے ہیں تو پھر عقائد صدّیق اکبر کو قبول کرتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو نبی غیب دان تسلیم کرلیں۔ حاضر وناظر کا اقرار کریں۔ نیز اس کا پرچار کریں کہ مسلمان کو سب سے زیادہ مصطفےٰ پیارا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کی ہی توحید صحیح ہے۔ نیز اس عقیدہ کا بھی پرچار کریں کہ نبی کا مقام تو بہت اعلےٰ ہے۔ ولی اللہ بھی ماں کے شکم میں ہوتے ہوئے حالات کو جانتا ہے جیسا کہ علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ نے اپنی لاجواب کتاب عمدۃ التحقیق فی بشائر آل الصدیق کے صفحہ ۳۶ مطبوعہ مصر پر واقعہ درج فرمایا ہے۔ سُنیئے اور صدّیق اکبر کی عظمت ورفعت کا مقام دیکھئے۔

صدّیق اکبر کا بچپن میں بت سے مناظرہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے بُت خانہ میں لے گئے اور مجھے کہا۔ هٰذَا اٰلِهَتُكَ یہ تیرا معبود ہے۔ فَاسْجُدْ لَهَا بس اس کو اس کو سجدہ کرو۔ میں بُت کے قریب ہُوا اور اُس کو کہا۔ اِنِّیْ جَائِعٌ فَاطْعِمْنِیْ میں بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا کھلا۔ اس بُت نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے کہا۔ اِنِّیْ عَارٍ فَاكْسُنِیْ میں ننگا ہوں مجھے کپڑے دے۔ پھر بھی مجھے اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے ایک پتھر پکڑا اور کہا میں تجھے اس پتھر سے مارنے لگا ہوں اِنْ كُنْتَ اِلٰهًا فَامْنَعْ عَنْ نَفْسِكَ۔ پھر بھی مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پتھر

اس کے منہ پر دے مارا اور اُس کا منہ ٹوٹ گیا۔ میرا باپ، دوڑتا ہُوا میرے قریب آیا اور کہا مَا هٰذَا یَا بُنَیَّ میرے بیٹے یہ کیا؟ میں نے جواباً کہا جو کچھ آپ نے دیکھا ہے۔ میرا باپ میری امی کے پاس لے گیا۔ اور میری امّی کو سارا واقعہ سنایا۔ اور کہا۔ آپ کی والدہ نے واقعہ سنکر کہا۔ اِس بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ کیونکہ جب یہ پیدا ہُوا تھا۔

فَسَمِعْتُ هَاتِفًا یَقُوْلُ یَا اَمَةَ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِیْقِ، اَلْبُشْرٰی بِالْوَلَدِ الْعَتِیْقِ اِسْمُهٗ فِی السَّمَآءِ الصِّدِّیْقُ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّرَفِیْقٌ۔

تو مجھے غیب سے یہ آواز آئی تھی، اے اللہ کی بندی تجھے بشارت ہو۔ یہ بچہ عتیق ہے۔ اس کا نام آسمانوں میں صدّیق محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صاحب اور رفیق ہے۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
شانِ صدیق اکبر	رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ واقعہ سُنایا۔

نَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ وَصَدَّقَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

جبریل علیہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اُبو بکر صدّیق نے سچ فرمایا ہے۔ اور تین مرتبہ تصدیق کی۔

دوستو! آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصدیق خداوند کریم نے فرمائی۔ پھر سرورِ عالم۔ نورِ مجسم۔ سرّ اعظم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمائی اور اس واقعہ سے سرکار جبریل علیہ السلام

کا بھی تصدیق فرمانا واضح ہے

شب ولادت اعلان خداوندی

علامہ محبّ طبری علیہ الرحمۃ نے ریاض النضرہ کے صفحہ ۱۸۴ پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے مروی ایک روایت درج فرمائی ہے جس رات سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اللہ کریم نے ایک اعلان فرمایا۔ وہ روایت سُنئے اور عظمت صدّیق کا اندازہ فرمائیے۔ بلکہ محبان صدیق کی بلند بختی دیکھئے۔ روایت یہ ہے۔

لَمَّا کَانَ اللَّیْلَۃَ وُلِدَ فِیْھَا وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُدْخِلُکَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ھٰذَا الْمَوْلُوْدُ ۝

جس رات حضرت ابوبکر کی ولادت ہُوئی۔ تو اللہ نے اپنی عزّت اور جلال سے فرمایا جو اس نومولود سے محبت رکھے گا اسکو جنّت میں داخل کرونگا۔

آئیے اب سرکار علی المرتضٰے رضی اللہ تعالٰے عنہ نے بھی سرکار ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کے صدّیق ہونے پر جو ارشاد فرمایا ہے سُناتا ہوں۔ علی شیرِ خُدا کا فرمان سُن کر ان حضرات کو سرکار ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کے صدّیق ہونے کا اقرار کر لینا چاہیے جو اپنے آپ کو شیعان علی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یا اپنے آپ کو علی کا ملنگ کہتے ہیں۔ اگر وہ واقعی اپنے دعوٰے میں سچے ہیں۔ تو ان کا صدّیق اکبر کی صداقت سے منحرف ہونا۔ یا شانِ صدّیق میں نازیبا کلمات استعمال کرنا سراسر کذب و افترا ہے۔ کیونکہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات تو ابوبکر صدّیق فرمائیں۔ اور ملنگ یا شیعہ کہلانے والے یا حبّ کا دعوٰے کرتے والے تبرا بازی کریں۔ علی المرتضٰے مشکل کشا کا ارشاد سُنیئے اور سچے اور صحیح معنے میں علی کے ماننے والوں کے مسلک حق اہلسنّت وجماعت کی حقانیت کے قائل ہو جائیے۔

حضرت علی المُرتضٰے رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

علامہ محبّ طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ صفحہ ۶۸ جلد اوّل پر اور علامہ اسماعیل حقی نے تفسیر روح البیان صہ ۱۲۶

جلد ۵ پر درج فرمایا ہے عمدۃ التحقیق صفحہ ۴۰ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ مستدرک صفحہ ۶۲ جلد ۳ تلخیص المستدرک صفحہ ۶۲ جلد ۳ میں درج ہے

علی المرتضٰے رضی اللہ تعالٰے عنہ کا حلفاً بیان یہ ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْزَلَ اِسْمَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ السَّمَآءِ صِدِّیْقٌ۔

بیشک حضرت علی قسم بخدا کہتے تھے کہ اللہ تعالٰی نے ابوبکر کا نام صدیق آسمانوں سے نازل فرمایا ہے۔

علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ کے صفحہ ۶۸ پر عمدۃ التحقیق صفحہ ۴۰۔ مستدرک نے ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ حضرت ابویحیٰ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں۔

لَا اُحْصِیْ کَمْ سَمِعْتُ عَلِیًّا عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ سَمّٰی اَبَابَکْرٍ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِدِّیْقًا۔

میں نے منبر پر علی المرتضٰے کو لاتعداد مرتبہ یہ کہتے سنا کہ اللہ تعالٰی نے ابوبکر کا نام صدیق اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری فرمایا۔

عالی حضرات! علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں کہ جنہوں نے اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی شان اقدس میں مستقل کتاب لکھی جن کا نام ذخائر العقبیٰ فی مناقب لمودۃ القربٰی ہے۔ اہل بیت اطہار کی شان اقدس میں لاجواب کتاب ہے کوئی شیعہ ایسی کتاب پیش نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ یہ سعادت اللہ تعالٰے نے اہلسنت وجماعت کو عطا فرمائی ہے۔ تو محب طبری علیہ الرحمۃ کی اس روایت میں ان لوگوں کو نصیحت پکڑنی چاہیئے کہ سیدنا علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم تو منبر پر حلفاً کئی مرتبہ صدیق اکبر کی صداقت کا اعلان فرمائیں۔ ان کا محب کہلانے والا تبرا بازی کرے اور لعنتیں بھیجے۔ حالانکہ سرکار صدیق اکبر پر لعنت بھیجنے والے پر ہی لعنت پلٹ کر آجاتی ہے۔ لیکن مقام غور تو یہ ہے کہ جس محب کو علی المرتضٰے کی

قسم پر اعتبار نہیں۔ اُس کو سرکار علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کوئی سروکار نہیں۔ کوئی تعلق نہیں اس کا نعرہ حیدری لگانا۔ یا مولا علی کہنا صرف دھوکہ اور فراڈ ہے۔ اگر صحیح تعلق ہوتا تو آپ کی قسم پر اعتبار کرتے ہوئے بارگاہ صدّیقی کا نیاز مند ہو جاتا کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

اہلِ نظر کی آنکھ کا تارا علی علی!
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی

اگر حضرت علی اس کی آنکھ کے تارے ہیں۔ تو اُن کے ارشاد پر بصدق دل ایمان لائے گا وگرنہ حضرت علی المرتضےٰ اُس کی آنکھ کے تارے نہیں۔ الحمد للہ مولا علی مشکل کشا۔ شیرِ خدا اہلسنّت وجماعت کی آنکھ کے تارے ہیں۔ اہلِ سُنّت کو حضرت علی المرتضےٰ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

یہاں مجھے ایک روایت یاد آگئی سُنیئے اور صدّیق وعلی کی محبت والفت کا اندازہ لگائیے۔ نیز کل قیامت کے روز علی شیر خُدا کی حمایت۔ کن حضرات کو حاصل ہوگی۔ اُس کی نشاندہی کیجئے۔ یہ نشاندہی خود حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے۔ جس کو علامہ عبد الرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس صفحہ ۳۰۶ جلد ۲ مصری۔ ریاض النفرہ صفحہ ۱۸۴ جلد اوّل پر درج فرمائی ہے۔

پُل صراط کی سند

ایک دن حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سرکار علی المرتضےٰ شیر خُدا مشکل کشاء کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت مولا علی شیر خُدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مُسکرانے کی وجہ پُوچھی تو آپ نے فرمایا۔ اے علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ! آپ کو مُبارک ہو۔ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تک علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پُل صراط سے گزرنے کی سند نہ دے گا تب تک وہ پُل صراط سے گزر نہ سکے گا۔ اس پر سرکار علی المرتضےٰ شیر خُدا اسدُ اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ الکریم بھی مُسکرا اُٹھے اور ارشاد فرمایا۔ اے

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین! آپ کو بھی مُبارک ہو۔ جب آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے یہ فرمایا تھا۔ ساتھ ہی یہ حُکم فرمایا تھا۔ کہ اے علی المرتضےٰ! آپ پُل صراط کی سند اس شخص کو ہرگز نہ دینا جس کے دل میں حضرت اُبوبکر صدّیق کی عداوت اور بغض ہو۔ بلکہ سند اس کو دینا۔ جو سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا محبّ اور نیازمند ہو۔

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر جل جلالہٗ

نعرۂ رسالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ صدّیق اکبر زندہ باد

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا فتوےٰ

آئمہ اہلبیت اطہار علیہم الرضوان میں سے چوتھے امام حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو بیمار کربلا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لختِ جگر ہیں اور امام عالی مقام شہزادہ گلگوں قبا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اور علی المرتضےٰ شیر خُدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پڑپوتے ہیں۔ نیز امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ اسی لئے ان کی کنیت اُبوجعفر تھی۔ ایک فتوےٰ سُناتا ہوں۔ جو کہ شیعہ حضرات کی نہایت ہی مستند کتاب کشف الغمہ صفحہ ۱۴۷ جلد ۲ مطبوعہ طہران میں درج ہے جس سے آپ حضرات کے عقائد میں مزید پختگی پیدا ہوگی اور اہلسنّت وجماعت کے حقانیّت روز روشن کی طرح عیاں ہوگی۔ وہ فتوےٰ سُنیئے اور محظوظ ہوں۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ منبر پر جلوہ افروز تھے اور خُطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ کسی نے سوال کیا کہ

چاندی کا دستہ تلوار کو لگانا جائز ہے؟

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا۔

لَا بَأْسَ بِهٖ قَدْ حَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ کوئی حرج نہیں ہے۔ بیشک حضرت

اَلصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَیْفَہٗ۔ ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلوار کو چاندی کا دستہ تھا۔

جب حضرت نے ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی لیا اور نام بھی صدّیق کے لقب کے ساتھ لیا تو اس شخص نے پھر سوال کیا کہ آپ ان کو صدّیق فرماتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔

نَعَمْ اَلصِّدِّیْقُ نَعَمْ اَلصِّدِّیْقُ نَعَمْ اَلصِّدِّیْقُ۔ ہاں وہ صدّیق وہ صدّیق وہ صدّیق صدّیق ہیں۔

غور فرمائیں آپ نے تین مرتبہ اَلصِّدِّیْقُ اَلصِّدِّیْقُ اَلصِّدِّیْقُ فرمایا۔ پھر فرمایا۔

فَمَنْ لَمْ یَقُلْ اَلصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ لَہٗ قَوْلًا فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔ پس جو ان کو صدّیق نہ کہے گا۔ اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں اُس کے قول کی تصدیق نہ فرمائے گا۔

دوستو! اب خود اندازہ فرمائیں کہ اہلِ بیت اطہار علیہم الرضوان کے جلیل المرتبت امام کا فتوےٰ یہ ہے۔ جو آپ کو صدّیق نہیں مانتا اللہ تعالےٰ اس کے قول کی دُنیا اور آخرت میں تصدیق نہیں فرمائے گا۔ کتاب بھی شیعہ حضرات کی ہے۔ ایران کی چھپی ہوئی ہے۔ اس فتوےٰ کی روشنی میں یہ کہنا حق بجانب ہو گا۔ کہ جو حضرات حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو صدّیق نہیں مانتے۔ نہ اُن کی مجلس قبول نہ وعظ۔ نہ عبادت۔ نہ ریاضت۔ نہ نذر نہ نیاز نہ سخاوت قبول ہے۔ اگر مجلس۔ وعظ۔ نذر۔ نیاز کو قبول کرانا چاہتے ہو تو پھر صدّیق اکبر کی صداقت کو ماننا پڑے گا۔ یہ اُس امام کا فتوےٰ ہے جو حضرت علی کا پڑپوتا ہے۔ حضرت حسین کا پوتا ہے۔ حضرت زین العابدین کا صاحبزادہ ہے۔ اب ہم کیوں نہ جھوم جھوم کر پڑھیں۔

اہلِ نظر کی آنکھ کا تارا علی علی
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی

جبریل امین کا صدّیق فرمانا

حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جبریل امین علیہ السّلام نے بھی صدّیق قرار دیا ہے چنانچہ علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ التحقیق صفحہ ۳۹ الریاض النفرہ صفحہ ۶۷ تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۲ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۱۳۵ جلد ۴ تفسیر خازن صفحہ ۱۳۶ جلد ۴ میں درج فرمایا ہے کہ

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے شبِ معراج جبریل علیہ السلام کو فرمایا۔ اِنَّ قَوْمِیْ لَا یُصَدِّقُوْنِیْ کہ میری قوم میری تصدیق نہیں کریگی۔ تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا۔

یُصَدِّقُكَ اَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّیْقُ۔ ابُوبکر آپ کی تصدیق کریں گے اور وُہ صدیق ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا معراج مصطفےٰ کی تصدیق فرمانا

جب سرور کائنات مفخر موجودات معلّم کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات سفر معراج سے واپس تشریف لائے اور آپ نے واقعہ معراج اور اپنے مُبارک سفر کے متعلق فرمایا۔ تو کفار مکّہ نے بہت شور کیا کہ بات تو مانی ہی نہیں جاسکتی۔ کسی کی عقل میں نہیں آتی۔ کیونکہ رات کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر تھا۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ میں آسمانوں کی سیر کرکے آیا ہوں اور آیا بھی راتوں رات۔ کفار مکّہ نے سوچا۔ موقعہ بہت اچھا ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں میں سب سے زیادہ جانثار ابُوبکر ہے۔ اُس کے پاس چلنا چاہیئے اور اس کو یہ بات بتانی چاہیئے۔ اس کو تو وہ بھی تسلیم نہیں کرے گا۔ یہ موقعہ ہاتھ سے خالی نہ جانا

چاہیئے۔ چنانچہ اُمّت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام کے عظیم المرتبت محدثین مفسّرین اور محققین نے اپنی اپنی کتب تفاسیر اور احادیث میں لکھا ہے۔ چند ایک کتب کے حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ تفسیر ابن جریر صفحہ ۵ جلد ۱۵۔ تفسیر روح البیان صفحہ ۱۲۶ جلد ۵ تفسیر ابوالسعود عمدۃ التحقیق صفحہ ۳۹ تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۴ تفسیر نیشاپوری صفحہ ۷ تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۸ جلد ۵ ریاض النضرہ صفحہ ۶۷ جلد اوّل مستدرک صفحہ ۶۲ جلد ۳ تلخیص المستدرک صفحہ ۶۲ جلد ۳ شمائل الرسول صفحہ میں موجود ہے کہ

حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کفّار سے فرمایا کہ اگر میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ فرمایا ہے تو

فَاِنِّیْ اُصَدِّقُہٗ عَلٰی اَبْعَدَ مِنْ ذَالِکَ — میں اس سے بھی بعید بات کی تصدیق کرتا ہوں۔

صدّیق کیوں نہ دیتے شہادت رسول کی
روشن تھی اُن کے دل پہ صداقت رسول کی!

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک دوسری روایت جو علاّمہ محبّ طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ کے صفحہ ۶۸ پر درج فرمائی ہے۔ وہ بھی سُنیئے اور اپنے قلوب کو نور ایمان سے منوّر فرمایئے۔ وہ روایت یہ ہے کہ

آسمانوں پر صداقت کے ڈنکے

رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب میں شبِ معراج آسمانوں پر گیا۔

فَمَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَجَدْتُّ اِسْمِیْ فِیْہِ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَبُوْبَکْرِ اِلصِّدِّیْقُ خَلِیْفَتِیْ۔

تو میں نے اپنے نام کے سوا کچھ بھی نہ دیکھا۔ اُس میں لکھا تھا۔ محمّد اللہ کے رسُول ہیں، اور ابوبکر صدّیق میرے خلیفہ ہیں۔

عالی حضرات! اب آپ خود انصاف فرمائیں کہ جس ابُوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ صدّیق فرمائے اللہ کے محبوب صدّیق فرمائیں۔ علی المرتضےٰ امام الاولیاء صدّیق فرمائیں۔ جبریل امین صدّیق فرمائیں۔ آئمہ اہل بیت صدّیق فرمائیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان صدّیق فرمائیں۔ اُن کی صداقت کا انکار کرنا کتنی بڑی حماقت اور ضلالت ہے۔ حالانکہ ان کے صدّیق نہ ماننے سے شان صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں قطعاً کوئی فرق نہیں آتا۔

فاضل بریلوی امام اہل سُنّت وجماعت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے پہلے ہی فرمایا ہے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا!
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے!
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

دوستانِ عزیز! صرف آسمان پر ہی صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اسم مُبارک نہیں ہے۔ بلکہ شان صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تو اللہ تعالےٰ نے تورات اور انجیل میں بھی بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک کی سورۃ فتح کی یہ آیت بتاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ	محمّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو اُنہیں دیکھے گا رکُوع کرتے سجدے میں گرتے۔ اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔ سجدوں کے نشان سے یہ اُنکی صفت توریت میں ہے اور اُنکی صفت انجیل میں

خُدا وند کریم جل جلالہٗ نے واضح فرمادیا ہے کہ جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہنے والے ہیں۔ اُن کی شان مُبارک تورات اور انجیل میں بھی میں نے بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کی معیت کا کون انکار کرسکتا ہے۔ جو بچپن کا بھی ساتھی ہے۔ جوانی کا بھی ساتھی ہے۔ سفر کا بھی ساتھی۔ حضر کا بھی ساتھی۔ بدر کے ساتھی۔ اُحد کے ساتھی۔ ہجرت کے ساتھی۔ جلوت کے ساتھی۔ آج قبر کے ساتھی ہیں اور قیامت کو حشر کے بھی ساتھی ہیں۔ امام المفسّرین سرکار فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر کے صفحہ ۴۷۸ جلد ۵ پندرھواں پارہ سورہ الکہف کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے جامع کرامات الاولیاء میں اور دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے جمال الاولیاء کے صفحہ ۲۹ وہابیوں کے مولوی نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تکریم المومنین صفحہ ۳۶، ۳۷ پر بیان کیا ہے جس سے سرکار سیدنا خلیفہ اوّل خلیفۂ برحق امیرالمومنین سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے قبر مُبارک کے ساتھی ہونے کا ثبوت عیاں ہے۔ وُہ روایت سُنیئے اور صدّیق اکبر کی عظمت کے ساتھ مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت بھی ذہن نشین کیجئے اور میں وُہی عبارت پیش کرتا ہوں جو تھانوی صاحب نے درج کی ہے۔

قبرانور سے اُدْخُلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ کی آواز!

حضرت اُبوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ (مبارک) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزار مبارک کے دروازہ پر لایا گیا اور ندا دی گئی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یہ اُبوبکر دروازہ پر حاضر ہیں تو دروازہ خود بخود کُھل گیا اور غیب سے قبر شریف کے اندر سے آواز دیتا ہے۔ ایک دوست کو دوست کے یہاں داخل کردو۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

شانِ صدیق اکبر — زندہ باد

مسلک حق اہلسنت وجماعت — زندہ باد

شانِ صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ نے سُنی۔ کہ اللہ کے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اُدْخُلُوْا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ اور قبر مُبارک سے آواز آرہی ہے۔ معلوم ہُوا کہ سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ علاّمہ سُلطان الواعظین ابو النور محمد بشیر صاحب نے خُوب فرمایا ہے۔

یار کے نام پہ مرنے والا! — سب کچھ صدقے کرنے والا!
منزل عشق وصدق کا پیکر — رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔

وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کا کرشمہ آپ نے دیکھا۔

آیئے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ صحابہ کرام اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا عقیدہ تھا۔ کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات انتقال کے بعد قبر میں بھی سُنتے ہیں۔ تب ہی تو اُنہوں نے عرض کیا۔ جس کو تھانوی صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ " ندا دی گئی۔ اَلسَّلام علیک یارسول اللہ۔ یہ اُبوبکر دروازہ پر حاضر ہیں۔ اگر سُننے والا نہ سمجھتے تو۔ کبھی بھی ندا نہ دیتے اور جو نام نہاد مبلّغ نام نہاد۔ بزرگ اسماعیل دہلوی نے یہ بکواس کی ہے کہ میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

معلوم ہُوا کہ اسلام کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے۔ صحابہ تو مزار پُرانوار پر حاضری دے کر ندائیں دیں اور خود بیان فرمائیں کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اُدْخُلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ بتاؤ یہ حیات النبی کی

زندہ دلیل ہے یا کہ مر کر مٹی میں ملنے والا کا عقیدہ رکھنے والے کے عقیدہ کے جنازہ نکلنے کی دلیل ہے۔ میرے اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت۔ دُنیائے اسلام میں صحیح معنےٰ میں قرآن وسُنت کی اشاعت کرنے والے عظیم مبلّغ امام شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھُپ جانے والے

اسی واقعہ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اِس عقیدہ کی بھی وضاحت ہوگئی کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان قصداً ارادۃً سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزار پُرانوار پر حاضری دیتے تھے۔ تب ہی تو سرکار کے روضۂ اقدس پر سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جنازہ مُبارک کو لائے۔ اور یہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وصیت بھی تھی۔ معلوم ہُوا کہ غیر مقلد۔ دیوبندی نجدی۔ مودودی تبلیغی جماعت کے نام نہاد بزرگ ابن تیمیہ کا یہ عقیدہ کے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس۔ قبر اطہر پر قصداً ارادۃً نیّت کر کے جانا حرام بلکہ شرک ہے صریحاً غلط ہے اور اسلام کیخلاف ایک گہری سازش ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے عقائد باطلہ سے محفوظ رکھے اور ان ناعاقبت اندیش اسلام کے دشمن مُفتیوں سے ہمیشہ بچائے رکھے آمین۔

میرے اعلحضرت نے بالکل سچ فرمایا۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونیوالو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے!
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے!
یہ جو تجھ کو بُلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا!
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی!

دوستو! اسی واقعہ سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ اللہ کے پیارے محبوب طالب و مطلوب۔ دانائے غیوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تصرف سے دروازہ کھولدیا۔ جس نبی کے تصرف کا یہ عالم ہے۔ وہ رسول معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے گنہگار اُمتیوں کی قسمتوں کے بھی دروازے کھول سکتے ہیں۔

بس تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
کیونکہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا!

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے قبر کے بھی ساتھی ہیں اور حشر کے بھی۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۰ ترمذی شریف صفحہ ۲۰۸ جلد ۲۔ عمدۃ التحقیق صفحہ ۷۰ مستدرک صفحہ ۶۸ جلد ۳۔ میں حدیث شریف درج ہے کہ

حشر کے ساتھی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ میں حدیث شریف درج ہے کہ

رسول پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام حضرت اُبوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک دن مسجد میں تشریف لائے اس حالت میں اُن میں سے ایک اُن کے دائیں طرف تھے اور دوسرے بائیں طرف تھے اور آپ نے ان کے ہاتھ اپنے مُبارک ہاتھوں میں پکڑے ہُوئے تھے۔ تو آپ نے اُس کیفیت میں ارشاد فرمایا۔

هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — اسی طرح ہم قیامت کے دن اُٹھیں گے

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

فاضل بریلوی قدس سرہ القوی نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے۔

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جُھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے!

دوستو! سرکار اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۳۷ سال کی عمر میں سرور عالم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھا۔ اور اسلام میں داخل ہُوئے۔ آپ کا نام عبد الکعبہ تھا۔ آپ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ایک ایسی مقتدر شخصیّت ہیں۔ جنہوں نے دورِ جاہلیّت میں بھی کبھی بُت کو سجدہ نہیں کیا۔ اور شراب تک نہیں پی۔ اسلام قبول فرمانے کے بعد آپ کا نام نامی اسمِ گرامی پیارے مُصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم نے عبداللہ رکھا تھا۔ آپ کی کنیّت اُبوبکر ہے۔ نام مُبارک عبداللہ ہے اور لقب صدّیق ہے۔ آپ کا ایک لقب عتیق ہے۔ جو کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔

عتیق من النّار کا لقب

حدیث شریف میں آتا ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ سرکار اُبوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہُوئے۔ تو آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ارشاد فرمایا۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ	جو شخص دوزخ سے آزاد آدمی کی طرف دیکھنا چاہتا ہے پس وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔

ترمذی شریف صفحہ ۲۰۸ ج ۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۶ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۸ الریاض النضرہ صفحہ ۶۶ جلد اوّل۔ اشعۃ اللمعات، مستدرک میں

حدیث شریف درج ہے کہ سرورِ کون ومکان۔ سیاح لامکاں۔ سیّدِ مرسلاں شفیع مجرماں علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے سرکار حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا۔ اے اُبوبکر!

اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔

اُس دن سے آپ کا لقب عتیق بھی مشہور ہو گیا۔

حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ہی صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ایسے صحابی تھے کہ جن کے والدین بھی صحابی۔ جن کی اولاد بھی صحابی۔ جن کے پوتے اور نواسے بھی شرف صحابیت سے مشرف تھے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیہ شریفہ سرکار سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان اقدس میں نازل فرمائی ہے۔

اِذَا بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ۙ قَالَ	جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس
رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ	کا ہوا عرض کی اے میرے رب میرے
نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ	دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر
عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ	کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ
صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ	پر کی۔ اور میں وہ کام کروں جو تجھے
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ (پ ۲۶ ع ۲)	پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ

سرکار ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اڑتیس سال کی عمر میں سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کی ذات اقدس پر ایمان لائے۔ جب اُن کی عمر شریفہ چالیس برس کی ہُوئی تو آپ نے رب کریم جلّ جلالہٗ کی بارگاہ میں یہ دُعا کی۔ جب آپ کے والد ابو قحافہ عثمان اور والدہ ام الخیر سلمیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ دُعا اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ کہ میں وُہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ مستجاب ہُوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام اُمّت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مُبتلا تھے اُن کو آپ نے آزاد کیا۔ اُنہیں میں سے حضرت بلال رضی

اللہ تعالےٰ عنہ بھی ہیں۔آپ کی یہ دُعا۔ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ۔بھی مستجاب ہُوئی۔

چار پشتوں تک صحابیت کا شرف

تفسیر خازن صفحہ ۱۶۰ جلد ۶ تفسیر معالم التنزیل۔تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تمام اولاد میں صلاح رکھی ہے آپ کی تمام اولاد مومن ہے آپکے والد ماجد کا اسم شریف حضرت عثمان تھا اور اُن کی کنیّت ابو قحافہ تھی۔آپ نے حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد یوم فتح کر اسلام قبول فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال فرمایا۔آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھا۔اور ان کی کُنیّت ام الخیر تھی۔

سیّدہ طیبّہ طاہرہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بُلند و بالا ہے۔کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالےٰ نے فضیلت دی ہے حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے والدین کریمین بھی مسلمان ہیں۔آپ کے صاحبزادے محمدؐ۔عبداللہ۔عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اسماء رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہما یہ سب مومن اور سب شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی ایک کو بھی یہ فضیلت حاصل نہیں ہوئی جس کے والدین خود۔صاحبزادے اور صاحبزادیاں اور پوتے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی ہوں۔چار پشتوں تک شرف صحابیت حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہی حاصل ہے۔

نبیوں کے بعد ہیں سب سے برتر — مولانا صدّیق اکبر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ — رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عالی حضرات! حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان اقدس بیان

کرتے کرتے کئی راتیں گذر جائیں گی۔ مگر میرے آقا کے پیارے یار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان مُبارک ختم نہیں ہو گی۔ اب کافی وقت گزر چکا ہے۔ آخر میں ایک روایت پیش کرتا ہوں جس سے حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے محبّت رکھنے والے اور یوم صدّیق اکبر مناتے اُس میں حصّہ ڈالنے اور اس پیاری محفل میں شریک ہونے والوں کے لئے مژدہ جانفزا ہے۔ وُہ روایت سُنیئے اور پھر جب یوم صدّیق اکبر آپ منائیں گے۔ تو کیفیّت کچھ اور ہو گی۔ ایسی پیارے محافل میں باوضو۔ نیک ارادے اور خلوُص لیکر حاضری دینی چاہیئے۔ وہ روایت علاّمہ محبّ طبری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب الریاض النضرہ کے صفحہ ۱۴۶ پر درج فرمائی ہے۔ یاد رکھیئے کہ یہ وہ مستند کتاب ہے جس کو مخالفین کے بُہت بڑے عالم نواب صدّیق حسن بھوپالوی نے اپنی کتاب تکریم المومنین کے صفحہ ۵۸ پر مُستند قرار دیا ہے اور اس کتاب کے حوالہ جات کو بطورِ سند پیش کیا ہے۔ روایت سُنیئے اور اپنے دلوں کو عشق صدیق سے معمور فرمائیے۔

محبّان صدّیق اکبر کیلئے بشارت

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج جبریل علیہ السّلام نے مجھے عرض کی۔ کہ قیامت کے دن حضرت ابُوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ فرمایا جائے گا۔

يَا اَبَابَكْرٍ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ	اے ابوبکر جنّت میں داخل ہو جاؤ۔
فَيَقُوْلُ مَا اَدْخُلُ حَتّٰى يَدْخُلَ	تو کہیں گے مَیں داخل نہیں ہُوں گا۔
مَعِيَ مَنْ كَانَ يُحِبُّنِيْ فِي	جب تک میرے ساتھ دنیا میں محبّت
الدُّنْيَا۔	کرنے والے داخل نہ ہُوں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

شانِ صدّیق اکبر   زندہ باد

اب آپ خود ہی اپنی قسمت پر ناز فرمائیں کہ الحمد للہ ہم حضرت اُبوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے محبوّں میں سے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یوم صدّیق اکبر مناتے ہیں اور ہمارے عقائد حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عقائد کے مُطابق ہیں۔ جمادی الآخر کے ماہ مقدس کے جمعۃ المُبارک کے خطبات میں سرکار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ شان اقدس مُفصّل طور بیان کی گئی ہے۔ ان کی شان میں قرآن پاک کی جتنی آیات طیبّات نازل ہُوئی ہیں۔ وُہ بھی بیان کی ہے۔ اس کتاب کا مُطالعہ فرمائیں۔

اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمینَ۔

یومِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الْقَدِیْمِ الْاَحَدِ وَالْوَاحِدِ الَّذِیْ
لِعَظْمَتِہٖ خَضَعَ الرَّاكِعُ وَذَلَّ السَّاجِدُ وَاُصَلِّیْ
وَاُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ وَمَحْبُوْبِہٖ وَنُوْرِہٖ
وَخَیْرِ خَلْقِہٖ وَمَظْهَرِ ذَاتِہٖ مُحَمَّدٍ بَیْتِ الْقَصَائِدِ
وَعَلٰی صَاحِبِہٖ اَبِیْ بَكْرِنِ التَّقِیِّ النَّقِیِّ الزَّاهِدِ وَعَلٰی
عُمَرَ الْعَادِلِ فَلَا یُرَاقِبُ الْوَلَدُ وَالْوَالِدَ وَعَلٰی
عُثْمَانَ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا بِكَفِّ الْحَاسِدِ الْعَانِدِ وَعَلٰی
عَلِیِّ الْبَحْرِ الْخِضَمِّ وَالْبَطَلِ الْمُجَاهِدِ وَعَلٰی سَائِرِ
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْاَقَارِبِ مِنْهُمْ وَالْاَبَاعِدِ ؕ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ بِلِسَانِ
النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الْقَسِیْمِ الْجَسِیْمِ النَّعِیْمِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ
الْعَلِیْمِ الْفَهِیْمِ الْعَظِیْمِ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ٥

ترجمہ:۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے۔ اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے (پ۱۰ ع ۴)

عالی حضرات! اللہ تبارک و تعالےٰ جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہ کی حمد وثناء اور سید الرسل۔ مختار کل۔ علیم کل۔ خبیر کل مولائے کل۔ وارثِ کل۔ شہیدِ کل۔ معلّمِ کلُّ۔ سلطانِ کل۔ احمد مجتبٰے۔ رازدار رب العلا۔ شب اسرائے کے دولہا۔ کل کائنات کے ملجا و ماوٰی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ و بارک وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ہدیۃً تحفتہً صلوٰۃ والسلام درود شریف پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ

آج کی یہ نورانی۔ روحانی۔ ایقانی۔ بلکہ عرفانی محفل خلیفۂ دوم خلیفہ برحق۔ غیظ المنافقین۔ امیر المومنین مراد پیغمبر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے فضائل وکمالات سننے اور سنانے کے لئے منعقد کی گئی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین! یہ سعادت اہلسنّت وجماعت کو ہی حاصل ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور اکابر کے دن مناتے ہیں۔ کبھی یومِ صدیق اکبر منایا جا رہا ہے۔ کبھی یوم فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہیں یوم عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کبھی یوم حیدر کرار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کبھی یومِ شہادت حسین رضی اللہ عنہ کبھی یومِ غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کبھی یوم مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کبھی یوم رضا علیہ الرحمۃ۔ کبھی عرس مبارک کی محافل۔ کبھی میلاد مصطفٰے بہرحال اہلسنّت وجماعت کے شب وروز اکابر کے کمالات۔ فضائل اور محامد بیان کرنے میں ہی گزرتے ہیں۔

عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

علاّمہ قسطلانی شارح بخاری اور علاّمہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث بیان کی ہے جو کہ میں بھی آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ سُنیئے اور اس نعمت پر جتنا شکر بھی ادا کریں کم ہے۔ حدیث شریف یہ ہے

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ — جس سے محبت ہوتی ہے اس کا اکثر ذکر ہوتا ہے

یہ تو دنیاوی زندگی میں اس کے شب و روز گزرنے کی بات ہے۔ اب آخرت کے متعلق بھی حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان مُبارک صحیح بخاری شریف صفحہ جلد ۲ فتح الباری شریف صفحہ جلد عمدۃ القاری صفحہ جلد بہجۃ النفوس۔ فیض الباری۔ تیسیر الباری۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ اشعتہ اللمعات فارسی صفحہ جلد جامع صغیر صفحہ طبرانی شریف ۲۸ ۵۸ ، ۹۱ جلد اوّل طبرانی شریف صفحہ ۲۴ ، ۱۵۰ جلد ۲ میں درج ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ — جس کیساتھ محبّت ہوگی اسکے ساتھ ہوگا۔

صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۸۱ جلد ۲ مطبوعہ مصر میں بھی روایت ہے کہ ایک صحابی بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہوکر عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَتَی السَّاعَۃُ قیامت کب ہے۔ تو سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیار کیا ہے تو اس نے عرض کیا کچھ تیار نہیں کیا مگر اِنِّیْ اُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس پر سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ صحابی حضرت انس نے سن کر عرض کیا۔ فَاَنَا اُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَ اَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِھِمْ۔

دوستانِ عزیز! صحابی نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی محبّت کا ذکر بھی کیا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اولیاء اللہ سے محبت رکھنا بھی قیامت کو نفع بخش ہے۔ ان کی محبّت بھی قیامت کو کام آئے گی۔

علاّمہ شبلنجی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب نور الابصار فی مناقب آلِ بیت النّبی المختار کے صفحہ ۸ مطبوعہ مصر پر روائیت درج فرمائی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِفْتَرَضَ عَلَیْکُمْ حُبَّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍ کَمَا اِفْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالزَّکٰوۃَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ۔	بیشک اللہ تعالیٰ عزّوجل نے تم پر ابُوبکر، عُمر، عثمان اور علی سے محبّت کرنا اِسی طرح لازم قرار دے دیا ہے۔ جیسے تم پر نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہے۔

اِس کے بعد ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحِدًا مِنْھُمْ لَمْ یَقْبَلُ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً وَّلَا زَکٰوۃً وَّلَا صَوْمًا وَّلَا حَجًّا۔	پس جو اِن میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اُسکی نماز زکوٰۃ، روزہ اور حج کو قبُول نہیں فرمائے گا۔

نعرۂ تکبیر ———— اَللّٰہُ اَکْبَرُ

نعرۂ رسالت ———— یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلّم

مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت ———— زندہ باد

الحمد للہ رب العالمین ! ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ اور سرکار صدیق اکبر۔ سرکار فاروق اعظم سرکار عثمان ذوالنورین سرکار مولا علی شیر خُدا رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی محبت رکھتے ہیں بلکہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ بھی بڑا واضح ہے کہ جس چیز کی نسبت سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہے ہمارے دلوں میں ان کی عقیدت ومحبت ہے۔ مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اِسی لئے کہا ہے۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں!

حضرات! آج یوم فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہے اور جو آیہ شریفہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی اللہ تعالےٰ نے یہ آیہ کریمہ سرکار فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شانِ اقدس میں نازل فرمائی ہے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر صفحہ جلد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تفسیر درمنشور صفحہ ۲۰۰ جلد ۳ مطبوعہ بیروت علامہ خازن نے تفسیر خازن صفحہ جلد علامہ نیشاپوری نے تفسیر غرائب القرآن صفحہ جلد علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان صفحہ ۳۶۸ جلد ۳ علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۰ جلد ۴ ۔ علامہ قرطبی نے تفسیر قرطبی صفحہ ۴۲ جلد ۸ تفسیر حسینی صفحہ ۲۴۴ امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۲ مدارج النبوۃ فارسی صفحہ جلد ۲ مواہب اللدنیہ شریف صفحہ جلد اوّل ۔ زرقانی شریف صفحہ ۲۷۳ جلد اوّل میں ہے کہ جب سرکار عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کفر کو خیرباد کہا اور درِ مصطفےٰ پر حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے حبیب لبیب ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

کی بارگاہ میں جبریل امین کو بھیجا اور فرمایا۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر
نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ
شان فاروق اعظم — زندہ باد

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام پر آسمانوں پر خوشیاں

مستدرک صفحہ ۸۴ جلد ۳ مواہب اللدنیہ صفحہ ۵۱ جلد ۱ زرقانی شریف صفحہ ۲۷۷ جلد ۱ ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۱ مدارج النبوۃ صفحہ ۶۱۸ جلد ۲ ریاض النفرہ صفحہ ۲۵۸ جلد اول۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۲ صواعق محرقہ صفحہ ۹۴ طبقات ابن سعد صفحہ ۲۶۹ جلد ۳ عیون الاثر صفحہ ۱۲۶ جلد اوّل۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسلام قبول فرمایا تو جبریل امین بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ

لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَھْلُ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ۔

بے شک آسمان والوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر خوشی منائی۔

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی تفاسیر میں یہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مومنین کا لقب سب سے پہلے اس آیۃ شریفہ

میں بیان فرمایا ہے حالانکہ اس سے قبل بھی صحابہ کرام نے اسلام قبول فرمایا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے جب اسلام کو قبول فرمایا اُس وقت ۳۹ صحابہ غلامیٔ مصطفےٰ میں آچکے تھے۔ حضرت نے چالیس کا عدد پُورا فرمایا۔ دوسرے صحابہ سرور کون و مکان کے مُرید ہیں۔ مگر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شرف حاصل ہے۔ کہ آپ مراد پیمبر ہیں۔ مشکوٰۃ شریف ۵۵۷۔ ابن ماجہ۔ اشعۃ اللمعات۔ ترمذی شریف ۲۰۹ جلد دوم تحفۃ الاحوذی زرقانی شریف صفحہ ۲۷۲ جلد نمبر ۱ مستدرک ۸۳ جلد ریاض النضرہ ۲۵۶۔ ۲۵۷ جلد اوّل تاریخ الخلفاء صفحہ۔ مظاہر حق صفحہ ۱۱۸ جلد ۴ طبقات ابن سعد صفحہ ۲۶۸ جلد ۳ تحریم المومنین صفحہ ۴۸ میں ہے۔

مرادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کہ سرور عالم۔ نورِ مجسم۔ شفیع معظم سیّد اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں ایک دن عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ۔

اے اللہ! عمر بن خطاب اور ابوجہل بن ہشام کی وجہ سے اسلام کو عزت دے۔

دوستو اور عزیزو! اس حدیث شریف سے یہ بھی واضح ہُوا کہ سرورِ کائنات۔ مفخر موجودات باعثِ تخلیق کائنات۔ معلم کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے غلاموں پر یہ مسئلہ بھی واضح بیان فرما دیا کہ وسیلہ سے اسلام کو عظمت وشان وشوکت ملی ہے۔ وُہ حضرات جو وسیلہ کے قائل نہیں اور وسیلہ کو ماننے والوں پر فتویٰ بازی کرتے ہیں۔ اس حدیث شریف پر اور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ خداوندی میں جو دُعا میں الفاظ فرمائے پر

غور وخوض کریں۔ تو مسلکِ حق اہلِ سُنّت وجماعت کی صداقت اور حقانیت کو قبول فرما کر چومنے میں اسلام کی تبلیغ و تشہیر فرمائیں۔
اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔	اے اللہ عمر بن خطاب کی وجہ سے اسلام کی عزت دے۔

لہٰذا جو مسلمان ہے۔ وہ اس حیثیت کو تسلیم کرے گا کہ میرے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُعا مستجاب ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے وسیلہ سے اسلام کو عزت ملی۔

اولیاء اللہ کے وسیلہ سے فتح و نصُرت

صحیح بخاری صفحہ ۱۷۷ جلد ۲ فتح الباری صفحہ جلد عمدۃ القاری صفحہ جلد صحیح مسلم شریف میں مشکوٰۃ شریف صفحہ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ جلد ۴ مرقات شریف ۔ مظاہرِ حق سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مُبارک ہے کہ

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَھُمْ۔	ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور پھر آپس میں بیٹھ کر لوگ پوچھیں گے کہ تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا صحابی ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں ہے۔ پس ان لوگوں کی برکت سے فتح و نصرت ہو گی۔

ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ	پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک

فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ٥ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کوئی صحابی رسول کو دیکھنے والا (تابعی) ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں ہے، پس ان کی برکت سے فتح و نصرت ہوگی پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کریگی اور آپس میں دریافت کرے گی کہ کیا تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو یعنی تابعی ہے۔ لوگ کہیں گے ہاں۔ پس ان کی برکت سے فتح و نصرت حاصل ہوگی۔

دوستانِ عزیز! آپ نے رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سُنا۔ اب بھی جو کوئی بزرگانِ دین کے وسیلہ کا مُنکر ہو۔ اور یہ کہے کہ بزرگوں کے وجود مُبارک سے کوئی نفع اور فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس کے متعلق یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہ علم دین سے ناواقف ہے۔ عالم کہلاتے ہوئے بھی۔ اہلحدیث کہلاتے ہوئے بھی حدیث کی کتابوں سے بے بہرہ ہے۔ ایسے ہی حضرات کے لئے کسی نے کہا ہے۔

پڑھا عِلم دیں دینداری نہ آئی!
بخارا آیا ان کو بخاری نہ آئی!

ہاں تو سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق عرض کر رہا تھا۔ روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کو قبول کیا تو بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ مریں یا

جنتیں ؟ فرمایا ہاں مجھے اس کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے۔

عمرؓ: تم حق پر ہو۔ جیو یا مرو۔

عرض کیا! آقا! پھر یہ اخفاء کیوں ؟ ہم اپنے دین کو کیوں چھپائیں جب کہ ہم حق پر ہیں۔ اور وہ باطل پر ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہم تھوڑے ہیں اور تم نے دیکھا کہ ہم نے جو اذیتیں برداشت کیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس پر عرض کیا۔

وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لا یَبْقَیٰ مَجْلِسٌ جَلَسْتُ فِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلاَّ جَلَسْتُ فِیْہِ بِالْاِیْمَانِ۔

پھر منظر تھا کہ سرکار دو عالم۔ رحمت عالم نورُ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درمیان میں تھے اور ایک طرف سرکار فاروق اعظم تھے اور دوسری طرف حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جب مسجد میں داخل ہوئے تو قریش مکہ تھے جب ان کو اس طرح سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی غلامی میں دیکھا تو مشرکینِ مکہ کو بہت زیادہ صدمہ ہُوا۔ کہ ایسا صدمہ کبھی بھی نہ ہُوا تھا۔

دوستو! ایک وقت وہ تھا کہ جب سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابو جہل عتبہ شیبہ کے جھُرمٹ میں بیٹھ کر اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کرنے کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کے خلاف باتیں کرتے تھے اور آج وُہی ہیں جو سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہو کر اپنے آقا علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت ورفعت کے ڈنکے بجاتے ہیں اور اپنے آپ کو عبد المصطفےٰ کہتے ہیں۔ اب ان

کے دل کی آرزو یہ ہے۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے!

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا اسلام لانے کا واقعہ بھی عجیب ہے

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

کا کرشمہ ہے ادھر پیارے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے دُعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ الْاسلام بعمر بن الخطاب۔ ادھر کفار مکہ میٹنگ کر رہے تھے کہ محمد کو کون قتل کرے گا، ابو جہل نے اعلان کیا جو محمد کو قتل کرے گا اس کا ضامن میں ہوں اور اس کو ایک سو اُونٹ دوں گا۔ حضرت عمر جلال میں بولے کہ میں محمد کا سر لے کر آؤں گا۔ اُٹھے۔ زہر آلود تلوار لی۔ اور بڑے کروفر سے اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے چل پڑے۔ اس وقت امام الانبیاءؑ محبوبِ خُدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں کے ساتھ منزلِ حمزہ میں تھے، جو کوہِ صفا کے پہلو میں تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ صفا کی طرف چلے تو راستہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے۔

حضرت عمر کا کرّوفر دیکھ کر پوچھا۔

کس طرف کے ہیں ارادے اے عمر
بولا لاؤں گا محمد کا میں سر

حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔

اگر تم نے محمدؐ کو قتل کیا تو تم کو بنو ہاشم اور بنو زہرہ میں امن نہیں ملیگا حضرت عمر نے اُس وقت فرمایا۔

مُجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی محمد کی طرف ہو گیا ہے۔ اب میں تجھی سے شروع کروں گا۔ اوّل تجھی کو قتل کروں گا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے فرمایا۔

اے عمرؓ میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں اور کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه و اشهد ان محمدًا رسول اللّٰه عمر نے تلوار کھینچی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بھی تلوار میان سے نکالی ابھی ایک دوسرے پر وار کرتے ہی والے تھے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے عمر! تم اپنی ہمشیرہ فاطمہ بنت الخطاب اور بہنوئی سعید بن زید کی خبر لو وہ بھی سرورِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے دونوں مُسلمان ہو چکے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب یہ سُنا۔ غیظ و غضب میں آ گئے۔ تھر تھر کانپنے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چھوڑا اور اپنی ہمشیرہ کے مکان پر آئے۔ وہاں حضرت جناب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔ حضرت جناب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاؤں کی آہٹ سُنی تو چھُپ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ اور اپنے بہنوئی سے پوُچھا۔

مَا هٰذِهِ الهینمۃُ الَّتِی سَمِعْتُهَا عِنْدَ کُمْ

تو اُنہوں نے کہا۔ ہم سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بڑے سخت لہجہ میں کہا کہ تم دونوں

نے اپنے دین کو چھوڑ دیا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بہنوئی نے کہا۔ اِن کان الحق فی غیر دینک۔

اس پر سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت غصہ آیا اور اپنے بہنوئی کو زور سے دھکا دیا اور زمین پر گرا لیا اور ان کی چھاتی پر بیٹھ گئے۔آپ کی بہن فاطمہ نے جب یہ کیفیت دیکھی اور غصہ سے حضرت عمر کو علیحدہ کیا تو حضرت عمر نے اُن کو طمانچہ مارا۔ جس سے چہرہ سے خُون بہہ گیا۔تو بہن نے فرمایا اے عمر!

اِنْ کَانَ الْحَقُّ فِیْ غَیْرِ دِیْنِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

سرکار عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ سُنا تو پشیمان ہوکر فرمایا

اَعْطُوْنِیْ هٰذَا الْکِتٰبَ الَّذِیْ عِنْدَکُمْ فَاَقْرَءُهٗ۔ — وُہ کتاب مجھے دو جو تم پڑھتے تھے تاکہ میں اسکو پڑھوں۔

آپ کی بہن نے فرمایا۔

اِنَّكَ رِجْسٌ وَلَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ — تم پلید ہو۔اُسکو سوائے پاکیزگی اور طہارت کے کوئی پکڑ نہیں سکتا۔اُٹھو غسل کرو یا وضو کرو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اُٹھے اور وضو کیا۔پھر قرآن پاک کو پکڑا اور پڑھنا شروع کیا۔

طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤی اِلَّا تَذْکِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی۔

پڑھتے پڑھتے جب اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکرِی تک پہنچے تو آپ نے فرمایا۔

دَلُّوْنِیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ — مجھے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے چلو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے یہ الفاظ سن کر حضرت خباب انصاری صحابی جو آپ کی ہمشیرہ اور بہنوئی کو تعلیم دینے کے لئے تشریف لائے جلدی سے خوشی سے باہر نکل آئے اور فرمایا۔

اَبْشِرْ یَا عُمَرُ فَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ دَعْوَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْخَمِیْسِ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِعُمَرَ وَ بْنِ ھِشَامٍ۔

اے عمر! بشارت ہو کہ رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ دعا جمعرات کو مانگی تھی۔ کہ اے اللہ عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کی وجہ سے اسلام کو عزت دے۔ مجھے امید ہے کہ وہ دعا قبول ہو گئی ہے۔

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر

نعرۂ رسالت ——— یا رسول اللہ

شان فاروق اعظم ——— زندہ باد

میرے اعلٰحضرت۔ عظیم البرکت، امام اہل سنت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی دعا مبارک کے متعلق کیسے عجیب انداز میں فرمایا ہے۔

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دعائے محمّد!
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا!
بڑھی ناز سے جب دعائے محمّد!

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمدؐ!

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور ان کے ساتھ حضرت عمر کے بہنوئی حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے بارگاہ نبوی میں چل دیئے۔

دروازہ پر حضرت امیر حمزہ۔ حضرت طلحہ اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کھڑے تھے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر کو دیکھا تو دہشت سی طاری ہوگی اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے اسلام کی ہدایت فرمائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات چاہی ہے تو عمر کو قتل کرنا ہم پر مشکل نہیں ہے۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک سرکار عمر کی آمد کی خبر پہنچی تو آپ باہر تشریف لائے آپ نے عمر کی آستین کو پکڑ کر فرمایا۔ اے عمر! باز نہیں آتا۔ پھر آپ نے دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الدِّيْنَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ	اے اللہ عمر بن خطاب کو ہدایت دے اللہ عمر بن خطاب کے وجود سے اسلام کو عزت دے۔

تو اُسی وقت سرکار عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔	اور اسلام کو قبول فرما لیا۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر	جَلَّ جلالہٗ
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم

یہ واقعہ تاریخ الخلفاء کے صفحہ ۷۹ الریاض النضرہ صفحہ ۲۴۸ تا ۲۵۰

نزہۃ المجالس صفحہ تکریم المومنین صفحہ ۴۶ ۔ دلائل النبوۃ میں محدث بیہقی ازالۃ الخلفاء صہ ۴۲-۴۳ جلد ۲ خصائص کبرےٰ صفحہ ۱۳۱ ۱۳۲ جلد اول ۔ مواہب اللدنیہ نے نقل فرمایا ہے۔

عالی حضرات! صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیکھا کہ جو بات میرے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک سے نکلی ہوکے رہی کسی شاعر نے اسی لئے تو کہا ہے۔

فقط اشارے سے سب کی نجات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو شب کو کہ دن ہے تو دن نکل آیا!
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

بچھڑے کی پکار

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اور علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے فتح الباری صفحہ جلد علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی نے زرقانی شریف صفحہ ۲۷۶ جلد اوّل ازالۃ الخلفاء صفحہ ۴۲ جلد ۲ میں یہ واقعہ درج کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے تلوار لیکر نکلا تھا تو راستہ میں ایک بچھڑا دیکھا جس کو لوگ ذبح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے میں بھی وہاں اُسکو دیکھنے کیلئے کھڑا ہوگیا ۔ دیکھتا کیا ہوں کہ کوئی پکارنے والا بچھڑے کے پیٹ میں سے پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے

یَا اٰلَ ذَرِیْحٍ اَمْرٌ نَجِیْحٌ	اے آلِ ذریح ایک کامیاب امر ہے
رَجُلٌ یَصِیْحُ بِلِسَانٍ فَصِیْحٍ	کہ ایک مرد فصیح زبان سے لوگوں کو
یَدْعُوْ اِلٰی شَہَادَۃِ اَنْ لَا	شہادت ان لا الٰہ الا اللہ واَنّ

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ محمد رسول اللہ کی دعوت دے رہا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سُنتے ہی میرے دل میں فوراً یہ خیال آیا کہ یہ دعوت مجھے دی جا رہی ہے اس آواز کا مخاطب میں ہی ہوں۔

فارقِ حق و باطل

شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ نے ازالۃ الخلفاء ص۲۳ جلد ۲ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ

بسبب دخولِ او در اسلام مسلمانان عزیز شدند و اعلانِ اسلام نمودند۔

آپ کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کو فی الحقیقت تقویت حاصل ہوئی اور اُنہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں امام سیوطی نے خصائص کبرےٰ صفحہ ۱۳۴ جلد ۱ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان درج فرمایا ہے کہ

مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ۔

جب سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول فرمایا ہے۔ ہم لوگ تقویت پاتے رہے۔

ابوسفیان کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا باطل شکن جواب!

شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی تصنیف لطیف ازالۃ الخلفاء صفحہ ۴۵ جلد ۲ میں لکھا ہے کہ

جب ابُوسفیان اُحد سے واپس ہونے لگا تو اس نے پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پُکار کر کہا کہ جنگ ڈول کی مانند ہوتی ہے۔ ایک وقت کسی کے

ہاتھ میں اور ایک وقت کسی کے ہاتھ میں ۔ آج ہم نے تم سے جنگ بدر کا بدلہ لیا ہے ۔ اے ہُبل عالی ہو۔

اس پر امام الانبیاء ۔ شہنشاہِ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار عمرِ فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا ۔ اُسکو جواب دو۔ تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔

اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ قَتْلَا فِی الْجَنَّۃِ وَ قَتْلَاکُمْ فِی النَّارِ ۔ ہمارے تمہارے درمیان برابری ہرگز نہیں ہو سکتی ہمارے شہید جنّت میں جاتے ہیں اور تمہارے مقتول دوزخ میں۔

عارفِ رومی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

جنگِ کافر فتنۂ و غارت گری !
جنگِ مومن سُنّتِ پیغمبری !

جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ جواب دیا تو ابو سفیان نے کہا اے عمر ذرا یہاں تو آؤ ۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا جاؤ ۔ سنو ۔ وہ کیا کہتا ہے ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب اس کے پاس گئے تو اُس نے کہا۔

یَا عُمَرُ اَقَتَلْنَا مُحَمَّدًا ۔ اے عمر ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا ہے۔

تو فاروق اعظم نے فرمایا۔

لَا وَ اَنَّہٗ یَسْمَعُ کَلَامَکَ ۔ نہیں حضور تو تیرا کلام سُن رہے ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخلفار صفحہ ۴۴۔ علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرۃ صفحہ ۲۵۷ جلد اوّل امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۳ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اسد الغابہ میں درج فرمایا ہے۔ سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اسلام فتح ہے آپ کا ہجرت فرمانا مدد ہے اور آپ کی خلافت رحمت ہے۔

لقبِ فاروق | طبقات ابن سعد صفحہ جلد الریاض النضرہ ۲۴۶ تاریخ الخلفاء ۸۳ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صفحہ ۹ میں درج ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب اسلام لائے۔ تو اُسی وقت سے دین کی عزّت اور اسلام کا ظہور اور غلبہ شروع ہوگیا۔ علی الاعلان حرم شریف میں مسلمان نمازیں پڑھنے لگے۔ اعلانیہ طور پر اسلام کی دعوت اور تبلیغ شروع ہوگئی۔ اسی روز سے حق و باطل کا فرق واضح ہوگیا اور رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا لقب فاروق رکھا۔ میرے اعلیحضرت عظیم البرکت۔ امام اہلسنت۔ مجدد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ بارگاہ فاروقی میں ہدیہ سلام پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اُس خُدا داد حضرت پہ لاکھوں سلام!
فارقِ حق و باطل امام الھُدیٰ!
تیغ مسلول شدّت پہ لاکھوں سلام!

محدّث امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب جامع ترمذی کے صفحہ ۲۰۹ جلد ۲ پر حدیث اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ درج کرکے لکھا ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فَاَصْبَحَ فَخَذًا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاھِرًا۔

پس صبح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسلام قبول کیا پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ نماز پڑھی۔

قیامت کے دن حق حضرت عمر سے معانقہ اور مصافحہ کریگا

علاّمہ حاکم علیہ الرحمۃ نے مستدرک صفحہ ۸۴ جلد ۳ مطبوعہ بیروت میں روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم سے سُنا۔

اَوَّلُ مَنْ یُعَانِقُہُ الْحَقُّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عُمَرُ وَ اَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُہُ الْحَقُّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عُمَرُ۔

حق قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت عمر سے معانقہ کرے گا اور مصافحہ کرے گا۔

عمر کی رضا رب کی رضا ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات کی مقتدر شخصیت نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنی کتاب تکریم المومنین کے صفحہ ۵۶ پر روایت درج کی ہے۔

رضا رب کی رضائے عمر میں ہے

دوستو! خود اندازہ فرمائیے کہ سرور عالم نورِ مجسم شفیع معظم۔ سر اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور وزیر اور صحابی کا مقام نواب صدیق حسن بھوپالوی نے یہ لکھا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رضا رب کی رضا ہے

مگر جب امام الانبیاء ۔فاروق کے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلیّ اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق یہ کہا جائے کہ آپ کی رضا اللہ تعالےٰ کی رضا ہے تو کہہ دیا جاتا ہے ۔دیکھو نبی کو خدا سے ملا دیا ہے ۔یہ کتنی بڑی شقاوت قلبی ہے ۔مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی ترجمانی امام اہلسنت مجدد دین وملّت اعلحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خُوب فرمائی ہے۔

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم!
خُدا چاہتا ہے رضائے محمّد!

نعرہ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یا رسول اللہ

نواب صدّیق حسن بھوپالوی اور مولوی اشرف علی تھانوی!

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارفع و اعلےٰ شان سے اَب بھی کوئی انکار کرسکتا ہے ۔جن کی رائے کو اللہ تعالےٰ نے بھی پسند فرمایا ۔چنانچہ غیر مقلدین حضرت کے نواب صدیق حسن بھوپالوی اور دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اس عظمت کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنی کتاب تکریم المومنین کے صفحہ ۸۱ پر لکھا ہے کہ سیوطی نے کہا ہے بعض اہل علم نے موافقاتِ عمر بیسؔ سے زیادہ بیان کئے ہیں اور اکیس تک پہنچائے ہیں ۔ مجاہد نے کہاہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رائے ہوتی پھر اُسی کے موافق قرآن پاک میں آتا ۔ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

اِنَّ فِی الْقُرْاٰنِ لَرَاٰیًا مِّنْ رَاٰیِ عُمَرَ۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے کرامات صحابہ کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے۔

تقریباً بائیس مقامات ایسے ہیں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رائے فرمان پروردگار کے عین موافق تھی جن کا تذکرہ قرآنِ کریم اور احادیث میں موجود ہے۔

آئیے! اب میں آپ کے سامنے سرکار فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رضا رب کی رضا ہے۔ پر چند ایک دلائل پیش کرتا ہوں

مقام ابراہیم

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء کے صفحہ ۸۷ علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے ریاض النضرہ کے صفحہ ۲۶۱ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۸ مظاہر حق صفحہ ۱۲۲ جلد ۴ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۶۶۰ جلد ۴ پر درج فرمایا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تو آپ کے دل کی یہ خواہش تھی کہ مقامِ ابراہیم پر نماز نفل ادا ہونے چاہیں۔ ایک دن بارگاہِ نبوت میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام ابراہیم کو مصلیٰ "جائے نماز" بنانا چاہیئے تو اسی وقت اللہ تعالےٰ نے قرآنِ پاک کی یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلّٰی۔	اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

(پ۱ ع ۱۵)

معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں کی بھی رضا چاہتا ہے۔ جو حضرت عمر کی

مرضی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسی طرح کر دیا اور تمام مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ جب بھی خانہ کعبہ کا طواف کرو تو مقام ابراہیم پر نفل نماز ادا کرو۔ عارف رُومیؒ علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بُوَد!
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

شراب کے حرام ہونے کا حکم

الریاض النضرہ صفحہ ۲۶۷ جلد اوّل میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شراب کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ کی بڑی یہ خواہش تھی کہ شراب حرام قرار دے دی جائے۔ کیونکہ اس سے مال اور عقل کا ضیاع ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ بارگاہِ رسالت میں یہ آیت لے کر حاضر ہو جاؤ۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ۔ (پ۲ ع ۱۱)

تم سے شراب اور جوا کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی رضا تھی۔ مولا کریم نے فوراً پوری کر دی معلوم ہوا کہ فاروق کی رضا رب کی رضا ہے۔

علامہ اقبال شاعرِ مشرق حکیم الامت نے بھی اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں!

غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق رائے

مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ

جب غزوۂ بدر میں ستر کافر قید کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے۔ تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا کہ یہ قوم اور قبیلہ کے لوگ ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ اس سے مسلمانوں کو قوت بھی ملے گی۔ اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کر دے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی۔ آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا۔ یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں۔ ان کی گردنیں اُڑا دینی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو فدیہ سے غنی فرمایا ہے۔ حضرت علی المرتضےٰ کو عقیل پر حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی اور رشتہ داروں پر مقرر کیجئے۔ ان کی گردنیں اُڑا دیں۔ آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فیصلہ فرمایا جب فدیہ لیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے رائے مُبارک کو احسن قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ قرآن پاک کے دسویں پارہ پانچویں رکوع میں ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرلے۔ جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے۔ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو۔ اللہ تعالےٰ آخرت چاہتا ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ (پ ۵ ع)

اگر اللہ پہلے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اُس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

اجازت لیکر گھر میں داخل ہونے کا حکم!

اسی طرح تفسیر درمنثور صفحہ جلد تفسیر روح البیان صفحہ جلد تفسیر خازن صفحہ ۸۷ جلد ۵ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۸۸ جلد ۵ تفسیر کبیر صفحہ ۳۳۹ جلد ۶ تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۱۰ جزء ۲۸ تفسیر ابن عباس صفحہ ۲۲۲ الریاض النضرہ صفحہ ۲۶۸ جلد اوّل میں درج ہے کہ

سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک انصاری غلام مُدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بلانے کے لئے بھیجا۔ وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا۔ جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہُوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لیکر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا تو اس پر یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ط مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ۔

اے ایمان والو۔ چاہیئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو دوپہر کو

ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ه (پ ۱۸ ع ۱۴)

اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں۔ ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اُن پر۔ آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے۔ تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

سامعین حضرات! اب آپ کے سامنے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایمانی غیرت اور اُس پر تائید خداوندی کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کس چیز کا نام ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آج کل جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سب ٹھیک ہیں۔ کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بُرے کو بُرا کہنا اور اچھے کو اچھا کہنا یہ اسلام کا درس ہے۔ واقعہ سُنیئے اور اپنے دلوں کو منور فرمایئے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایمانی غیرت اور تائید خداوندی

امام اجل عمدۃ المفسرین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۰ علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ صفحہ نمبر ۲۴۷ اور تفسیر صاوی میں درج کیا ہے۔ کہ سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک یہودی اور ایک منافق کا تنازعہ ہو گیا۔ دونوں حضرات تنازعہ کا فیصلہ کرانے کے لئے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے۔ واقعات کو سُن کر سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ یہودی

کے حق میں فرما دیا۔ وُہ منافق یہودی سے کہنے لگا۔ میں تو فیصلہ عمرؓ کے ہاں کراؤں گا اور اُن کے فیصلے کو قبول کروں گا۔ یہودی نے کہا کہ بڑی عدالت سے ہوکر بھی کوئی چھوٹی عدالت کی طرف گیا ہے۔ جب تمھارے نبی نے فیصلہ دے دیا ہے تو اب تمھیں عمر کے ہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر منافق نہ مانا اور یہودی کو لیکر بارگاہِ فاروقی میں حاضر ہُوا اور اپنا تنازعہ پیش کیا۔ تو فوراً یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے عرض کرنے لگا کہ حضرت اس سے پہلے اس تنازعہ کا فیصلہ آپ کے رسول حضرت محمدؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں فرمایا ہے مگر یہ شخص اس فیصلے پر مطمئن نہیں ہُوا اور آپ کے پاس تنازعہ لے آیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے جب یہ سُنا تو فرمایا۔ اچھا میں اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔ آپ اُٹھے اور اپنے مکان سے تلوار لیکر آئے اور اُس منافق کی گردن اُڑا دی اور فرمایا جو رسولِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کو نہ مانے اُس کا فیصلہ یہ ہے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تک جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ عمرؓ کی تلوار کسی مومن پر نہیں اُٹھ سکتی تو اُسی وقت اللہ تبارک وتعالےٰ نے عمرِ فاروق کے اس فیصلہ کی تائید یہ آیت نازل کرکے فرما دی۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔ (پ ۵ ع ۶)	تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں

علامہ محب طبری نے یہ لکھا ہے کہ

نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فَسُمِّيَ الْفَارُوْقَ۔

جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا۔ بیشک عمر نے حق و باطل میں فرق کردیا پس ان کا نام فاروق رکھا گیا ہے۔

اعلحضرت۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت۔ مجدّد دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر!
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل امام الھدیٰ!
تیغ مسلول شدّت پہ لاکھوں سلام!

صدر الافاضل مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے تفسیر خزائن العرفان اور تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا ہے کہ

دوسرا واقعہ بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا چلو سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کرالیں۔ منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے۔ اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے اس نے باوجود مدعیٔ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ منصف بناؤ یہودی جانتا تھا کہ کعب بن اشرف رشوت خور ہے۔ اس لئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اُس کو پنچ تسلیم نہ کیا۔ ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہُوا۔ یہاں سے فیصلہ سُننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہُوا اور اُسے مجبور کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم طے فرما چکے ہیں لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اُس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو۔ اُس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

سرکار سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب یہ فیصلہ فرمایا تو اسی وقت جبریل امین نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو پسند فرمایا ہے اور یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝

کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جن کا دعوٰی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور اس پر جو تم سے پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں۔ کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلا نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ اُنہیں دور بہکا دے۔

(پ ۵ ع ۶)

حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہٗ کا فرمان!

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ فیصلہ کس لئے فرمایا۔ کیونکہ آپ کی ذات ایک ایسی شخصیت ہے جس کے متعلق مولائے کائنات حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم

کا فرمان ہے۔

اِنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ۔ — بیشک سکینہ اور طمانیت حضرت عمر کی زبان پر ہوتی ہے۔

اس ارشاد مبارک کو امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۶ کنز العمال صفحہ ۳۴۰ جلد ۶ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۷ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۶۵۷ جلد ۴ مظاہر حق صفحہ ۱۱۸ جلد ۴ الریاض النضرہ صفحہ ۲۷۰ جلد اوّل۔ دلائل النبوۃ صفحہ ۵۵۷ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخلفاء ابن حجر ہیتمی نے مجمع الزوائد صفحہ ۶۷ جلد ۹ علامہ ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء صفحہ ۱۵۲ جلد ۴ میں درج فرمایا ہے۔

حاضرین! مولائے کائنات شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس فرمان مبارک کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت اور عقیدت کا بھی اندازہ لگائیے۔ در اصل یہ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کا کرشمہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان آپ نے سُنا۔ آپ نے یہ فیصلہ فرما دیا اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی پیاری اہل بیت کا عقیدہ اور پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نظریہ بتا دیا اور محبان علی پر واضح کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بات ارشاد فرماتے ہیں۔ اس سے سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

فاروق کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے!

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک دوسرے مقام پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے متعلق ہی ارشاد فرمایا ہے۔ جو کہ علامہ محب طبری نے ریاض النضرہ کے صفحہ ۱۳ جلد ۲ پر نقل فرمایا ہے۔

اِنَّ مَلَکًا یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ۔ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زبان مُبارک پر فرشتہ بولتا ہے۔

دوستو! میں ان لوگوں کو دعوت غور و فکر دیتا ہوں جو حُبِّ علی کا دعوےٰ کرتے ہیں اور سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر تبرّا بازی کرتے ہیں۔ آؤ اگر مولا علی کے غلام ہو تو سرکار فاروق کے نیاز مند بن جاؤ۔ کیونکہ مولا علی کا فرمان ہے کہ عمر فاروق کی زبان مُبارک پر فرشتہ بولتا ہے اس سے عیاں ہے کہ مولا علی کا نیاز مند وہ ہے جو حضرت فاروق کا عقیدت مند ہے۔ سرکار علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو عمر فاروق کی زبان سے نکلے ہوئے جُملہ اور حکم اور بات سے تو سکون حاصل ہو اور آپ کا ان کے نام مُبارک سے سکون جاتا رہے۔ یہ کیسی عقیدت اور نیاز مندی ہے۔

میاں محمد صاحب عارف کھڑی علیہ الرحمۃ نے سیف الملوک میں عقیدت مند نیاز مند محبّ کی دلی آرزو اور تمنّا کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔

دلبر دے دروازے جائیے کی سوغات لیجائیے
تن دا ماس اکھاں دیاں سیخاں بھُن کباب بنائیے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری ہے۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۷ جامع ترمذی ابو داؤد شریف صفحہ ۵۵۷ تحفۃ الاحوذی اشعۃ اللمعات ۶۵۷ جلد ۴ مرقات۔ مظاہر حق صفحہ ۱۱۸ جلد ۴ ریاض النضرہ ۲۶۹ تفسیر روح البیان صفحہ ۳۷۴ جلد ۳ طبقات ابن سعد صفحہ ۲۷۰ جلد ۳ ازالۃ الخلفاء صفحہ ۸۲ جلد ۲ مستدرک ص۸۷ جلد ۳

میں روایت درج ہے۔ کہ سرکار سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک پر اور دل میں حق جاری فرمایا۔

عالی حضرات! جس مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حق حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک پر جاری ہوتا ہے اُس کو کبھی بھی عبد المصطفےٰ کہلانے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے کی جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے جب خلافت کا منصب سنبھالا تو آپ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وُہ سُنیئے اور سرکار فاروق اعظم کے عقیدہ کو اپنایئے اور جہالت کے سبب اور جاہل اماموں کے دام فریب میں آکر اپنی عاقبت کو خراب مت کیجئے۔

حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فرمان میں مصطفےٰ کا بندہ ہوں

کنز العمال شریف۔ حیٰوۃ الحیوان صفحہ ۸ جلد ۱ ازالۃ الخلفاء صفحہ ۶۳ جلد ۲ میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھا اور میں آپ کا عبد اور خادم تھا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اشرف علی تھانوی کا بیان

دیو بندی حضرات کے اکابر کے پیر و مُرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور مولوی اشرف علی تھانوی بھی عبدالرسول کہنے اور کہلانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ شمائم امدادیہ صفحہ ۱۷ پر ہے کہ

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصل بحق ہیں۔ عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔

قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ

مرجع ضمیر متکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی اُنہی معنٰے کا ہے۔

عالی حضرات! آپ نے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کا عقیدہ دیکھا۔ الحمد للہ رب العالمین! مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ جعل سازی سے اہلِ سنّت وجماعت کہلانے والوں کے نزدیک یہ شرک ہے مگر خلیفۂ دوم۔ خلیفۂ برحق وزیرِ مصطفٰے۔ مراد پیغمبر۔ غیظ المنافقین والمشرکین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کے کے نزدیک عین ایمان ہے۔

امامِ اہل سُنّت میرے اعلحضرت۔ عظیم البرکت۔ فیضد رجت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

یَا عِبَادی کہہ کے ہم کو شاہ نے!
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا!

بے سوچے سمجھے شرک وکفر کی مشینیں چلانے والے جہالت کی پیداوار

آپ کو قرآن و حدیث کی کیا سمجھ اور کیا علم ہے۔ یہ اُس فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا عقیدہ ہے۔ جن کی شانِ اقدس میں اللہ جل جلالہٗ نے قرآن پاک کے ۲۸ ویں پارے سورۃ التحریم میں اعلان فرمایا۔

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ٥

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

مفسرین عظام مثلاً علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۵۴ جلد ۳ میں ابن عساکر کے حوالہ سے درج فرمایا ہے کہ حضرت حسن بصری اور مفسر ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ صالح المومنین سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ جس فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ صالح قرار دے۔ اُن کا عقیدہ تو یہ ہے۔ اَنَا عَبْدُ الْمُصْطَفٰے۔ اور ناعاقبت اندیش علمِ دین سے کورے لوگ اس کو شرک قرار دیں۔ کتنا بڑا ظلم ہے۔ یہ اُس فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ ہے کہ جس کے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ فیصلہ ہے

اِنَّ عُمَرَ کَانَ اَعْلَمَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَ اَفْقَھَنَا فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ۔

بے شک عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ کتاب اللہ کے عالم تھے اور سب سے دین الٰہی کے فقیہہ تھے

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں علم و فقاہت میں بلند درجہ رکھنے والے تو عبد المصطفےٰ کہلائیں اور آپ اپنے آپ کو اُن کا مُحب کہلا کر کفر و شرک سے فتوے چسپاں کریں۔

ارے تجھ کو کھائے تپِ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

آئیے! اب آپ کو حضرت سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے علم وفضل کی شان مبارک پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک سے سناؤں جس کو اُمت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام کے جلیل المرتبت محدثین نے اپنی کتابوں میں درج فرمایا ہے۔

محدّث اُمّتِ محمّدیہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ اَحَدٌ فِيْ اُمَّتِيْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ۔	تم سے پہلی اُمتوں میں محدث تھے (جن کو الہام ہوتا تھا) اگر میری اُمت میں کوئی محدث ہُوا تو وہ حضرت عمر ہوں گے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذاتِ اقدس وہ ذات ہے۔ عبد المصطفےٰ اپنے آپ کو کہنا اُس ہستی کا عقیدہ ہے۔ جو وزیر مُصطفےٰ ہے۔ آئیے آپ کو حدیث رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سناؤں جو مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۶۰ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۶۶۵ جلد ۴ مُلّا علی قاری اصلی حنفی کی کتاب مرقاۃ شریف۔ مظاہر حق صفحہ ۱۲۹ جلد ۴ ترمذی شریف صفحہ جلد ۲ عمدۃ التحقیق صفحہ ۶۰ میں موجود ہے۔

اس حدیث شریف سے شان مصطفےٰ کا بھی پتہ چلتا ہے اور شان صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا بھی پتہ چلتا ہے نیز مسلک حق اہلسنّت وجماعت کی حقانیت اور صداقت بھی کھُل کر سامنے آجاتی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے۔

دو وزیر آسمانوں پر اور دو وزیر زمین پر !!

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ حبیبِ خُدا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۔

کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہ ہوں۔

اس کے بعد سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔

پس میرے آسمان کے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور میرے زمین کے دو وزیر اُبوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

مُسلمانو! اس حدیث شریف میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ میری حکومت صرف اور صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمانوں پر بھی ہے کیونکہ جہاں جہاں وزیر ہوتے ہیں۔ وہاں وہاں اُس شہنشاہ کی حکومت ہوتی ہے۔ پاکستان کے جب دو حصے تھے۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان صدر ایک ہوتا تھا۔ مگر اس کی حکومت مغربی اور مشرقی پاکستان دونوں میں ہوتی تھی۔ کیونکہ مشرقی پاکستان میں اس کے وزیر تھے۔ جہاں جہاں وزیر وزارت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ وہاں وہاں اُس صدر کی حکومت

ہوتی ہے۔ اس بزم کائنات کے صدر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کی حکومت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی ہے۔ آسمان کے دو وزیر آپ نے جبریل ومیکائیل فرمائے ہیں اور زمین کے دو وزیر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما ہیں۔ حکیم الاُمّت۔ مفسّر قرآن۔ مُفتی اعظم حضرت مفتی احمد یار خاں قادری اشرفی گجراتی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا!
دونوں جہاں ہیں راج ہے اُن کا

عالی حضرات! وزیر وہ بنائے جاتے ہیں۔ جن پر اعتماد ہو۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت اُبوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو وزیر بنا کر اپنے سب کلمہ پڑھنے والوں کو بتا دیا اور اپنے اُمتیوں پر واضح کر دیا ہے جن کو میں وزیر بنا رہا ہوں یہ میرے خاص ساتھی ہیں۔ ان کی عزّت و عظمت اور وقار کو ملحوظ خاطر رکھنا۔ ان کے نیاز مند رہنا۔ کیونکہ یہ میرے نائب ہیں جو ملک کے صدر کے وزیروں کو گالیاں دے۔ تبرّا بازی کرے۔ ان کے خلاف زہر اُگلے وہ اس حکومت اور حاکم کا مخالف اور دشمن ہوتا ہے۔ اسی طرح جو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وزیروں کے خلاف زہر اُگلے۔ گالیاں دے۔ تبرّا بازی کرے وہ سرور عالم نور مجسّم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی شریعت کا باغی اور دشمن ہے۔ اگر سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات والتحیات سے عقیدت اور نیاز مندی ہے۔ تو مصطفےٰ کے وزیروں کا بھی نیاز مند ہونا پڑے گا۔ جو وزیروں کا دشمن ہے وہ مصطفےٰ کا بھی دشمن اور باغی ہے۔

اُلٹی منطق بعض حضرات کی اُلٹی منطق کی سمجھ نہیں آتی۔ اُن کے عقیدے اور مذہب کی سمجھ نہیں آتی کہ آسمانی دو وزیروں جبریل اور میکائیل تو تسلیم کرتے ہیں لیکن جس زمین پر بس رہے ہیں۔ وہاں کے دو وزیروں سے بغض اور عناد رکھتے ہیں۔

اُلٹی سمجھ خدا کسی کو نہ دے
دے موت آدمی کو مگر یہ بدادا نہ دے

زمین و آسمان پر حکومت مختارِ کُل سیّد رُسل۔ مولائے کُل حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین و آسمان پر ہے اور یہی وجہ تھی کہ آسمانی مخلوق چاند کو اُنگلی کا اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اشارہ فرمایا تو جوڑ دیا۔ آسمانی حکومت کا کرشمہ یہ بھی ہے کہ مولا علی شیر خُدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی جب نماز عصر قضا ہو گئی تو سورج جو آسمانی مخلوق ہے اور وہ غروب ہو چکا ہے۔ نماز عصر قضا ہو چکی ہے مگر آپ کے مُبارک قلب انور میں یہ خیال آیا کہ سورج طلوع ہو جا۔ تو سورج نے فوراً مصطفٰے کی مرضی کے مطابق طلوع فرمایا۔ اعلحضرت عظیم البرکت امام اہل سنّت۔ مجدد دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے مُنکر دیکھ لے قُدرت رسول اللہ کی!

سورج کو طلوع کرنے کے واقعہ اور معجزہ کا کئی حضرات بڑے شدو مد سے انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کی راویہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالٰے عنہا ہیں۔ اس معجزہ کو محدّث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے شفا شریف صفحہ ۲۴۰ جلد اوّل امام سیوطی نے خصائص

کبرےٰ صفحہ ۸۲ جلد دوم شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مدارج النبوۃ فارسی صفحہ ۲۰۹ جلد اوّل ۔ علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ نے شواہد النبوۃ شریف فارسی صفحہ ۸۷ محدث ابونعیم علیہ الرحمۃ نے دلائل النبوۃ میں علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے مواہب اللدنیہ شریف میں علامہ محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمۃ نے زرقانی شریف میں علامہ ابن عابدین نے شامی شریف صفحہ ۴۰ جلد ۳ ملا علی قاری اصلی حنفی علیہ الرحمۃ نے شرح شفا میں علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخلفاء صفحہ جلد ۲ میں ۔ علامہ عنایت احمد علیہ الرحمۃ نے تواریخ حبیب اللہ صفحہ ۱۴ میں بیان فرمایا ہے۔ آیئے ان سب سے بڑھ کر مخالفین حضرات کی مقتدر شخصیت نواب صدیق حسن بھوپالوی نے بھی اپنی کتاب الشمامۃ العنبریہ مِنْ مولد خیر البریّہ صفحہ ۶۸ مطبوعہ آگرہ میں درج کیا ہے ۔چنانچہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی تحریر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

ڈوبے سورج کو طلوع کرنا
نواب صدیق حسن بھوپالوی کی تحریر

لکھتے ہیں کہ اسی طرح بعد غروب کے علی بن ابی طالب پر آپ کی دُعا سے سورج واپس آیا تاکہ علی نماز عصر ادا کرلیں اب ہم سب مل کر جھوم جھوم کر اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی قدرت اور حکومت کی عظمت و رفعت کا اظہار اعلیحضرت فاضل بریلوی کا یہ شعر پڑھ کر کیوں نہ کریں۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک !
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی !!!

سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانوں پر بھی حکومت کے دعوے کی دلیل آپ کا وُہ معجزہ بھی ہے جب شب معراج آپ نے

واپس آکر اہلیان مکہ سے واقعہ معراج بیان فرمایا تو کفار مکہ نے ماننے سے انکار کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا ایک قافلہ آرہا ہے اور وہ میں نے راستہ میں دیکھا ہے۔ ان کے پیالے سے پانی بھی پیا ہے۔ آپ اُن سے پوچھ لینا کہ پیالے میں پانی تم نے رکھا تھا۔ مگر جب تم نے پیالہ پایا ہوگا تو خالی تھا۔ سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ قافلہ فلاں روز مکہ میں سورج غروب کے وقت پہنچے گا۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی اس واقعہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں جس سے میرے خُدا کی خدائی میں میرے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی شاہی کا ثبوت اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ نواب صاحب کی کتاب الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۶۸ کے الفاظ اُسی طرح پیش کرتا ہوں۔

سورج کو غروب ہونے سے روک لینا!

سُنیئے اور عظمت مصطفٰے کا اقرار کیجئے۔ سورج غروب سے رُک گیا۔ یہاں تک کہ وُہ قافلہ آیا جس نے آپ کو معراج سے پھرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور آپ نے خبر دی کہ وہ قافلہ فلاں روز مکے میں آ جائے گا۔ جب وہ دن ہوا اور سورج ڈوبنے لگا اور قافلہ نہ آیا تو اللہ نے اُسکو غروب سے روکدیا۔

نعرۂ تکبیر　　　اللہ اکبر

نعرۂ رسالت　　　یارسول اللہ

مسلک حق اہلسنت وجماعت　　　زندہ باد

عالی حضرات! اب بھی اگر کوئی شخص عظمتِ مصطفٰے کا انکار کرے تو پھر اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اِس کے سینے میں بُغضِ رسول ہے۔ میرے اعلٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ہمدردانہ انداز

سے فرمایا ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا!

سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آسمانوں پر بھی حکومت ہے۔کی ایک اور دلیل حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہوں۔جس سے شان فاروقی بھی عیاں ہے۔اور عظمتِ مصطفٰے بھی عیاں ہے اس حدیث شریف کی روائیت تمام مومنوں کی والدہ ماجدہ۔سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ دارین والئی جنت۔بنتِ صدیق۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اور یہ واقعہ بھی ان کا اور مدینے کے تاجدار کائنات کے والی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔

آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں

مشکوٰۃ شریف صفحہ اشعۃ اللمعات صفحہ ۶۶۶ جلد ۴ الدالی المضوعہ صفحہ ۳۰۴ جلد اوّل پر روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات کو سرور عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کا سرِانور میری گود مبارک میں تھا۔کہ میں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا۔

هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ ○

کیا آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہیں۔

دوستو! اب خود اس سوال سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عقیدہ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جواب دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ آسمان کے ستاروں کی تعداد کا بھی علم رکھتا ہوں اور جس شخص کا نام لیا جائے اس کی نیکیوں سے بھی باخبر ہو معلوم ہوا کہ مومنوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا یہ

عقیدہ تھا ہمارے رسولِ معظم نورِ مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کو آسمان کی اشیار کا بھی علم ہے۔ آسمان کے ستاروں کی تعداد کا بھی علم ہے اور اپنے ہر اُمتی کے اعمال کا بھی علم ہے۔ اب ان حضرات سے پوچھا جائے جو صرف اور صرف تبلیغ ہی اس کی کرتے ہیں۔ کہ نبی کو کسی چیز کا علم نہیں۔ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ اُمتیوں کے احوال سے بے خبر ہیں۔ تمہارا عقیدہ اسلام کے مطابق ہے یا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا عقیدہ اسلام کے مُطابق ہے۔ سُنیو! مبارک ہو کہ ہمارا عقیدہ خود ساختہ عقیدہ نہیں۔ شرکیہ عقیدہ نہیں۔ میرے اعلیحضرت۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ساری زندگی جس عقیدہ کا پرچار کیا۔ اشاعت کی۔ کوئی نیا مذہب یا عقیدہ نہیں بلکہ اُس عقیدہ کی اشاعت فرمائی جو اُم المومنین عائشہ صدیقہ اور دیگر صحابہ کبار علیہم الرضوان کا عقیدہ ہے سب حضرات پرجوش طریقہ سے نعرہ لگائیے۔

فیض اعلحضرت زندہ باد

میں پُر زور اپیل کروں گا کہ ان حضرات سے پوچھیں کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم آسمان کے ستاروں کی تعداد اور اپنے امتیوں کے اعمال کو جانتے ہیں۔ تب ہی تو سوال عرض کیا تھا۔ اب فتوےٰ لگاؤ کہ آپ کے نزدیک سرکار صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا کیا مقام ہے؟ یہی وہ صدیقہ کائنات ہیں۔ جن کی برّیت کے لئے اللہ تعالےٰ نے سورۂ نور میں سترہ آیات طیبّات نازل فرمائیں۔ میرے اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہل سُنت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ القوی ام المومنین صدیقۂ کائنات کی شانِ اقدس میں ہدیہ

سلام ان عقیدت بھرے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی !!
اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ !!
اُن کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر بھی کسی انسان کی نیکیاں ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ نَعَمْ عُمَرُ عائشہ ہاں وہ عمر فاروق ہیں۔ زمیندار اخبار کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خاں نے خُوب کہا ہے۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہُوا اور نکتہ وروں سے کھُل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں

دوستو! حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے تیئس ۲۳ مُلک فتح کیے۔ ایریا فتح فرمایا۔ آپ نے کچھ نیکیاں حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلّم کے سامنے کیں۔ کچھ گھر میں کیں۔ کچھ دوسرے شہروں اور ممالک میں کیں۔ مگر میرے آقا علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نگاہ نبوت کی یہ شان ہے کہ ان کی نگاہ مبارک سے کوئی چیز اوجھل نہیں ہے۔ سب کچھ ان کے سامنے ہے۔ علاّمہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب مواہب اللدنیہ شریف کے صفحہ ۱۹۳ جلد ۲ پر سرورِ کون و مکان محبوب ربِّ دوجہاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد مبارک درج فرمایا ہے۔ سنیئے اور مقام مصطفےٰ کو سمجھیئے۔

ساری دنیا ہاتھ کی ہتھیلی کی مثل ہے!

فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ

اور میں دنیا میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اپنی اپنی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

نعرۂ تکبیر — اَللّٰہُ اکبر
نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں!
ذرّہ ہے کون سا تیری جس پر نظر نہیں

دوستو اور بزرگو! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے سوال نے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان مبارک بھی واضح فرما دی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی واضح ہوگئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا چونکہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی لختِ جگر اور نور چشم تھیں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔

اَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ — حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟

سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ساری نیکیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

محدثین کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یک نیکی شائد وہ ہجرت کی رات ہو۔

مسلمانو! ارشادِ نبوی سے شان فاروق اور شانِ صدیق اکبر کے ساتھ ساتھ شانِ مصطفوی بھی عیاں ہوگئی ہے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نبی کی شان

بیان کرتے وقت ان کی شان سے بھی کم بیان کرنا چاہیئے - ان کو اس حدیث شریف سے یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ اگر شان صدیق اتنی بلند وبالا ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کتنی ارفع واعلےٰ ہوگی - صدّیق وفاروق کو بھی اگر یہ مقام ملا ہے - اور ان سے اس بلندی مرتبہ کے متعلق پوچھیں تو یہی کہیں گے کہ در مصطفےٰ اور غلامئ مصطفےٰ سے یہ مقام ملا ہے - میرے اعلحضرت - عظیم البرکت امام اہلسنّت - مجدد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے -

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
وہ نمکین حُسن والا ہمارا نبی

جبریل امین کا کماحقّہ شانِ فاروقی بیان نہ کر سکنا

علاّمہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہتہ المجالس صفحہ جلد ۲ مطبوعہ مصر علاّمہ محبّ طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ صفحہ ۶ جلد ۲ امام المفسرین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۳ اللدالی المصنوعہ صفحہ ۳۰۴ جلد اوّل غیر مقلدین وہابیوں کے مشہور عالم قاضی شوکانی نے احادیث المجموعہ فی احادیث المضوعہ میں یہ روایت نقل فرمائی ہے - کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں - کہ میں نے رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن میرے پاس جبریل امین حاضر ہوئے - تو میں نے جبریل سے فرمایا -

اَخْبِرْنِیْ عَنْ فَضَائِلِ عُمَرَ وَمَاذَا لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی	مجھے عمر کے فضائل اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک جو اُس کا مرتبہ ہے وہ بتا

تو جبریل امین نے عرض کیا۔ لَوْ جَلَسْتُ مَعَكَ قَدْرَ مَا بُعِثَ نُوْحٌ فِيْ قَوْمِهٖ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اُخْبِرَكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ وَمَا لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اگر میں آپ کے ساتھ اتنی مدت تک بیٹھا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تب بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فضائل اور اللہ تعالےٰ عزوجل کے ہاں جو ان کا جو رتبہ ہے بیان نہیں کر سکتا۔

نعرۂ تکبیر — اَللّٰہُ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

شانِ فاروق اعظم — زندہ باد

دوستانِ عزیز! اب ان دونوں حدیثوں کو مدنظر رکھ کر شانِ فاروقی شانِ صدیقی اور شانِ مصطفوی کا انداز لگائیے۔ فرشتوں کا سردار معلم الملائکہ۔ امام الملائکہ روح القدس جبریل امین علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جتنی دیر اپنی قوم میں تبلیغ فرمائی۔ وہ کتنے سال تھے قرآنِ پاک فرماتا ہے۔ ساڑھے نو سال کا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو تبلیغ فرمائی۔ جبریل عرض کرتا ہے۔ میں ساڑھے نو سو سال آپ کی خدمت میں بیٹھ کر عمر فاروق کی شان بیان کروں تو شانِ فاروق میں جبریل ہو کر بیان نہیں کر سکتا۔ یہ اس فاروق کا مقام ہے۔ جن کی ساری نیکیاں سرکار صدیق اکبر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ جب شانِ فاروق کا یہ عالم ہے۔ تو شانِ صدیقی کا مقام کتنا بلند ہے اور جب شانِ صدیق کا یہ مقام ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان کون بیان کر سکتا ہے۔ اسی لئے میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
میرے کریم میں کیا کیا کہوں تجھے ! !

ایک اور حدیث شریف آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس کو ابن عساکر نے اور وہابیوں کے نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے تکریم المومنین صفحہ ۸۰ علامہ محب طبری نے الریاض النضرہ صفحہ جلد اول پر درج کیا ہے۔

تمام آسمانی فرشتے شان فاروق بیان کرتے ہیں

حضرت سید المفسرین بالاتفاق علی الاطلاق عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَا فِی السَّمَآءِ مَلَکٌ اِلَّا یُوَقِّرُ عُمَرَ وَلَا فِی الْاَرْضِ شَیْطَانٌ اِلَّا ھُوَ یَفْرَقُ مِنْ عُمَرَ۔

آسمان کے تمام فرشتے حضرت عمر کی عزت وتوقیر کرتے ہیں اور زمین کے تمام شیطان عمر سے ڈرتے ہیں

دوستو! جس ہستی کی عزت وعظمت ملائکہ کریں اس ہستی کی رفعت وعظمت کا انکار سراسر جہالت ہے اور جو کوئی فاروق کے آقا۔ صرف فاروق کے ہی نہیں سب صحابہ کرام علیہم الرضوان صرف صحابہ کرام کے ہی نہیں۔ سب انبیاء عظام کے۔ صرف انبیاء عظام کے ہی نہیں بلکہ سب مرسلین عظام کے آقا اور شہنشاہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی رفعت وعظمت کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جو عظمتیں اور رفعتیں حاصل ہوئیں۔ اور اُن کی جو توقیر ملائکہ کرتے ہیں یہ سب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے۔ اسی لئے کسی نے کہا ہے۔

نازبرداری تمہاری کیوں نہ فرمائے خدا
نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کے نازنین

آسمانوں پر حضرت عمر کا نام فاروق اور جنّت میں سراج ہے

علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ کے صفحہ ۲۴۷ پر روایت درج کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے آسمان میں۔ جنّت میں۔ تورات اور انجیل میں مختلف اسماء شریفہ ہیں۔ چنانچہ ان ناموں کا ذکر تیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِسْمُہٗ فِی السَّمَآءِ فَارُوْقٌ وَفِی الْاِنْجِیْلِ کَافِیٌّ وَ فِی التَّوْرَاۃِ مُنْطِقُ الْحَقِّ فِی الْجَنَّۃِ سَرَاجٌ۔

آسمان میں فاروق۔ انجیل میں کافی۔ تورات میں منطق الحق اور جنّت میں سراج آپ کا نام مبارک ہے۔

سرور کائنات مفخر موجودات باعثِ تخلیقِ کائنات معلم کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہی ارشاد فرمایا ہے جوکہ تاریخ الخلفاء صفحہ صواعق محرقہ صفحہ ۹۷ الریاض النضرہ صفحہ ۲۸۲۔ طبرانی شریف۔ جامع صغیر ۶۶ نزہتہ المجالس۔ السنی المطالب صفحہ ۱۴۴ میں درج ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل جنّت کے سراج ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تحریر کو اپنے ساتھ دفن کرنے کی

نواب صدیق حسن بھوپالوی جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کی مقتدر شخصیت ہیں نے وصیّت

اپنی کتاب تکریم المومنین صفحہ ۶۸، ۶۹ پر درج کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے۔ ان کے پاس مال آیا آپ اس کی تقسیم کرنے لگے تو امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مال کی تقسیم کی ابتداء کی۔ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ ابا جان! پہلے عطیہ لینے کا میں زیادہ حقدار ہوں۔ کیونکہ آپ خلیفہ ہیں۔ اور میں خلیفہ کا بیٹا ہوں۔ تو آپ نے اپنے بیٹے کو فرمایا۔

هَاتِ لَكَ اَبًا كَاَبِيْهِمَا وَجَدًّا كَجَدِّهِمَا حَتّٰى اُقَدِّمَكَ بِالْعَطِيَّةِ۔

تو ان کے باپ کی طرح باپ ان کے نانا کی طرح نانا لاؤ پھر میں تم کو پہلے عطیہ دوں۔

سیّدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے سرکار علی المرتضےٰ شیر خُدا مشکل کشا کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے آکر یہ سارا واقعہ سُنایا تو سرکار شیر خُدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے شہزادوں کو فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس جاؤ۔ اور ان کو خوشی کا پیغام سناؤ کہ میں نے رحمتُ للعالمین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا کہ وہ فرماتے تھے۔

عَنْ جِبْرِيْلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ عُمَرَ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

جبریل نے اللہ تعالےٰ عزّ و جل سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر جنّت والوں کے چراغ ہیں۔

حسنین کریمین رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے جاکر جب یہ حدیث رسولِ مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سنائی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہت زیادہ خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اپنے والدِ ماجد سرکار علی المرتضےٰ

سے یہ حدیث شریف لکھوالاؤ۔ امامین کریمین حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما حدیث شریف لکھوالائے۔ سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو اس تحریر کو میرے ساتھ دفن کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر

نعرۂ رسالت ——— یارسول اللہ

مسلکِ حق اہلسنت وجماعت ——— زندہ باد

دوستو! مندرجہ بالا روایت سے تین چیزوں کا پتہ چلا۔ نمبر ۱ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان کتنی ارفع و اعلےٰ ہے۔ نمبر ۲۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دل مُبارک میں حسنین کریمین کا کتنا احترام ہے۔ نمبر ۳۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عظمت سرکار علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے سینے میں کتنی زیادہ ہے۔ اور علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دلی خواہش ہے کہ حضرت فاروق خوش رہیں۔ تب ہی تو فرمایا کہ جاؤ فاروق کو خوشی کا پیغام سناؤ۔ نمبر ۴۔ حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی سرکار فاروق کی شان بیان فرماتے تھے۔ نمبر ۵ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دل مُبارک میں سرکار علی المرتضےٰ کی تحریر کا کتنا احترام ہے۔ نمبر ۵۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ مُبارک کتنا واضح ہے۔ کہ تبرکات کا احترام کرتے تھے۔ فرمایا کہ میری قبر میں اس تحریر کو رکھ دیا۔ حالانکہ مخالفین اس کے متعلق نامعلوم کیا کیا فتوے۔

الحمد للہ رب العالمین! مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کا عقیدہ وہی عقیدہ ہے۔ جو سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ ہے۔ اور اسی عقیدہ کی ساری عمر میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت۔

مجدّد دین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ القوی نے تبلیغ و تشہیر فرمائی جس طرح سرکار فاروق اعظمؓ کا اسم شریف دشمنان مصطفیٰؐ کے لئے ایک ایٹم بم کی حیثیت رکھتا تھا۔ اسی طرح اعلیحضرت فاضل بریلوی کا نام مُبارک دشمنانِ مصطفیٰؐ کے لئے ایک تیر ہے۔ سُلطان الواعظین والتقریر والتحریر علامہ ابو النوُّر محمد بشیر صاحب مدظلہ کوٹلوی نے ایک مقام پر خوُب فرمایا ہے۔

میرے عبدالمصطفیٰؐ احمد رضا تیرا قلم
دشمنانِ مصطفیٰؐ کے واسطے شمشیر ہے

ویسے فتوے لگانے والے حضرات کو اپنے اکابر کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مُطالعہ ہوتا تو یُوں ہی فتوے صادر نہ فرماتے۔ کیونکہ ان کے اکابر سے بھی اللہ کریم نے ایسی تکریم و تعظیم سے کرالی ہے تاکہ حق و صداقت کے علمبردار عُلمار حقّانی ایسے جہالت کی پیداوار مُفتیوں کے مُنہ پر جوتیاں رسید کرتے رہے ہیں۔ یہاں پر ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جو کہ مولوی ابراہیم میرؔ صاحب سیالکوٹی اُستاد ہیں۔ اور جن کے متعلق مولوی ثنا ر اللہ امرتسری نے وقت کا امام بخاری لقب دیا ہے۔ وہ ہیں۔ حافظ عبدالمنان وزیر آبادی۔

تبرّکات کو قبر میں دفن کرنیکا مخالفین سے ثبوُت

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب تاریخ اہلحدیث صفحہ ۴۳۸ پر لکھا ہے۔ کہ جب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کے مرنے کا وقت قریب آیا تو آپ نے گھر سے ململ کی ایک پُرانی دستار (جو کہ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی تھی اور وُہ حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کے اُستاد تھے) منگوا کر فرمایا کہ میاں صاحب نے یہ مجھے عنایت فرمائی تھی اس کو میرے کفن میں استعمال کرنا۔

حضرات! آپ نے سُنا کہ اِن کے اکابر بھی اپنے نام نہاد بزرگوں کی

پگڑیوں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اگر یہی عقیدہ مسلک حق اہلسنت وجماعت والے بیان کریں تو شرک وکفر کے فتوؤں کی بوچھاڑ۔ بدعتی بدعتی کہنے کی یلغار اگر خود کریں تو بزرگ۔ موحد۔ متبع سُنّت۔ نامعلوم کیا کیا القاب سے نوازیں۔ یہ ہے۔ اِن حضرات کی حق گوئی۔ اللہ تعالےٰ ایسے حضرات سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ شانِ فاروق اور عقیدہ فاروقی مسلمانوں کے لئے روشنی کا مینارہ ہیں۔ سرورِ عالم نور مجسّم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا فرمان مُبارک بھی ہے۔ جو کہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۰ اشعۃ اللمعات فارسی جلد ۴ مرقاۃ شریف۔ جامع ترمذی صفحہ ۲۲۱ جلد ۲۔ مستدرک صفحہ ۷۵ جلد ۳ ابو داؤد شریف السنی المطالب صفحہ ۸۴ جامع مسانیہ امام اعظم صفحہ ۲۲۲ جلد ۱ تفسیر روح المعانی صفحہ ۵۰ جزء ۲۸ پر درج ہے۔ طبقات ابن سعد۔ شمائل الرسول۔ ازالۃ الخلفاء صفحہ ۸۲ جلد ۳۔

اِقْتَدُوا بِالَّذِیْنَ مِنْ م	میرے بعد ابو بکر صدیق اور عمر فاروق
بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ	رضی اللہ عنہما کی متابعت اور پیروی کرو

دوستو! ارشادات مصطفوی اور عقائد فاروقی دونوں کو اپنے دل ودماغ میں جگہ دیں۔ اور ٹھنڈے دل سے سوچیں تو الحمدللہ ربّ العالمین! مسلکِ حق اہل سنّت وجماعت کے عقائد ہی صحیح نظر آئیں گے۔ اور اس جماعت کے مبلّغ ہی صحیح دینِ اسلام کی تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہی وہ جماعت ہے جو قیامت تک حق پر قائم رہیگی اعلیٰحضرت عظیم البرکت۔ امامِ اہلسنّت مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ؎

بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب   تا ابد اہل سنّت پہ لاکھوں سلام

حضرت علی المرتضٰے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے باہمی تعلقات!

صادر فرماتے ہیں - آیئے اب ہیں کتب شیعہ سے سرکار علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم کے نزدیک سرکار فاروق اعظم کا مقام پیش کرتا ہوں۔ سنیئے اور مسلکِ حق اہل سُنّت وجماعت کی حقانیت کی داد دیجیئے۔ نہج البلاغۃ جو کہ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خطبات کا مجموعہ ہے۔ اس میں حضرت مولائے کائنات علی المرتضٰے رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خُطبہ موجود ہے۔ جو کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنا مشورہ دیا ہے۔ وُہ خطبہ درج کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں اور حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم کی سرکار عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہمدردی اور خیر خواہی کا اندازہ فرمائیں۔

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدِ اسْتَشَارَهُ فِي غَزْوَةِ الْفُرْسِ بِنَفْسِهِ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهُ وَلَا خِذْلَانُهُ بِكَثْرَةٍ وَلَا قِلَّةٍ وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ اَظْهَرَهُ وَجُنْدُهُ الَّذِيْ اَعَدَّهُ وَاَمَدَّهُ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَيْثُ مَا طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰى مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدَهُ وَنَاصِرٌ جُنْدَهُ وَمَكَانُ الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ فارس میں بذاتِ خود جانا چاہا اور جناب امیر علی علیہ السلام سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا دین اسلام کا غالب آنا اور مغلوب ہو جانا کچھ سپاہ کی کثرت و قلت پر موقوف نہیں ہے۔ یہ اسلام اس خدا کا دین ہے جس نے اس کو تمام ادیان و مذاہب پر غالب کیا ہے۔ اور لشکرِ اسلام اُس خُدا کی فوج ہے جس نے اس کی ہر جگہ نصرت و تائید کی اور اُسے ایک بُلند مرتبہ پر پہنچا دیا۔ ان کا آفتاب وہاں سے طلوع ہُوا۔ جہاں سے طلوع ہوا تھا۔

يَجْمَعُهٗ وَيَضُمُّهٗ فَاِذَا انْقَطَعَ
النِّظَامُ تَفَرَّقَ وَمَا ذَهَبَ
ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ بِحَذَافِيْرِهٖ
اَبَدًا وَّ الْعَرَبُ الْيَوْمَ وَاِنْ
كَانُوْا قَلِيْلًا فَهُمْ كَثِيْرُوْنَ
بِالْاِسْلَامِ وَعَزِيْزُوْنَ بِالْاِجْتِمَاعِ
فَكُنْ قُطْبًا وَّاسْتَدِرِ الرَّحٰى
بِالْعَرَبِ وَاَصْلِهِمْ دُوْنَكَ
نَارَ الْحَرْبِ فَاِنَّكَ اِنْ
شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ
اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَا حَتّٰى
يَكُوْنَ مَا نَدْعٰى وَرَاءَكَ مِنَ
الْعَوْرَاتِ اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا
بَيْنَ يَدَيْكَ

ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدہ پر کامل
یقین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور
اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اپنے
لشکر کا مددگار اور ناصر ہے۔
قیم بالامر (خلیفہ) کی حیثیت ہار
کے دھاگے کی مانند ہوتی ہے۔
جو موتی کے دانوں کو ایک نظام میں
مجتمع رکھتا ہے۔ اگر یہ رشتہ ٹوٹ
جائے تو تمام دانے متفرق ہو کر
بکھر جاتے پھر کسی طرح اکٹھا نہیں
ہو سکیں گے۔ آج اگر عرب کم ہیں۔
لیکن دین اسلام کے سبب سب
پر بھاری ہیں۔ اور اپنے اتفاق
اور اجتماع کی وجہ سے یقیناً دشمن پر غالب ہوں گے۔ آپ اُن کے لئے چکّی کا قطب بن جائیے جو کہ چکّی کے درمیان میں ہوتا ہے۔ پھر اُسے عربوں کے ذریعہ گردش دیجئے۔ اپنے سوا کسی اور کو اپنا ماتحت بنا کر جنگ میں روانہ کیجئے۔ خود نہ جائیے۔ اور اگر آپ نے اس سرزمین (مدینہ منورہ) سے باہر قدم نکالا تو عرب کے تمام قبیلے اطراف وجوانب ٹوٹ پڑیں گے۔ اور عہد توڑ دیں گے۔ اس وقت پیچھے رہنے والی مستورات کی حفاظت آپ پر اس چیز سے مقدم ہو جائے گی۔ جو آپ کے سامنے (جنگ فارس) میں موجود ہے۔

(نہج البلاغہ صہ نح مطبوعہ ایران)

دوستو! مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس خطبہ سے اظہر من الشمس ہے۔

کہ آپ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ دونوں آپس میں بڑے مہربان اور دوست تھے۔ باہم شیر و شکر تھے۔ اور دونوں کو ایک دوسرے پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم سے مشورے کرتے تھے اور ان کے مشورہ سے چلتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشورہ ان کی خیر خواہی کا ہوتا تھا۔ جیسا کہ اس خطبہ میں مشورہ دیا ہے۔ آپ بذات خود جنگ میں تشریف نہ لے جانا۔ کیونکہ دشمن نے اگر آپ کو نقصان پہنچایا تو سارے عالم اسلام کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو آپ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس سے بھی دونوں حضرت کی آپس میں محبت عیاں ہے۔

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قیّم الامر فرمایا ہے۔ اور قیّم الامر خلیفہ کو بھی کہتے ہیں۔

قیّم الامر کا معنےٰ خلیفہ ہے!

لغت کی مشہور و معروف کتاب قاموس میں علّامہ مجدالدین فیروز آبادی نے قیّم الامر کی تعریف میں لکھا ہے کہ۔

المصلح لہ والقرآن والنبیّ والخلیفہ وقائد الجند	جو اس امر کا مصلح ہو۔ قرآن۔ نبی خلیفہ اور سالار قافلہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو سارے نظام کو مجتمع رکھنے والا قرار دے کر مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ عظیم محسن ہیں۔ ان کی وجہ سے اسلام میں شان و شوکت بھی ہے۔

حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اسلام کا قطب اور محور فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سچے خلیفہ ہونے کی کیا دلیل ہو سکتی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قطب فرما کر اپنے ماننے اور چاہنے والوں کو متنبہ فرما دیا کہ خبردار فاروقِ اعظم کی شان میں ذرا بھر بھی گستاخی نہ کرنا۔

دوسرا خطبہ

اب ایک اور خطبہ پیش کرتا ہوں۔ یہ بھی نہج البلاغہ میں موجود ہے حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس خطبہ میں بھی حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنگِ روم میں خود نہ جانے کا مشورہ دیا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا ملجا و ماویٰ قرار دیا۔ خطبہ سُنیئے اور حُبِّ علی اور حُبِّ صحابہ سے سینوں کو معمور فرمائیے۔

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ شَاوَرَهُ عُمَرُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى غَزْوِ الرُّومِ بِنَفْسِهِ وَقَدْ تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِأَهْلِ هٰذَا الدِّيْنِ بِإِعْزَازِ الْحَوْزَةِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَالَّذِي نَصَرَهُمْ وَهُمْ قَلِيْلٌ لَا يَنْتَصِرُوْنَ وَمَنَعَهُمْ وَهُمْ قَلِيْلٌ لَا يَمْتَنِعُوْنَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ۔ إِنَّكَ مَتٰى تَسِرْ إِلٰى هٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقَهُمْ فَتُنْكَبْ لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِيْنَ كَانِفَةٌ دُوْنَ أَقْصٰى بِلَادِهِمْ لَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَرْجِعُوْنَ إِلَيْهِ فَابْعَثْ إِلَيْهِمْ رَجُلًا

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنگِ روم میں بنفس نفیس جانے کا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ لیا۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا ضامن اور ان کی حدود اور اطراف کا نگہبان ہے۔ اور ان کے رازوں کا (جن سے دشمن کو آگاہ نہ ہونا چاہیئے) پوشیدہ رکھنے والا ہے اُس خدائے بزرگ و برتر نے اُس وقت اُن کو فتح دی جبکہ ان کی تعداد قلیل تھی اور کسی طرح بھی فتح نہ پا سکتے تھے۔ انہیں اُس وقت مغلوب ہونے سے بچائے رکھا۔ حالانکہ وہ کم تھے۔ اور قوت دفاع سے محروم تھے اور وہ خداوند عالم حیّ لایموت ہے۔ اب اگر آپ خود دشمن (قیصر روم)

مُجَرَّباً وَاحْفِزْ مَعَهٗ اَهْلَ
اَلْبَلَاءِ وَالنَّصِيْحَةِ فَاِنْ
اَظْهَرَ اللّٰهُ فَذَاكَ مَاتُحِبُّ
وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى كُنْتَ
رِدْأً لِلنَّاسِ وَ مَثَابَةً
لِلْمُسْلِمِيْنَ ۔

سے لڑنے کے لئے گئے اور تکلیف
اُٹھاؤ تو پھر یہ سمجھ لینا کہ مسلمانوں کو
ان کے دور کے شہروں اور سرحدوں
کے مسلمانوں کو (کہیں) پناہ نہ مل
سکے گی۔

آپ کے بعد کوئی ایسا مرجع نہ ہوگا کہ مسلمان (فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے) جس کی طرف رجوع کریں۔ لہٰذا مصلحت یہ ہے کہ آپ دشمنوں کیطرف (خود نہ جاؤ ہاں اپنے بجائے) مرد جنگ اور کار آزمودہ کو بھیج دو۔ اور اس کے ماتحت ان لوگوں کو روانہ کرو جو جنگ کے شدائد اور مصائب کو برداشت کر سکیں۔ اور اپنے سردار کی نصیحتوں اور ہدایتوں کو قبول کریں۔ پس اگر یہ لوگ غالب آ گئے تو پھر اپنا مقصود حاصل ہو گیا۔ اگر اس کے خلاف (شکست) ہوئی تو آپ کی ذات مسلمانوں کی بدستور مرجع پناہ اور مددگار رہے گی۔

(نہج البلاغہ ص جلد مطبوعہ ایران)

دوستانِ عزیز! حضرت مولائے کل کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس خطبہ اور مشورہ سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت حیدر کرار پر پورا پورا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ اور باہمی یگانگت اور اتحاد تھا۔ ہر ایک معاملہ میں ان سے مشورہ ہوتا تھا۔ ورنہ کوئی مسلمان اپنے دشمن کو ایسے خیر خواہی اور ہمدردی کے مشورے نہیں دیتا۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
یہ خبر کسی دشمن نے اُڑائی ہو گی!

حضرت عمر فاروق مسلمانوں کے ملجا و ماویٰ ہیں

اس خطبہ میں علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مسلمانوں کا ملجا دماویٰ سمجھتے تھے۔ ان کا نقصان اسلام کا نقصان سمجھتے تھے۔ سرکار علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کامیابی اسلام کی کامیابی سمجھتے تھے۔

خلافت فاروقی میں مسلمانوں کو فارس پر غلبہ حاصل ہوا

شیعہ حضرات کی مستند تفسیر الصافی صفحہ ۲۹۵ جلد ۲ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو عزو وقار اور غلبہ حاصل ہوا۔ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سورۂ روم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس غلبہ کا ذکر الٓمٓ ہ غلبت الروم میں فرمایا ہے۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی امارت و خلافت میں حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ شیعہ مفسر نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

فَلَمَّا غَزَا الْمُسْلِمُوْنَ اَلْفَارِسَ وَافْتَتَحُوْهَا فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔	جب مسلمانوں نے فارس کی جنگ لڑی اور اس کو فتح کر لیا تو مسلمان اللہ تعالیٰ عزوجل کی نصرت اور مدد سے بہت خوش ہوئے۔

اس کے بعد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا واضح الفاظ میں یہ فرمان بھی درج ہے کہ

اِنَّمَا غَلَبَتِ الْمُؤْمِنُوْنَ فَارِسَ فِیْ اِمَارَۃِ عُمَرَ۔	فارس پر یہ غلبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت میں مسلمانوں کو حاصل ہوا

نعرۂ تکبیر ــــــــــ اللہ اکبر

نعرۂ رسالت ــــــــــ یارسول اللہ

شان فاروق ــــــــــ زندہ باد

عالی حضرات! کتب شیعہ سے بھی حضرت علی المرتضےٰ اور حضرت

عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی دوستی اور تعلقات کا ثبوت مل گئے ہیں
اب جو علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا محب ہے۔ وہ کبھی بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ جس کو قیم الامر۔ قطب اور جائے پناہ قرار دیں اور علی کے محب اور ملنگ کہلانے والے تبرا بازی کریں۔

اُلٹی سمجھ خدا کسی کو نہ دے!

دے آدمی کو موت یہ بدادا نہ دے

فاروق اعظم کا عقیدہ

یہاں پر دو تین عقائد سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرنا بہت مناسب ہے۔ کیونکہ جاہل لوگوں نے عوام کو پریشان کر دیا ہے۔ اور وہ حضرات جو خلوص دل سے حقانیت کے متلاشی ہیں۔ ان کے لئے یہ بیان بڑا مفید ہوگا۔

اس دور میں محفل میلاد شریف منعقد کرنا۔ اُس پر خرچ کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اور بغض و کینہ سے لبریز سینے اس کو اسراف قرار دے کر بدعت وحرام گردانتے ہیں۔ عوام پر اپنے گمراہ کن عقیدہ کا دباؤ اور اثر ڈالنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ کیا ابوبکر صدیق کیا عمر فاروق کیا عثمان غنی کیا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے ایسا کیا تھا۔ میلاد منایا تھا۔ حالانکہ ان لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جیسے ڈنڈی مار لوگوں کو پکڑنے کے لئے۔ فریب کار۔ دھوکہ باز لوگوں کو پکڑنے کے لئے ایک محکمہ ہے۔ اسی طرح شریعت مطہرہ نے علماء اہل سنت وجماعت کو ایسے دین متین سے دھوکہ کرنے والے۔ فریب کار اور ڈنڈی مار دین کے رہزن کو پکڑنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ خلفاء راشدین علیہم الرضوان نے میلاد شریف کا ثبوت مانگنے والو آؤ خلفاء راشدین علیہم الرضوان سے ثبوت پیش کیا جاتا ہے اور حوالہ بھی اس محدث اور محقق کا پیش کیا جاتا ہے۔ جو آپ کے ہاں بھی مستند اور معتبر ہیں۔ اور ان کا نام نامی اسم

گرامی ہے۔ علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ۔ جو حرمین شریفین کے مفتی اور خطیب بھی رہ چکے ہیں۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی کے جلیل المرتبت علمائے حقانی سے ہیں۔ اپنی کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولا سید ولد آدم کے صفحہ ۷-۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا میلاد شریف منانا

حضرت خلیفہ اوّل خلیفہ برحق امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَنْ اَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلٰی قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ

جس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحْیَا الْاِسْلَامَ۔

جس نے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی۔ اُس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا

اب میلاد شریف کی عظمت اور برکت کا انکار کرنے والے حضرات سے پوچھا جائے۔ کہ آپ صرف انکار ہی نہیں کرتے بلکہ بدعت و حرام کے فتوے لگاتے ہو۔ ہوش کے ناخن لو اور اتنے بیباک نہ ہو جاؤ۔ ذرا یہ تو دیکھو کہ آپ کے فتوؤں کی زد میں کون کون سی اکابر آتے ہیں۔

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جس نے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا۔ دروازے بنانا محراب بنانا۔ جھنڈیاں لگانا۔ قمقمے جلانا۔ یہ سب تعظیم ہی ہے۔ اور کیا ہے۔ اعلیحضرت

عظیم البرکت، امام اہلسنت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گرائے جائیں گے

سلطان الواعظین۔ شیر پنجاب حضرت الفاضل ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی نے ان ابن الوقت ضمیر فروش۔ انتشاری ملاؤں کی دورنگی چال کا ذکر اس رباعی میں خوب فرمایا ہے۔

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں!
مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں!
محمد کا جب یوم میلاد آئے
تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئیں

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر

نعرۂ رسالت ——— یارسول اللہ

مسلک حق اہلسنت وجماعت ——— زندہ باد

دوستو! آج کل انہیں ناعاقبت اندیش نام نہاد مبلغوں نے بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار دے دیا ہے۔ بلکہ اس کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ ان کے مولویوں کا شریعت مطہرہ سے انحراف ہے۔

ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا اگر سجدہ ہوتا۔ یا شرک ہوتا۔ یا اس میں کوئی قباحت ہوتی تو سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوراً منع فرماتے اور فاروق وہ ہستی ہیں جن کے متعلق سرور کون ومکان۔ سیاح لامکاں۔ سید مرسلاں۔ شفیع مجرماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ نے فرمایا۔

عُمَرُ مَعِیْ وَاَنَا مَعَ عُمَرَ ‏ ‏ عمر میرے ساتھ ہے۔ اور میں عمر کے ساتھ

وَالحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ حَیْثُ کَانَ — ہوں۔ میرے بعد حق وصداقت عمر کیساتھ ہوگا۔ جہاں کہیں بھی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت

آئیے آپ کے سامنے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثبوت پیش کرتا ہوں امام غزالی علیہ الرحمۃ جو کہ حجۃ الاسلام ہیں نے کیمیائے سعادت فارسی صفحہ ۴۹۱ پر شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے عوارف المعارف صفحہ ۱۶۰ اور دیوبندی۔ غیر مقلد نجدی حضرات کے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ نے مجموعۃ الرسائل النجد یہ صفحہ ۸۲ جلد اوّل پر یہ روایت درج کی ہے کہ

ابوعبیدہ بن الجرّاح بوسہ بر دستِ امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داد حضرت ابوعبید بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیا۔

اب آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ دین میں انتشار۔ مسلمانوں میں تفرقہ کن حضرات نے ڈالا ہے۔ گاؤں میں۔ قصبوں میں شہروں میں بلکہ گھروں میں گلی کوچوں میں لڑائی۔ جھگڑے کا بازار کن حضرات نے برپا کیا ہے۔ یہ لڑائی جھگڑا تفرقہ سے اسلام کی خدمت کون سرانجام دے رہے ہیں۔ نئے عقائد۔ اور کفر و شرک کے فتوے بغیر سوچے سمجھے دینے والے حضرات نے یہ تخریب کاری کی ہے۔ یہ سب پوچھ ان کی ذات پر ہی ہے۔ علماء مسلک حق اہلسنت وجماعت تو انہیں عقائد کا پرچار کر رہے ہیں۔ جو خلفاء راشدین۔ صحابہ کرام۔ اہل بیت اطہار اور سلف صالحین حضرات کے عقائد تھے۔

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں!
نجدی تہذیب کے گندے ہیں انڈے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رضا رب کی رضا ہے۔ جیساکہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اگر یہ حرام یا بدعت ہو تو کبھی ابو عبیدہ بن جراح کو ہاتھ کو بوسہ نہ دینے دیتے۔ فاروق تو وہ ہے جس سے شیطان کوسوں دور بھاگتا رہے

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کا نام سُنکر شیطان بھاگ جاتا ہے

سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا فرمان مُبارک جامع ترمذی صفحہ ۲۱۰ جلد ۲ جامع صغیر صفحہ ۸۲ جلد اوّل مشکوٰۃ شریف مظاہر حق صفحہ ۱۲۱ جلد ۴ میں درج ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَفْرُقُ مِنْکَ یَاعُمَرُ	اے عمر فاروق بے شک شیطان تجھ سے دُور رہتا ہے

یہ روایت مشکوٰۃ شریف صفحہ میں اس طرح ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَخَافُ مِنْکَ یَاعُمَرُ۔

بلکہ صواعقِ محرقہ صفحہ ۹۶ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۸ مظاہر حق صفحہ ۱۲۱ جلد ۴ اشعۃ اللمعات صفحہ ۶۵۹ جلد ۴ میں حدیث شریف درج ہے۔ کہ حضور پُرنور نُورٌ علےٰ نُور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ	حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نام سُنکر شیاطین اور جن بھی نظروں سے غائب ہوجاتے ہیں۔

اس پایہ کی ہستی کبھی شرکیہ یا حرام فعل یا شریعت مطہرہ کے مخالف فعل سرزد ہوسکتا ہے۔ آپ خود اندازہ فرمائیں کہ جس فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی منشا کے مُطابق اللہ تعالےٰ احکام اسلام نافذ فرمادے اور قرآن مجید فرقان حمید میں آیات طیبات نازل فرماکر فاروق کی تائید فرمائی۔ جیسے کہ بیان بھی کر چکا ہوں۔ اور دو تین احکام اب بھی بیان کرتا ہوں سینئے اور عندا ُحقہ المنت

وجماعت پر عمل پیرا ہو کر گمراہ کن اور تباہ کن گروہوں اور فرقوں سے اجتناب کیجئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

امام المحدثین امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری شریف صفحہ ۹۸۱ جلد ۲ فتح الباری عمدۃ القاری الریاض النضرہ صفحہ ۳۲۳ جلد ۲ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ

ہم نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہُوا تھا پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ہر سے سے زیادہ محبوب ہیں۔ مگر میرے نفس سے۔ تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی۔ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہاں تک کہ میں زیادہ محبوب ہوں تیرے نزدیک تیرے نفس سے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ خدا کی قسم بیشک آپ مجھے میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر فاروق! اب یہ حقیقت ہے۔

میرے اعلٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے فرمایا ہے۔

اللہ کی سے تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے اُنہیں یہ
اور ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

عالی حضرات! فقیر کو بیان کرتے ہوئے کافی وقت گزر گیا ہے اب چند ایک خلیفہ دوم۔ امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی کرامات اور آپ کے تصرفات مستند کتب سے پیش کر کے اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں۔

زمین کا ساکن ہو جانا

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب جامع کرامات الاولیاء میں درج فرمایا ہے۔ کہ سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے کہ زمین نے ہلنا شروع کر دیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مبارک میں عصا مبارک تھا۔ آپ نے زمین پر مارا اور فرمایا اے زمین تجھ پر عمر جیسا عادل حاکم موجود ہے۔ اور تو ہلتی ہے۔ کتاب میں ہے۔ کہ زمین اُسی وقت ساکن ہو گئی۔

شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عالی حضرات! ویسے تو علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا یہ شعر اپنے اور بیگانے سبھی اپنے اشتہاروں پر لکھتے ہیں لیکن عقیدہ اس شعر کے اُلٹ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ محمد یا علی کسی چیز کے مختار نہیں۔ اولیاء اللہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے۔ حالانکہ علامہ اقبال مرحوم نے اس شعر میں یہ کہا ہے۔ کہ محبوبِ خدا مالکِ ہر دوسرا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان تو وریٰ الوریٰ ہے۔ محمد کے غلام اور اُن سے وفا کرنے والے حضرات کا یہ مقام ہے کہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اگر وفاداروں کا یہ مقام ہے تو جس کی وفا کرتے ہیں۔ اُس ہستی کی شان کئی گنا بُلند و بالا، ارفع و اعلیٰ ہوگی۔ میاں محمد صاحب عارف کھڑی علیہ الرحمۃ نے پنجابی میں خُوب فرمایا ہے۔

ہر مشکل دی کُنجی یار و ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

سرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دریائے نیل کو روانی کا حکم!

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جن کے متعلق امام ربانی غوث صمدانی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میزان الکبرٰی صفحہ پر فرمایا ہے، اُنہوں نے پچھتر مرتبہ حالتِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ علامہ سیوطی کو ہی نواب صدیق حسن بھوپالوی نے آثار القیامہ میں نویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ وہ امام سیوطی جن کی تفسیر جلالین ہر مکتبِ فکر کے مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ نے اپنی کتاب تاریخ الخلفا صفحہ ۹۰

محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرۃ صفحہ ۱۶ جلد ۲ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہتہ المجالس صفحہ ۱۵۸ جلد ۲ مطبوعہ مصر دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے خلیفۂ مجاز مولوی بدر عالم میرٹھی نے اپنی کتاب ترجمان السنّۃ کے صفحہ ۳۴۰ جلد ۴ غیر مقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تکریم المومنین کے صفحہ ۵۸ مطبوعہ آگرہ میں سیّد فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ واقعہ درج کیا ہے۔

میں آپ کے سامنے لفظ بلفظ واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جو مولوی بدر عالم صاحب میرٹھی نے لکھا ہے۔ سنیئے اور غیروں سے بھی مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت کا ثبوت ملاحظہ فرمایئے۔ میرٹھی صاحب کہتے ہیں کہ

جب مصر فتح ہو گیا تو لوگ عمرو بن العاص گورنر مصر کے پاس آئے۔ اور جب عجم کے بُونہ کا دن منانے کا وقت آیا۔ تو انہوں نے کہا۔ اے امیر المومنین جب یہاں قحط پڑتا ہے۔ تو یہاں کی روایات کے مطابق وہ بُونہ کی رسم ان ہی کے دستور کے مطابق ادا کیئے بغیر نہیں جاتا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دریافت کیا۔ وہ رسم کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ جب مہینے کی بارہ تاریخ ہو جاتی ہے۔ تو ہم ایک باکرہ لڑکی کے والدین کو راضی کر کے اس کو زیورات ولباس سے خوب آراستہ کرتے ہیں۔ پھر اس کو دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ سُن کر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا یہ مکروہ رسم اسلام برداشت نہیں کر سکتا اور جو اسلام سے پہلے پہلے رسوم بد ہو چکیں وہ سب ختم ہوئیں آخر جب رسم بُونہ کے منانے کا دن آیا تو دریائے نیل میں نہ تھوڑا پانی رہا نہ بہت تا آنکہ لوگوں نے وہاں سے جلا وطن ہونے کا ارادہ کر لیا۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ قصہ لکھ بھیجا۔ انہوں نے اس مضمون کا خط جواباً ارسال فرمایا۔ تم نے جو کیا وہ بالکل درست کیا۔ میں تمہارے پاس ایک خط بھیج رہا ہوں میرے اس خط کو تم دریائے نیل میں ڈال دینا۔ جب وہ خط حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مِنْ عُبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى نِيْلِ اَهْلِ مِصْرَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا تَجْرِىْ مِنْ قِبَلِكَ وَمِنْ اَمْرِكَ فَلَا تَجْرِ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكَ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا تَجْرِىْ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وَهُوَ الَّذِىْ يُجْرِيْكَ فَنَسْاَلُ

اللہَ تعَالیٰ اَنْ یُجْرِیَکَ۔

یہ خط ہے۔ ایک اللہ کے بندہ عمر امیر المومنین کی طرف سے دریائے نیل کے نام اَمَّا بَعْدُ اوہ دریائے نیل! اگر تو پہلے سے اپنے ارادہ سے چڑھا کرتا ہو تو مت چڑھ۔ ہم کو تیری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر ایک اللہ واحد قہّار کے ارادہ سے چڑھا کرتا ہو اور وُہی تجھ کو جاری کیا کرتا ہو تو ہم اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ وہ تجھ کو پھر جاری کر دے۔

چنانچہ حسب الحکم یہ خط دریائے نیل میں ڈال دیا گیا تو ایک ہی شب کے اندر دریائے نیل میں سولہ سولہ گز پانی آگیا اور وہ دن ہے۔ اور آج کا دن کہ اللہ تعالےٰ نے اس دستور کو مصر والوں سے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔

نعرۂ تکبیر ——————— اللہ اکبر جَلَّ جَلالہٗ

نعرۂ رسالت ——————— یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

دوستانِ عزیز! اس واقعہ سے مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کی حقانیت عیاں ہے۔ وہ حضرات جو یہ کہتے پھرتے ہیں۔ اور اسی کو دین کی تبلیغ کہتے ہیں کہ محمد یا علی کسی چیز کا حاکم و مختار نہیں۔ کوئی نفع اور نقصان کا مالک نہیں۔ نبی ولی سب محض عاجز ہیں۔ کچھ نہیں کر سکتے۔ وُہ اس واقعہ کی طرف توجّہ کریں کہ سرکار سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دریائے نیل کی طرف رقعہ لکھا۔ اور اس کو مخاطب فرمایا۔ اور مخاطب فرمانے کا انداز بھی کیسا انداز ہے۔ ریاض نضرہ میں علّامہ محب طبری علیہ الرحمۃ۔ نزہۃ المجالس میں علّامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے جو الفاظ لکھے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی نِیْلِ مِصْرَ مِنْ عَبْدِ اللہِ عمر بن الخطاب اَمَّا بَعْدُ فَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ بِنَفْسِكَ فَلَا حَاجَۃَ بِنَا اِلَیْكَ وَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ بِاللہِ فَاجْرِ عَلٰی اِسْمِ اللہِ۔

فرمایا اے دریائے نیل! اگر تو اپنی مرضی سے جاری ہوتا ہے۔ تو ہم کو تمہاری

کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر تو اللہ تعالےٰ کے لئے بہتا ہے تو فاجر علےٰ اِسْمِ اللہ تو اس کے نام پر جاری ہو جا۔

یہ رقعہ جب دریائے نیل میں پھینکا گیا تو دریا فوراً جاری ہو گیا اور ایسا جاری ہُوا کہ آج تک خشک نہیں ہُوا۔ میاں محمد صاحب عارف کھڑی علیہ الرحمۃ کا شعر میرے ساتھ سب مل کر پڑھیں۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

شاہ ولی اللہ دہلوی کا بیان

شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو دوسرے حضرات اپنا استاذ اعلےٰ تسلیم کرتے ہیں۔ اپنی کتاب ازالۃ الخفاء صفحہ ۷۳ جلد ۲ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ درحق ہر شخصے ہر کلمہ کہ گفتہ است بالآخر۔ جس شخص کے حق میں آپ جو کچھ فرماتے مصداقِ ہماں کلمہ ازوے بظہور آمد۔ وہی اس سے ظہور میں آتا۔

دوستو! اگر نبی اکرم شفیعِ معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خلیفہ نائب اور وزیر کی یہ شان ہے۔ تو خود سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے متعلق جو یہ کفر بکتے پھرتے ہیں کہ

رسُول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

وہ قیامت کو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے۔ اور رب کے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کیا مُنہ لے کر جائیں گے۔ دنیائے اسلام کے عظیم مشفق اور مہربان رہنما اور اس دَور کے مجدّدِ اعظم مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔ ؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

اسمِ فاروق کی برکت

دبدبۂ فاروق کا یہ عالم ہے۔ کہ آج بھی کوئی تجربہ کرنا چاہے۔ تو کر سکتا ہے جس شخص کو احتلام کی بیماری ہو۔ وہ رات کو سوتے وقت اپنے سینے پر اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے یا عمر لکھے تو اسکو احتلام نہ ہوگا۔

علّامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ صفحہ ۱۹ جلد ۲ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس صفحہ ۱۶۰ جلد ۲ پر ایک واقعہ درج فرمایا ہے جس میں سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی برکت سے دریائے دجلہ کا لشکر کو راستہ دے کا تذکرہ ہے۔ سُنیئے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے وزیر فاروق اعظم کے وسیلہ کی برکات کا اندازہ لگایئے۔

عدل فاروق کے وسیلہ کی برکت سے دریا کا راستہ دے دینا

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی قیادت میں ایک لشکر مدائن و کسریٰ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب لشکر دریائے دجلہ کے کنارے پہنچا تو وہاں نہ کوئی جہاز تھا اور نہ ہی کوئی کشتی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آگے بڑھ کر دریا کو فرمایا۔

یَا بَحْرُ اِنَّكَ تَجْرِیْ بِاَمْرِ اللّٰهِ فَبِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِعَدْلِ عُمَرَ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلَا خَلَّيْتَنَا وَالْعُبُوْرَ۔	اے دریا! تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے جاری ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ رسول کے عدل کے وسیلہ سے ہم کو پار ہو جانے دو۔

دونوں حضرات نے یہ کہہ کر اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے اور سارے لشکر نے اپنے سرداروں کو دیکھ کر اپنے گھوڑے اور اُونٹ دریا میں ڈال دیئے

اور دریا کو عبور کر لیا۔ جب مجاہدین نے دیکھا تو ان کے گھوڑوں اور اونٹوں کے سُم تک بھی پانی سے تر نہ ہوئے تھے۔

نعرۂ تکبیر ——— اللہ اکبر جَلَّ جلالہٗ

نعرۂ رسالت ——— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عدل فاروق ——— زندہ باد

شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے اسی لئے کہا ہے۔

جہاں پہنچے زمین کو آسماں سے کر دیا اونچا!!
جہاں ٹھہرے در و دیوار کا نقشہ بدل آئے
سمندر میں بھی ان کے دوڑ کی راہیں نکل آئیں
پہاڑوں پر بھی ان کے فیض کے چشمے اُبل آئے

دوستو! عظیم المرتبت صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ آپ نے دیکھا کتنا بہترین عقیدہ ہے۔ اور آج کل کے نام نہاد مبلغ جو کہ دیوبندی۔ مودودی اور غیر مقلدین وہابی حضرات سے تعلق ہے۔ اس عقیدہ کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ اس پہ طرّہ یہ کہ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کے لئے کہتے پھرتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی وسیلہ لیا ہے۔ اس روایت سے اظہر من الشمس ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان وسیلہ کے قائل بلکہ حامل بھی تھے بلفظ بحرمتہ استعمال کرتے تھے۔

وسیلۂ مصطفےٰ ابو الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام نے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ آپ کا نام مبارک لے کر بارگاہ خداوندی میں پیش کیا۔ جس کو اُمّت محمدیہ کے عظیم المرتبت محدثین اور مفسرین نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ چند کتابوں کے نام آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ امام طبرانی نے طبرانی شریف صفحہ ۸۲، ۸۳ جلد ۲۔ مستدرک صفحہ ۶۱۵ جلد ۲ مواہب اللدنیہ صفحہ ۱۲

جلد ۱ تفسیر عزیزی صفحہ ۱۸۳ ۔خصائص کبریٰ صفحہ ۷، جلد ۱ کتاب الوفار باحوال المصطفیٰ صفحہ ۳۳ جلد ۱ زرقانی شریف صفحہ ۶۲ جلد ۱ ۔ افضل الصلوٰۃ صفحہ ۱۱۷ ۔ شواہد الحق صفحہ ۱۳۷ ۔ الانوار المحمدیہ صفحہ ۹ ، ۱۰ ابن عساکر صفحہ ۳۵۷ جلد ۲ شفا شریف صفحہ جلد اوّل تفسیر روح البیان صفحہ جلد ۱ مدارج النبوۃ وغیرہم کتب معتبرہ میں درج ہے کہ حضرت آدم علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا۔

یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِیْ ۔ اے پروردگار محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مجھے مجھے معاف فرمادے۔

اُمتِ محمدیہ کے جلیل المرتبت عالم بلکہ امام العلمار علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ جن کی شرح جامی پڑھ کر سب مولوی سند حاصل کرتے ہیں ۔ خواہ وہ مدرسہ دیوبندیوں کا ہو ۔ یا غیر مقلدین کا۔ سب ہی اس کتاب کو پڑھنے سے علامہ جامی علیہ الرحمۃ کے روحانی شاگرد ہیں ۔ وہ جامی فرماتے ہیں۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یا یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ سے دیو زدہ کا زندہ آجانا

اب ایک حوالہ دیوبندی حضرات کے حکیم الاُمت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب کرامات صحابہ سے پیش کرتا ہوں ۔ جس میں خود تھانوی صاحب نے ایک صحابیہ کا بارگاہِ ایزدی میں پیارے مصطفےٰ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی ہے اور اس کی دُعا قبول بھی ہوئی ہے ۔ کرامات صحابہ کے صفحہ ۹۵ پر درج ہے کہ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے ۔ کہ ایک اندھی بڑھیا کے ایک نوجوان انصاری بیٹے نے وفات پائی

اور بڑھیا نے اس کے منہ پر کپڑا اڑھا دیا۔

ہم اس کو صبر و تسلّی دے رہے تھے۔ بیچ میں وہ کہنے لگی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے پیغمبر کی طرف اس اُمید پر ہجرت کی کہ تو تکلیفوں میں میری مدد کرے۔ آج میری مصیبت کو تو ٹال دے۔

اے اللہ! محمّد رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا صدقہ! میری مدد کر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم لوگ ابھی وُہیں بیٹھے تھے کہ اس مردے نے جو اپنے باپ کے لحاظ سے انصاری تھا۔ اپنے مُنہ سے کپڑا ہٹایا۔ اور اپنی بُڈھی مہاجر ماں سے کہا۔ اب تم مت گھبراؤ میں اچھا ہوگیا چنانچہ ہم سب نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ (الکلام المبین صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

حضرات! آپ نے حضرت آدم علیہ السلام۔ صحابہ کرام، مفسّرین۔ محدثین محققّین اور اولیاء کاملین کا عقیدہ سُن لیا۔ لیکن دیوبندی۔ مودودی۔ تبلیغی اور غیر مقلّد وہابی حضرات کے نام نہاد شیخ الاسلام اور بزرگ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ علامہ دحلان مکّی علیہ الرحمۃ نے الدرر السنیۃ میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ نجدی کا عقیدہ تھا۔

مَنْ تَوَسَّلَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ کَفَرَ۔	جس نے نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم سے توسّل کیا بے شک وہ کافر ہوگیا۔

توبہ توبہ! یہ فتوے کتنے جلیل المرتبت۔ صحابہ کرام۔ محدّثین، مفسّرین اور اولیاء کاملین پر سرزد ہوتا ہے۔ خداوند کریم ایسے دین کے دشمنوں سے محفوظ رکھے اور ایسے عقائد باطلہ سے بچائے۔ آمین۔

یومِ غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ عَالِمِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اَلَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَخُلَفَائِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَبَنَاتِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ بِلِسَانِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الْقَسِیْمِ الْعَلِیْمِ الْحَلِیْمِ النَّعِیْمِ الْعَظِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ ہ

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ط

ترجمہ :- اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔

کہ میں اُسے حضور حاضر کروں گا۔ ایک پل مارنے سے پہلے۔ (پ ۱۹ ع ۱۸)

عالی حضرات! اللہ تبارک و تعالےٰ جَلَّ جلالہٗ وعَمَّ نوالہٗ کی حمد وثناء اور نعت جناب احمد مختار مدنی تاجدار۔ سرکار ابد قرار۔ سرورِ کائنات۔ مفخرِ موجودات باعثِ تخلیقِ کائنات۔ منبعِ کمالات۔ خلاصۂ موجودات۔ بلکہ اصلِ کائنات احمد مجتبےٰ مالکِ ہر دوسرا۔ رازدارِ رب العلا۔ شافعِ روز جزا۔ شبِ اسرےٰ کے دُولہا۔ کُل کائنات کے ملجا وماویٰ حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ہدیۂ تحفہؔ صلاۃ وسلام درود و سلام پیش کرنے کے بعد آج میرا موضوع شانِ غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ مُبارک ربیع الثانی شریف کا مہینہ ہے۔ اوراس مہینہ مُبارکہ میں سرکار قطب الاقطاب۔ فردالافراد۔ غوث الاغواث۔ سیّد الاسیاد شیخ الملک والجن والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوث الاعظم۔ غوث العالمین شہنشاہِ بغداد سرکار سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی جعفری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا کا وصال مُبارک ہُوا۔ اس لئے اس موضوع پر آج آپ سے خطاب کروں گا۔

میرے دوستو اور بزرگو! اولیاء اللہ کی شان بیان کرنا۔ ان کے فضائل وکمالات کا تذکرہ کرنا۔ اور ان کی قدرت اور تصرف کا ذکر خیر کرنا یہ صرف اور صرف علماءِ مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کا ہی طریقہ نہیں ہے بلکہ قرآن پاک کا اگر بنظر

غور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ خدا وند کریم خود اپنے اولیاء کی قدرت اور تصرّفات ان کے فضائل و کمالات و کرامات اور برکات کا تذکرہ فرماتا ہے چنانچہ جو آیۂ شریفہ میں نے اپنے خطبہ میں پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کے اُمت کے ایک ولی کی طاقت، قدرت، تصرف اور کرامت کا ذکر خیر فرمایا ہے۔

وُہ واقعہ اس طرح ہے۔ کہ ملکہ بلقیس جو کہ مشرکہ تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں آ رہی تھی۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ اس کا جو بیش قیمت وزنی تخت ہے اور جو سات کوٹھڑیوں کے اندر ہے۔ اور ہر کوٹھڑی کے باہر پہرہ بھی لگا ہُوا ہے اور ہر کوٹھڑی مُقفل ہے۔ اُس کو ملکہ بلقیس کے آنے سے پہلے اپنے دربار میں لایا جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں اور اُمتیوں کو اکٹھا کیا۔ اس میں جن و انس بھی تھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

قَالَ یٰاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۔ (پ ۱۹ ع ۱۸)

(سلیمان علیہ السلام) نے فرمایا۔ اے درباریو تم میں کون ہے کہ وُہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں۔

امام المفسرین علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے تفسیر نیشاپوری صفحہ ۱ جلد ۱۵ پر تحریر فرمایا ہے کہ

کَانَ عَرْشُ بَلْقِیْسَ فِیْ اَقْصَی الْیَمَنِ وَ سُلَیْمَانُ

ملکہ بلقیس کا تخت یمن کے آخری حصّہ میں تھا اور سلیمان علیہ السلام

فِی الشَّامِ ملک شام میں تھے۔

تخت کیسا تھا؟

ملکہ بلقیس کے تخت کے متعلق غیر مقلدین وہابی حضرات کی مقتدر شخصیت نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر ترجمان القرآن صفحہ ۱۴۳ پر لکھا ہے کہ اس تخت پر ملکہ بلقیس اجلاس کیا کرتی تھی۔ وہ سونے اور قسم قسم کے موتیوں سے جڑا ہُوا تھا۔ اس کے دونوں کناروں میں یاقوت اور زمرّد مغزی کی طرح لگا ہُوا تھا۔ منقّش تھا۔ وُہ تخت اسّی گز لمبا اور چالیس گز چوڑا تھا۔ چھ سو عورت اس کی خدمت کے واسطے مقرر تھی۔

ملکہ بلقیس کا جاہ و جلال کیسا تھا!

یہی نواب صدیق حسن بھوپالوی ہی نے ترجمان القرآن صفحہ ۱۴۲ سورۃ نمل میں لکھا ہے۔ سیّد المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

شہر سبا کی ملکہ بلقیس تھی۔ اس ملکہ بلقیس کے ساتھ ایک لاکھ جرنیل تھے اور ہر ایک جرنیل ایک ایک لاکھ فوج پر حاکم تھا۔

نواب صدیق حسن بھوپالوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ملکہ بلقیس کو ہر ایک چیز ملی تھی۔ یعنی دنیا کے اسباب میں سے جس چیز کے بادشاہ محتاج ہوتے ہیں۔ وہ سب اُس کے پاس موجود تھے

تخت بلقیس لانا بڑی کرامت ہے

نواب صدیق حسن بھوپالوی ہی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن کے صفحہ ۱۵۶ پر لکھا ہے کہ

تخت کا ہو بہو بلقیس کے شہر سے سرکار سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچنے سے پہلے لے آنا ایک بڑی کرامت ہے۔ حالانکہ وہ تخت کو اغلاق اور اقفال میں بند کر چکی تھی۔ اور اس پر پہرہ مقرر کر چکی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباریوں میں سے ایک جن نے کہا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ (پ ۱۹ ع ۱۸)

ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کروں گا۔ قبل اس کے حضور اجلاس برخاست کریں۔

ابن عباس اور مجاہد مفسرین نے مِنْ مَّقَامِكَ سے مُراد مُطلق بیٹھنا لیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے جلدی چاہتا ہوں۔

نکتہ سرکار سلیمان علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میں اس سے جلدی چاہتا ہوں اس سے واضح ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ علم تھا کہ میرے اُمتیوں میں سے اس سے پہلے بھی لانے والے موجود ہیں۔ تو وہ مسلمان جو نبی اکرم رسول محتشم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ وہ یقیناً خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر سلیمان علیہ السّلام نبی کے علم کا یہ مقام ہے۔ تو ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم مُبارک تو ان سے بھی وسیع ہوگا کیونکہ ہمارے آقا تو حضرت سلیمان علیہ السّلام کے بھی سردار اور امام ہیں۔ اسی لئے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت مجدد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ علا پر جلوس
ہے وہ سُلطانِ والا ہمارا نبی

مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سرکار سلیمان علیہ السلام کی نگاہِ نبوّت دیکھ رہی ہو کہ ایک دَور ایسا آئے گا کہ لوگ اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرّفات کا تو انکار کریں گے مگر جنّات کی طاقت اور تصرّفات کا اقرار کریں گے تو آپ نے فرما دیا کہ مجھے اس سے بھی جلدی چاہیئے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ میری اُمّت کے انسانوں۔ بشروں میں بھی ایسے ولی اللہ موجود ہیں جو جنّات کی طاقت اور تصرّفات سے بھی زیادہ تصرّفات فرما سکتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ (پ ۱۹ ع ۱۸)

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ کہ میں اُسے حُضور میں حاضر کروں گا آنکھ کی ایک پل مارنے سے پہلے۔

سیّد المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اُس عالم دین ولی اللہ کا نام آصف تھا اور اس کے والد کا نام برخیا تھا اور یہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کا کاتب تھا۔

جب حضرت سلیمان علیہ السّلام نے آنکھ جھپکی تو سلیمان علیہ السّلام نے اپنے سامنے تخت دیکھا تو فرمایا۔

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۚ

یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

مولوی ثناءاللہ امرتسری کی تفسیر

دوستو! اب اُنہیں آیات طیّبات کے متعلق جو تفسیر مولوی ثناءاللہ امرتسری نے کی ہے۔ وُہ پیش کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ مخالفین حضرات امرتسری صاحب کو اپنی

جماعت کا سردار قرار دیتے ہیں ۔ امرتسری صاحب نے اپنی تفسیر ثنائی صفحہ ۳۴ ، ۳۵ جلد ششم مطبوعہ امرتسر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے مشیروں سے کہا اے میرے سردارو ۔ اور مشیرو! کون تم میں سے اُس ملکہ بلقیس کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے ۔ پہلے اس سے کہ وہ لوگ میرے پاس تابعدار ہو کر آئیں ۔ جنوں میں سے ایک شورہ پشت دیو بول اُٹھا کہ

حضور! میں اُسکو لا سکتا ہوں پہلے اس سے کہ حضور اپنے مقام سے اٹھیں ۔ اور میں اس کام پر قدرت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں ۔ یہ خیال نہ فرمائیے کہ میں اس تخت کے جواہرات وغیرہ سے کچھ نکال لوں گا ۔

ایک شخص نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا یعنی وہ کتابی تعلیمات کا عامل تھا ۔ جس کی وجہ سے اُسکو ایسے اُمور پر قدرت تھی ۔ وُہ بولا کہ حضور کی آنکھ جھپکنے سے پہلے میں اس تخت کو حضور کے سامنے لا سکتا ہوں ۔ یعنی بہت جلد ۔ حضرت سلیمان نے اُسکو اس کام پر مامور فرمایا ۔ پھر جب سلیمان نے اپنے سامنے اُسکو موجود دیکھا تو کہا یہ میرے پروردگار کا فضل ہے ۔ کہ ایسے ایسے لائق آدمی میرے ماتحت ہیں ۔

دوستو! علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر کے صفحہ ۶ جلد ۱۵ پر لکھا ہے کہ

حضرت سلیمان علیہ السّلام بیت المقدّس ملک شام میں تھے اور ملکہ بلقیس کا تخت یمن میں تھا ۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کی اُمّت کا ولی آصف بن برخیا اپنی جگہ سے غائب بھی نہیں ہُوا ۔ مگر تخت لے آیا ۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اپنے اُمّت کے ولی کی قدرت ۔ طاقت اور تصرّف کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میری اُمّت میں اتنی طاقت اور قدرت والے ولی بھی پیدا فرمائے ہیں ۔ قدرت اور لائق کا لفظ تو مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے بھی استعمال کیا ہے ۔

دوستو اور بزرگو!! اس سے مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت ثابت ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کے ولیوں کے تصرفات اور کمالات کا بیان کرنا اور خوش ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی سُنّت ہے اور ایک وُہ لوگ بھی ہیں جو اولیاء تو کجا انبیاء کے تصرّفات اور قدرتوں اور طاقتوں کے بیان کرنے کو کفر و شرک قرار دیتے ہیں۔

میرے اعلحضرت عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت مجدّد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مُراد کس آیت خبر کی ہے!

ایک متفقہ اُصول

جو کہ ہر مکتب فکر کے علماء کے نزدیک مسلّمہ ہے بیان کرتا ہوں کیونکہ اس اُصول کو مسلّمہ مفسّرین نے اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے کہ اس اصول سے کئی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ وہ اصول یہ ہے کہ تمام انبیاء اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسّلام میں سے ہمارے رسول مکرم نورِ مجسّم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل و اعلےٰ ہیں اور جس طرح نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سب انبیاء اور مُرسلین سے افضل و اعلےٰ ہیں۔ اسی طرح تمام انبیاء اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ و السّلام کی اُمتوں میں سے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت محمدیہ افضل و اعلےٰ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ۝ (پ۴ ع ۳)	تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

جس طرح سب انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں میں سے ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّت افضل و اعلےٰ ہے۔ اسی طرح سب

انبیاء اور مرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسلام کی اُمتوں کے اولیاء سے نبی آخرالزمان۔ شفیع مجرماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اولیاء افضل و اعلےٰ ہیں۔

جب یہ اصُول مسلّمہ ہے اور بالکل درست ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے اُمت کا ولی اللہ آصف بن برخیاء اپنی جگہ سے غائب ہوئے بغیر بیت المقدس میں بیٹھے ہُوئے یمن سے مقفل کوٹھڑیوں کے اندر سے تخت کو لا سکتا ہے اور وہاں سے تصرّف فرما سکتا ہے اور بیت المقدس میں بیٹھے ہُوئے یمن کو اور تخت کو دیکھ بھی رہا ہے۔ تو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اولیاء اللہ بھی دور دراز سے تصرّف فرما سکتے ہیں۔ اور قرب و بعد دور و نزدیک ان کی نگاہِ ولایت دیکھ سکتی ہے۔ عقیدہ رکھنا دُرست اور حق ہے اور اس کو شرک قرار دینا قرآن وحدیث سے ناواقف ہونے پر مبنی ہے۔ میرے اعلیحضرت مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خُوب فرمایا ہے

خلق سے اولیاء۔ اولیا سے رُسل
سب رسولوں سے اعلےٰ ہمارا نبی

اس شعر میں اعلیحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی ہیں۔ میرے ساتھ سبھی ذوق اور شوق سے پڑھیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل!
سب رسولوں سے اعلےٰ ہمارا نبی!

شانِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ

اس شعر میں یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اولیاء اللہ اور انبیاء خُدا نہیں ہیں بلکہ خُدا کی مخلوق ہیں یہ بات بھی مسلّمہ ہے کہ نبی آخرالزماں۔ وسیلۂ بیکساں حضرت محمد مُصطفےٰ صلیّ اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اولیاء الرحمٰن میں سے حضرت

غوث اعظم۔ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا مقام بھی بلند و بالا ہے۔ جیسا کہ علامہ عبد القادر اربلی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیفِ لطیف تفریح الخاطر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲۰ پر درج فرمایا ہے کہ

غوث پاک کے متعلق امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسےٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی شبِ ولادت مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معہ صحابہ کرام الرضوان آئمہ الھدیٰ اور اولیاء عظام علیہم الرضوان ان کے گھر میں جلوہ افروز ہیں۔ اور ان کو ان الفاظ مبارکہ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی۔

يَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاكَ اللّٰهُ اِبْنًا وَهُوَ وَلِيٌّ وَمَحْبُوْبِيْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَيَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ فِي الْاَوْلِيَاۤءِ وَالْاَقْطَابِ كَشَانِيْ بَيْنَ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالرُّسُلِ

اے ابو صالح! اللہ تعالےٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے۔ جو ولی ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے۔ وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی۔ جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

اسی لئے ہی کسی نے سچ فرمایا ہے۔

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمدؐ درمیانِ انبیاء!

شیخ محقق شیخ المحدثین حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو دیو بندی حضرات کے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب افاضات الیومیہ صفحہ ۱۱۴ جلد ۷ مطبوعہ تھانہ بھون میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ

کا حضوری لکھا ہے۔ نے بھی اپنی تصنیف لطیف اخبار الاخیار شریف فارسی کے صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ دیوبند میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

حضرات! اگر حضرت سلیمان علیہ السّلام کے اُمّت کے ولی اللہ کا دُور دراز سے تصرّف فرمانا اور بیت المقدس میں بیٹھے ہُوئے یمن کو دیکھنا اور مقفل کوٹھڑیوں سے تخت کو اُٹھانا جس سے حاضر وناظر کا بھی ثبوت عیاں ہے۔ کرامت ہے اور قرآن نے بیان کی ہے تو پھر سرکار قطب الاقطاب۔ غوث الاغیاث۔ غوث الاعظم شاہ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا دُور دراز سے تصرّف فرمانا اور مشرق میں بیٹھکر مغرب کے مریدوں کو دیکھنا اور ان کی مدد فرمانا اور اُن کا حاضر وناظر ہونا بھی برحق۔ عین ایمان اور دُرست ہے۔ کیونکہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، آصف بن برخیار سے کئی گُنا افضل و اعلےٰ ہیں۔ چنانچہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلّمہ علماء حقّانی علّامہ شطنوفی نے بہجۃ الاسرار کے صفحہ ۹۹ پر علاّمہ حلبی نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۶ پر علامہ عبد القادر اربلی نے تفریح الخاطر کے صفحہ ۵۳ پر۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نے اخبار الاخیار شریف فارسی کے صفحہ ۲۵ شیخ ابوالمعالی قادری لاہوری نے تحفہ قادریہ کے صفحہ ۳۸ پر حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ ارشاد درج فرمایا ہے کہ۔

لَوِ انْكَشَفَتْ عَوْرَةُ مُرِيْدِيْ بِالْمَغْرِبِ وَ اَنَا بِالْمَشْرِقِ لَسَتَرْتُهَا ؕ	اگر میرا مُرید مغرب میں ہو۔ اور میں مشرق میں ہوں تو میں اُس کے ستر کی پردہ پوشی کر دوں گا۔

اسی لئے کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے۔

آستانے تے جنابِ غوث تے سر رکھ کے ویکھ!
اپنی جھولی نوں مراداں نال پل وچ بھر کے ویکھ
المدد یا غوث اعظم المدد یا دستگیر
پھیر جدھ بنے کوئی تاں ایہہ وظیفہ کر کے ویکھ

میرے غوثِ پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے بڑے بڑے انعامات سے نوازا ہے۔ اس لئے آپ کی بارگاہ میں جس قسم کا بھی سوالی آیا آپ کی بارگاہ سے وہ بامراد گیا۔

علامہ شطنوفی نے بہجۃ الاسرار کے صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ مصر پر علامہ حلبی نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۵ پر داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۷۰ پر شاہ ابو المعالی قادری لاہوری نے تحفہ قادریہ کے صفحہ ۹۴ پر ایک واقعہ درج فرمایا ہے کہ

ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضور والا! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں عذابِ قبر میں مبتلا ہوں تم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں میرے لئے دعاء خیر فرمانے کے لئے عرض کرو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا والد میرے مدرسہ کے دروازہ سے کبھی گزرا تھا؟ تو اس نے عرض کیا بندہ نواز۔ جی ہاں۔ آپ سن کر خاموش ہو گئے۔

دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ غریب نواز! آج میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہ وہ خوش و خرم ہیں اور سبز لباس پہنا ہوا ہے۔ اور انہوں نے مجھے فرمایا۔

قَدْ دُفِعَ عَنِّیْ الْعَذَابُ بِبَرْکَتِہٖ   بے شک شیخ عبدالقادر کی دعا

اَلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِہٖ کی برکت سے عذاب دُور کر دیا گیا ہے

میرے والد نے مجھے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کرو۔

سرکار غوث اعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے اُس لڑکے کی بات کو سُن کر ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّخَفِّفَ الْعَذَابَ عَنْ کُلِّ مَنْ عَبَرَ عَلٰی بَابِ مَدْرَسَتِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

بیشک میرے رب کریم عزّ و جل نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مُسلمان میرے مدرسہ کے دروازہ سے گزریگا میں اس کے عذاب میں تخفیف کر دونگا۔

پھر ہم کیوں نہ جھوم جھوم کر پڑھیں۔

آستانے تے جنابِ غوث دے سر رکھ کے دیکھ
اپنی جھولی نوں مراداں نال پل وچ بھر کے ویکھ
المدد یا غوثَ الاعظم المدد یا دستگیر!
پھر جد کوئی بنے تاں ایہہ وظیفہ کر کے ویکھ

دوستو! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی بارگاہ میں جس قسم کا بھی سوالی آیا اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہ بامراد واپس گیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں سُنا کہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عالم برزخ میں بھی مدد فرما کر اللہ تعالےٰ سے عذابِ قبر معاف کرایا۔ حضرت خواجۂ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ نے اِسی لئے بارگاہِ غوثیت کی شان میں کیا خوب کہا ہے۔

قبلۂ اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین!!

یک نظر از تو بود در دو جہاں بس مارا
نظرے جانبِ ما حضرت غوث الثقلین!

غوث پاک رضی اللہ عنہم کے حلقہ درس کی برکات!

اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے بھائی دارا شکوہ نے اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۷۰ پر لکھا ہے کہ

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو میرے حلقہ درس میں شمولیت کا اتفاق ہوا ہے۔ یا جس نے میری زیارت کی ہے تو قبر کے فشار اور قیامت کے عذاب میں اُس کے لئے کمی کر دی جائے گی۔

غوثِ اعظم بمنِ بے سروسامان مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے!

میرے دوستو اور عزیزو! سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات خدا تعالےٰ کے محبوب ہیں۔ صالحین اور کاملین کے سردار ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ان مقامات سے کیوں نہ نوازے۔ خداوند کریم صالحین کا مقام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۔ (پ۱۷ ع ۷) — اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

اس آیہ شریفہ نے تفسیر ثنائی صفحہ ۱۳۴ جلد ۵ کا ترجمہ مولوی ثناء اللہ امرتسری جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے سردار ہیں۔ پر جو کہا ہے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ امرتسری صاحب ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جنت کی زمین کے وارث میرے پرہیز گار بندے ہوں گے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۳-۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء اس معنےٰ کہ ارض سے مراد جنت کی زمین ہے۔ پر قرآن مجید کی

دوسری آیۃ بھی پیش کی ہے ۔ اور لکھا ہے کہ
ارض سے مراد جنت میرے نزدیک راجح معنیٰ ہیں ۔ قرآن مجید اس کی تائید کرتا ہے ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ؕ

جو آدمی زمین کا وارث ہوتا ہے جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے ۔ اور جتنا حصہ چاہے دے ۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ۔ جب میرے حضور پُر نور سرکار سیدنا غوث اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اولیاء اللہ اور صالحین کے بھی سردار ہیں جن کو چاہیں عطا فرمائیں جتنا چاہیں عطا فرمائیں کسی کو اُسپر کیا اعتراض ہے ۔

روپڑی کی تصدیق

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی حافظ عبداللہ صاحب روپڑی جو کہ حافظ عبد القادر روپڑی کے چچا بھی ہیں اور سُسر بھی ہیں نے فتاویٰ اہلحدیث صفحہ ۴۱ ، ۵۰ پر سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو مشائخ کے سردار اور اولیا اللہ کے سرگردہ لکھا ہے ۔ وُہ تو بدرجہ اولیٰ جنت کے وارث ہیں ۔ اعلحضرت عظیم البرکت ۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے کہا ہے ۔

ے تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا
اِس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلٰی نَبِیِّہٖ عَبْدِ الْقَادِرِ

ایک اور واقعہ سُنیئے جس سے میرے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی عظمت و رفعت آشکارا ہوتی ہے اور فقیر کے اس دعویٰ کہ جو کوئی

بھی آیا خالی نہیں گیا کی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

ابُو سعید عبداللہ بن احمد بغدادی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ۵۳۷ھ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ میری لڑکی مکان کی چھت پر گئی تو اُسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا۔ لڑکی نوجوان تھی اور غیر شادی شُدہ تھی میں بہت پریشان اور پشیمان ہوا۔ اُسی پریشانی کے عالم میں حُضور پر نُور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہٗ النورانی کی خدمت اقدس میں حاضر ہُوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم بغداد شریف کے محلہ کُرخ کی ویران جگہ میں پانچویں ٹیلہ کے قریب جاکر بیٹھ جاؤ اور اپنے اردگرد زمین پر دائرہ کھینچ لینا۔ مگر دائرہ کھینچتے وقت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم علٰی نِیَّۃِ عَبْدِ الْقَادِرْ۔

پڑھنا۔ جب آدھی رات گزرے گی تو تمہارے پاس سے مختلف صورتوں میں جنّات گزریں گے۔ تم ان سے بالکل نہ ڈرنا۔ پھر صبح کو ایک عظیم لشکر کے ساتھ تمہارے پاس سے جنّات کے بادشاہ کا گذر ہوگا۔ وہ تم سے تمہاری ضرورت دریافت کرے گا۔ تو تم اُس سے صرف یہ کہنا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے۔ بعد ازیں اپنی لڑکی کا واقعہ بیان کرنا۔

حضرات! ابھی یہ حالات رونما ہونے تھے۔ مگر میرے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے پہلے ہی بتا دیئے۔ جب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اللہ تعالےٰ نے اس علمی شان سے نوازا ہے۔ تو پھر رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وُسعتِ علمی کا اُمتی کیسے انکار کرسکتا ہے۔ میرے اعلحضرت۔ امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے۔

تو دانائے ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں !!

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مرید بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت کے ارشاد اور حکم کے مطابق میں نے محلہ کرخ کے ویران خانہ میں ٹیلے پر پہنچ کر دائرہ بنا لیا تو وہاں سے متعدد جنات کے ہیبت ناک شکل و صورت میں گروہ گزرتے رہے۔ مگر میرے اور میرے دائرے کے نزدیک کسی کو آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ہوتی بھی کیسے جب دائرہ کھینچتے وقت نام تو اللہ تعالےٰ اور غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ' کا لیا تھا۔

بحر و بر شہر قریٰ سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوےٰ تیرا!

مرید بیان کرتا ہے کہ آخرکار صبح کو ایک لشکر کے ساتھ ان کے بادشاہ کا گزر ہوا بادشاہ گھوڑے پر سوار تھا۔ میرے دائرہ کے پاس آکر رک گیا اور مجھ سے پوچھنے لگا تمہیں کیا معاملہ درپیش ہے؟ تو میں نے کہا کہ مجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اُس سوار نے جب آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنا تو فوراً گھوڑے سے نیچے اترا۔ نیچے بیٹھ گیا اس لشکر نے بھی اپنے سردار کے مطابق آداب بجا لایا اور بیٹھ گیا۔

تیری عزت تیری رفعت ترا فضل
بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث!

سردار نے پوچھا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تمہیں کس لئے بھیجا ہے تو میں نے اُسے سارا قصہ سنا دیا۔ اُس نے اپنے تمام لشکر سے پوچھا کہ اس کی لڑکی کو کون اٹھا کر لے گیا ہے؟ سب نے لاعلمی کا اظہار کیا بعد ازیں ایک سرکش جن حاضر کیا گیا جس کے پاس لڑکی تھی

جنات نے بتایا کہ یہ جن چین کے جنات میں سے ہے۔ بادشاہ نے اُس سے پُوچھا کہ تجھے کیا ہُوا تھا۔ کہ تو نے اُسے قطبِ وقت کے شہر سے اُٹھا لیا ہے جن نے جواب دیا کہ یہ مجھے اچھی لگی تھی۔ تو اُس نے حکم دیا کہ اس وقت اس جن کا سر قلم کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کی گردن اُڑا دگئی اور لڑکی میرے حوالے کر دی گئی۔ اُس جن نے غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مُرید کو کہا۔

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ إِذَا أَقَامَ قُطْبًا مَكَّنَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

بے شک جب اللہ تعالےٰ کسی کو قطبِ وقت بناتا ہے تو جن و انس دونوں پر اُسے حاکم بنا دیتا ہے۔

بہجتہ الاسرار ص۲۲-۲۱ قلائد الجواہر ص۲۲-۲۱ نزہتہ الخاطر الفاتر ص۶۲ تحفہ قادریہ ص۶۸ سفینتہ الاولیاء ص۶۲-۶۱۔ خزینتہ الاصفیاء ص۹۵

میرے دوستو! آپ نے جن کے لفظوں پر غور کیا کہ وہ کہتا ہے۔ کہ تجھے کیا ہُوا تھا کہ قطبِ وقت کے شہر سے اُٹھا لائے۔

میرے غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے شہر بغداد شریف کا اتنا احترام ہے۔ سلطان العارفین سلطان باہو علیہ الرحمۃ نے بھی کیا خُوب فرمایا ہے۔

بغداد شہر دی کی ایہہ نشانی اُچیاں لمیاں چیلاں ہو!
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں کرساں میراں میراں ہو
اینہاں پیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہو
طالب غوث الاعظم والے شالا رہن کدے نہ ماندے ہو!

حضرات! آپ نے مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں سُنا کہ جب کسی بھی پریشانی میں مُبتلا کوئی میرے غوث پاک کی بارگاہ میں آئے وہ فیضیاب اور خوش حال ہو کر جاتے ہیں۔ لہٰذا سب میرے ساتھ ملکہ بآواز بلند پڑھیں

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

غوث پاک کے فرمان کا اثر!

علامہ شطنوفی اور علامہ حلبی نے اپنی اپنی کتاب بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر میں بیان کیا ہے کہ سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی بارگاہ میں ایک مرتبہ اصفہان کا رہنے والا ایک شخص حاضر خدمت ہُوا اور عرض کیا حضور والا میری بیوی کو آسیب ہے اور اس کو بہت زیادہ دورے پڑتے ہیں۔ بایں وجہ میں سخت پریشان ہوں۔ تمام ڈاکٹر۔ عامل عاجز آ گئے ہیں۔ میرے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سراندیپ کے بیابان کا خانس نامی جنّ ہے۔ اب جب تمہاری بیوی کو دورہ کی شکایت ہو۔ تو اس کے کان میں کہنا کہ اے خانس! عبد القادر جو کہ بغداد شریف میں مقیم ہیں۔ ان کا فرمان ہے کہ سرکشی نہ کر۔

آج کے بعد اگر آئندہ آیا تو ہلاک کر دیا جائے گا۔ وہ مرید بیان کرتا ہے۔ کہ میں پھر اصفہان اپنے شہر چلا گیا۔ اور اُس کے بعد کبھی بھی میری بیوی کو دورہ کی شکایت نہیں ہوئی۔

تو ہم کیوں نہ جھوم جھوم کر کہیں۔

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں۔ ہر گدا کے واسطے

غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے مدرسہ کے گھاس کے کھانے سے طاعون دُور ہو جانا!

علامہ عبد القادر اربلی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب تفریح الخاطر صفحہ ۳۴، ۳۵ مطبوعہ مصر میں بیان فرمایا ہے کہ

ایک دفعہ آپ کے عہد میں بغداد شریف میں مرض طاعون ظاہر ہوا۔ اور اس قدر زور پکڑا کہ ہر روز ہزار ہزار آدمی اور عورتیں مرنے لگے۔

لوگوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اس مصیبت اور پریشانی کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یُسْحَقُ اُلکَلَاءُ الَّذِیْ حَوْلَ مَدْرَسَتِنَا وَ یُوءُ کَلُ یَشْفِیْ اللّٰہُ بِہٖ النَّاسَ الْمَرْضٰی۔

ہمارے مدرسہ کے ارد گرد جو گھاس ہے۔ اُسکو رگڑ کر اوپر لگاؤ اور اُسی کو کھاؤ۔ اللہ تعالےٰ بیمار لوگوں کو اس سے شفا دے گا۔ نیز فرمایا

مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ مَدْرَسَتِنَا قَطْرَۃً یَشْفِیْہِ اللّٰہ۔

جو شخص مدرسہ کے کنوئیں کا پانی پیئے گا۔ اُسکو بھی اللہ تعالےٰ شفا دے گا۔

تو لوگوں نے آپ کے فرمان پر عمل کیا۔ تو ان کو شفاء کامل حاصل ہوئی۔ بغداد شریف کے لوگوں کا بیان ہے۔

فَمَا وَقَعَ فِیْ عَہْدِہٖ الطَّاعُوْنُ فِیْ بَغْدَادَ ثَانِیاً

پس پھر آپ کے عہد میں دوبارہ طاعون کی وبا قطعاً نہ آئی۔

خواجۂ خواجگان۔ شہنشاہ چشتیاں۔ سلطان الہند و پاکستان غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اسی لئے آپ کی شانِ اقدس میں کہا ہے۔

؎

یا غوثِ معظم نورِ ھدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا!
سلطانِ دو عالم قطبِ علےٰ حیران زجلالت ارض و سماء

سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کی ذمہ داری سے تقدیر بدل جانا

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۶۵ مطبوعہ مصر میں اور شاہ ابو المعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادریہ صفحہ ۴۶، ۴۷ پر ایک تاجر کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ ابو المظفر الحسن بن نعیم تاجر نے شیخ حمّاد الدّباس رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بندہ نواز! میرا ارادہ ملکِ شام کی طرف سفر کرنے کو ہے۔ اور میرا قافلہ بھی تیار ہے۔ سات سو دینار کا مالِ تجارت ساتھ لے جاؤں گا۔ شیخ حمّاد علیہ الرحمۃ نے اُسکو فرمایا۔

اِنْ سَافَرْتَ فِیْ ھٰذِہٖ السَّنَۃِ قُتِلْتَ وَ اُخِذَ مَالُکَ۔

اگر تم اس سال سفر کروگے تو تم سفر میں ہی قتل کئے جاؤ گے اور تمہارا مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔

وہ آپ کا ارشاد مبارک سُنکر غمگین ہوا اور چلا آیا۔ راستہ میں اُس تاجر کی ملاقات سرکار سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہوئی۔ اس نے حضرت حمّاد علیہ الرحمۃ کا ارشاد مبارک سُنایا تو آپ نے فرمایا۔

اِنْ سَافَرْتَ تَذْھَبُ سَالِمًا وَّ تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا وَّالضَّمَانُ عَلَیَّ فِیْ ذَالِکَ۔

اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ۔ تم اپنے سفر سے صحیح و تندرست واپس آؤ گے میں اُس کا ضامن ہوں۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالٰے عنہ کا مژدہ جانفزا ارشاد سُن کر وہ خوش ہوا اور سفر کو روانہ ہو گیا۔ ملکِ شام میں جا کر ایک ہزار دینار کو اُس نے اپنا مال فروخت کیا۔ بعد ازاں وہ تاجر اپنے کسی کام کے لئے شہر حلب میں گیا۔ وہاں ایک مقام پر اُس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور وہاں ہی دیناروں کو بھول گیا۔ اور شہر حلب میں اپنی قیام گاہ پر آگیا۔ نیند کا غلبہ تھا۔ اور آتے ہی سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ عرب

کے بدوؤں نے اُس کے قافلے کو لُوٹ لیا ہے۔ اور قافلہ کے کافی آدمیوں کو قتل بھی کر دیا ہے۔ اور خود اُس پر بھی بدوؤں نے حملہ کر کے اسکو بھی جان سے مار ڈالا ہے۔ گھبراہٹ میں جب بیدار ہُوا تو اُسے اپنے دینار یاد آئے۔ فوراً دوڑتا ہُوا اُس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے ہُوئے مل گئے۔ دینار لیکر اپنی قیام گاہ پر پُہنچا تو بغداد شریف واپس جانے کی تیاری کی۔

جب بغداد شریف پہنچا تو اُس نے سوچا کہ پہلے حضرت حماد علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوں یا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی خدمت میں۔ کیونکہ حضرت حماد علیہ الرحمۃ عمر رسیدہ تھے۔ اسی سوچ میں تھا کہ حُسنِ اتفاق سے سوق سلطان میں حضرت حماد علیہ الرحمۃ سے اُس کی ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اسکو ارشاد فرمایا کہ پہلے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی خدمت اقدس میں حاضری دو

فَاِنَّہٗ رَجُلٌ مَّحْبُوْبٌ وَ قَدْ سَاَلَ اللّٰہَ فِیْکَ سَبْعَ عَشَرَۃَ مَرَّۃً حَتّٰی جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا قَدَّرَہٗ عَلَیْکَ مِنَ الْقَتْلِ یَقْظَۃً فِی الْمَنَامِ وَمَا قَدَّرَہٗ مِنْ ذِھَابِ مَالِکَ وَ فَقْرِکَ مِنْہُ نِسْیَانًا فِیْ مَنَامِکَ ۔

کیونکہ وہ محبوب سُبحانی ہیں۔ اُنہوں نے تمہارے حق میں سترہ مرتبہ دُعا مانگی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دیا ہے اور مال کے لُوٹے جانے اور ضائع ہونے کو نسیان اور بھول سے بدل دیا ہے۔

جب تاجر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہُوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ حضرت حماد علیہ الرحمۃ نے سُلطان بازار میں تجھکو فرمایا ہے۔ وہ بالکل دُرست ہے۔ کہ میں نے

سترہ مرتبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں تمہارے لئے دُعاء کی کہ وہ تیرے قتل کے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے نسیان سے بدل دے۔

میرے اعلحضرت عظیم البرکت۔امام اہلسنت۔مجددّ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کے بھائی مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے!
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

سیدنا مجددّ الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی کا عقیدہ

امام ربانی۔غوث صمدانی۔سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ جن کو سب دیوبندی۔غیر مقلد تبلیغی جماعت والے اور جماعت اسلامی والے بزرگ مانتے ہیں اور مجددّ الف ثانی کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔ان کی مکتوبات شریف کو قرآن وحدیث کا نچوڑ اور شرک و بدعت سے بچنے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔چنانچہ غیر مقلدین حضرات کی معروف شخصیت عبداللہ روپڑی کے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث صفحہ ۳ ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء کی عبارت پیش کرتا ہوں۔ روپڑی صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت مجددّ نے اپنے مکتوبات میں توحید وسنت کی ترغیب اور شرک وبدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کیلئے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو ستھرا اصول پیش فرمایا ہے۔

یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لئے راہنما بھی ہے۔ اور اس سے بچنے کے لئے تریاق بھی ہے۔

انہی حضرات کے مولوی داؤد غزنوی صاحب کی سرپرستی میں نکلنے والے اخبار الاعتصام صفحہ ۳ جون ۱۹۵۵ء میں درج ہے کہ

حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں۔

دوستو اور بزرگو! اب اُسی مکتوبات شریف کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جو کہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ' کا عقیدہ بھی ہے۔ سُنیئے اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیّت بھی دیکھئے اور دوسرے حضرات کی شقاوتِ قلبی کا بھی اندازہ لگایئے ایک طرف تو ایسے عقیدہ کو مشرکانہ عقیدہ قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریف کو شرک وبدعت کی تردید قرار دیتے ہیں بلکہ اعتقاد کی سلامتی کے لئے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا سنہری اُصول ٹھہراتے ہیں۔ وہ عبارت یہ ہے۔

مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ میرے قبلہ گاہی خواجہ باقی باللہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سیّد محی الدین جیلانی قدس سرہٗ نے اپنے بعض رسالوں میں تحریر فرمایا ہے کہ

قضائے مبرم تک میرے غوث پاک رضی اللہ عنہ' کی رسائی!

در قضا مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرّف کنم وازیں سُخن تعجّب بسیار میکروند و استعاد مے فرمودند۔

یہ عبارت مکتوبات شریف فارسی صفحہ ۲۲۴ مکتوب شریف نمبر ۲۱۷ جلد اوّل مطبوعہ دہلی کی ہے۔ اب اس عبارت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے۔ مگر مجھے حق حاصل ہے کہ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرّف کروں۔ اس بات سے بہت تعجب فرماتے تھے۔ بعید از فہم تصوّر فرماتے تھے۔

اس کے بعد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

یہ بات بہت مدّت تک اس فقیر یعنی مجدد الف ثانی کے ذہن میں رہی۔ یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے اس فقیر یعنی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر ظاہر فرمایا کہ قضائے معلّق دو طرح پر ہے۔ ایک وہ قضاء ہے جس کا معلّق ہونا لوحِ محفوظ میں ظاہر ہوا ہے اور فرشتوں کو اس پر اطلاع دی ہے اور دوسری وہ قضا ہے جس کا معلّق ہونا صرف خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوحِ محفوظ میں قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے اور قضائے معلّق کی اس دوسری قسم میں بھی پہلی قسم کی طرح تبدیلی کا احتمال ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی بات بھی اس آخری قسم پر موقوف ہے۔ جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ
مسلکِ حق اہلسنت وجماعت	زندہ باد

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے عقیدہ اور تحریر کو سامنے رکھتے ہوئے اِن وہابی اکابر سے سوال کیا جائے۔ جن عقائد کو تم شرکیہ کہتے ہو۔ ان عقائد کو تو سرکار مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنا مشاہدہ قرار دے کر ان کو صحیح عقائد فرماتے ہیں۔

اگر اپنے دعوے میں سچے ہو کہ مکتوبات شریف میں توحید و سنّت کی ترغیب ہے اور شرک و بدعت کی تردید ہے۔ صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل

کے سنہری اصول ہیں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں۔ تو پھر آپ حضرات بھی ان عقائد کو اپنالو۔ یا کم ازکم شرک و کفر کے فتوؤں سے باز آجاؤ۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا!

مخالفین حضرات کے حکیم الاُمت مولوی اشرف علی تھانوی خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں جو کہ انہوں نے اپنی کتاب افاضات یومیہ صفحہ ۲۰ جلد ۵ مطبوعہ تھانہ بھون میں درج کیا ہے کہ

میں ایک مجذوب کی دُعا سے پیدا ہُوا ہوں۔ جن کا نام حافظ غلام مرتضےٰ صاحب ہے۔ ان سے کہا گیا کہ اس لڑکی یعنی میری والدہ کی اولاد زندہ نہیں رہتی فرمایا کہ عمرؓ اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے۔ اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا اس کو کوئی نہیں سمجھا۔ میری والدہ جن کی نسبت سُنا ہے کہ صاحبِ ذوق تھیں۔ سمجھ گئیں اور کہنے لگیں کہ باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو۔ یعنی اس میں لفظ علی ہو۔ خوش ہوئے اور فرمایا یہ لڑکی بڑی ذہین ہے۔ یہی مطلب ہے۔ نانی صاحبہؒ نے عرض کیا کہ پھر آپ ہی نام رکھ دیجئے۔ فرمایا کہ دو لڑکے ہوں گے۔ ایک کا نام اشرف علی خان رکھنا اور ایک کا نام اکبر علی خان۔ عرض کیا گیا کہ پٹھان ہیں۔ فرمایا ہاں ہاں۔ ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا۔ ایک ہمارا ہوگا۔ وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دُنیا دار ہوگا۔ پھر ہم دونوں بھائی پیدا ہوئے۔

اس واقعہ کو دیوبندی حضرات کے مولوی غلام محمد صاحب نے اپنی کتاب " حیاتِ اشرف " کے صفحہ ۲۲ پر درج کر کے لکھا ہے کہ

حافظ صاحب غلام مرتضیٰ کا معاملہ تو یہ تھا۔

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر جل جلالہٗ
نعرۂ رسالت	یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسلکِ حق اہلسنت وجماعت	زندہ باد

عالی حضرات! مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ اپنا واقعہ لکھ کر پوری دیوبند ذریت کی ناک کاٹ دی ہے۔ وہ حضرات جنہوں نے ہر روز شور مچایا ہوتا ہے کہ رسولِ پاک کچھ نہیں دے سکتے۔ غوث پاک کیا کر سکتے ہیں یا یہ سُنی حضرات پیروں سے پُتر لینے جاتے ہیں اور استہزاً تمسخراً یہ بکواس کرتے پھرتے ہیں۔

لے لکھّڑ دے پُتّر

ان حضرات کی خدمت میں نہایت ہی سنجیدگی سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق پہلے فیصلہ کریں کہ وہ مسلمان تھے یا کہ مشرک تھے جنہوں نے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ میں بھی ایک مجذوب کی دعا سے پیدا ہوا ہوں ان کی والدہ اور نانی کے متعلق بھی فتویٰ دیں۔ پھر اہلِ سنت وجماعت کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں!

مسلمانو! مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا واقعہ بار بار پڑھیں تو مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ اِس واقعہ سے اولیاء اللہ کے علمِ غیب کا بھی ثبوت واضح ہے بلکہ ما فی الارحام کا علم بھی ثابت ہوتا ہے۔ ابھی اشرف علی اور اکبر علی

کا وجود بھی نہ تھا۔ ماں کے رحم میں بھی نہ تھے۔ کہ اس مجذوب نے فرما دیا دو لڑکے ہوں گے۔ اِس کو ما فی الارحام کا علم نہ کہو گے تو کیا کہو گے۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ ایک حافظ اور مولوی ہوگا۔ اور ایک دُنیا دار۔ اس کو علم غیب نہ کہو گے تو کیا کہو گے۔

پھر مولوی غلام محمد نے جو یہ مصرعہ لکھا ہے کہ

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔

اِس سے تو کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رہتی۔ اگر ولی اللہ کا یہ مقام ہے تو صحابی کا مقام کتنا ارفع اعلیٰ ہوگا؟ اگر صحابی کے علم کی یہ وُسعت ہے تو صدیق کے علم کی وُسعت کہیں زیادہ ہوگی۔ اگر صدیق کے علم کی وُسعت کا انکار نہیں ہو سکتا تو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علمی وُسعت کا انکار سراسر جہالت ہے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یارسول اللہ

میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسُنّت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے خُوب فرمایا ہے۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
سارے اُونچوں سے اُونچا سمجھئے جسے!
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

سامعین کرام! ان سب واقعات۔ تصرفات اور کرامات کو اگر آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھنا چاہیں تو وہ بھی ان حقائق کی تصدیق کریں گے۔

سرورِ عالم نورِ مجسّم۔ شفیع معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کی حدیث شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۵ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ مرقاۃ شریف ملا علی قاری اصلی حنفی علیہ الرحمۃ کی کتاب میں بھی ہے۔ اسی طرح صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف صفحہ میں تحفۃ الاحوذی میں بھی علاّمہ محدّث ابن السنّی جو کہ آج سے ساڑھے دس سو سال پہلے کے محدّث ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب عمل الیوم و اللیلۃ صفحہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ نے الادب المفرد میں جامع صغیر صفحہ ۵۴ جلد اوّل مطبوعہ مصر میں درج ہے کہ

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ دُعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے مقرب اور برگزیدہ ہستیوں کے مُنہ سے نکلے ہُوئے سوال کو پورا بھی فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف ۱۸ جلد ۴ فتح الباری شریف عمدۃ القاری بہجۃ النفوس۔ ارشاد الساری دیو بندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری کی کتاب فیض الباری میں غیر مقلدین حضرات کے مولوی وحید الزمان کی تیسیر الباری میں مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۷ اشعۃ اللمعات۔ مرقاۃ شریف۔ مظاہر حق۔ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے صراط مستقیم میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جمال الاولیاء میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے ضیاء القلوب صفحہ ۴۴ میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم شریف علاّمہ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے الیواقیت الجواہر اور لطائف المنن میں و تفسیر در منثور صفحہ جلد ۶ جامع صغیر صفحہ ۷۱ جلد اوّل وغیرہم کتب میں حدیث قدسی درج ہے کہ

مَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ	ہمیشہ میرا بندہ نفلوں کے ساتھ میرا مقرب
اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهٗ	بنتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اُسکو دوست
فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهٗ	رکھتا ہوں۔ پس جب میں اس کو دوست

الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ۔	بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور میں اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو ضرور عطا کرتا ہوں۔

اس حدیث قدسی میں وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ کے الفاظ پر بار بار غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب لوگوں کا اپنی بارگاہ میں یہ مقام بیان فرمایا ہے کہ وہ جو بھی مجھ سے چیز مانگیں میں ضرور بضرور ان کو عطا کرتا ہوں۔ اسی لئے اہلسنت و جماعت کے احباب اولیاء اللہ کے آستانوں پر حاضری دیتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ خدا ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ مقربان خدا ہیں۔ اور خود اللہ تعالےٰ نے ان کا یہ مقام بیان فرمایا ہے۔

اس حدیث قدسی کی روشنی میں جو کوئی اولیاء اللہ کے دور و نزدیک سے دیکھنے اور سننے اور مدد فرمانے کا انکار کرتا ہے۔ دراصل وہ قدرت خداوندی کا بھی انکار کرتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ اس کے پاؤں اور ہاتھ بن جاتا ہوں۔ تو خداوند کریم کی شان تو یہ ہے کہ دور و نزدیک سے سنتا ہے جو انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دیکھنے۔ سننے اور پکڑنے کی جس طاقت کا مالک میں ہوں میں اپنے مقرب بندوں کو عطا کر دیتا ہوں۔ اس سے شرک نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ

یہ صفات بالذات ہیں۔ اور اولیاء اللہ میں یہ صفات اللہ تعالےٰ کی عطاکردہ ہیں۔ لہٰذا کوئی عالمِ دین اِس کو شرک نہیں قرار دے سکتا۔

امام رازی علیہ الرحمۃ کی تشریح

اس حدیث شریف کی شرح امام المفسّرین حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر صفحہ ۴۷۶ جلد نمبر ۵ مطبوعہ مصر میں اس طرح فرمائی ہے

وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ الْمَقَامَ الَّذِىْ يَقُوْلُ اللّٰهُ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّ بَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ سَمْعًا لَّهٗ سَمِعَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ يَدًا لَهٗ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِى الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ۔

اور اسی طرح جب بندہ اطاعت کی پابندی کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس بندے کے کان اور آنکھ بن جاتا۔ پس جب وہ نورِ جلالیت اس کے کان بن جاتا ہے تو وہ دور اور نزدیک سے سنتا ہے اور جب وہ نور اس کی آنکھ بن جاتا ہے۔ تو وہ بندہ قریب اور دور سے دیکھتا ہے اور جب وہ نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ بندہ مشکل اور آسانی میں دور و نزدیک سے تصرّف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

میرے بزرگو اور دوستو! اس حدیث قدسی اور اس کی شرح کو سننے کے بعد مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کی حقانیت واضح ہوتی ہے کہ نہیں اور جو کچھ تصرّفات اور کمالات سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فقیر نے مستند کتب کا حوالہ جات سے بیان کئے ہیں۔ درست اور عین اسلام کے مطابق ثابت ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ زندہ ہوں یا انتقال فرما گئے ہوں۔ مُردہ حالت میں وہ تصرّف فرماتے ہیں۔ جیساکہ دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اس کی تصدیق اپنی

کتاب المنخب کے صفحہ ۱۷۰ پر ان الفاظ میں کر دی ہے۔
بعض اولیاء اللہ کے بعد انتقال کے بھی تصرفات و خوارق سرزد ہوتے ہیں اور یہ امر معنیً حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔

عالی حضرات! جو لوگ انبیاء اور اولیاء اللہ کو پکارنے اور ان سے مدد چاہنے کو شرک قرار دیتے ہیں۔ وہ قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے مدد طلب کرنا یا مخلوق کا مدد کر سکنا شرک ہوتا تو اللہ کریم نے یوم میثاق کو جو انبیاء اور مرسلین سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کا جو وعدہ لیا اور پھر اُس پر تاکیداً فرمایا ءَاَقْرَرْتُمْ کیا تم اقرار کرتے ہو اور انبیاء کرام علیہم السلام نے عرض کیا اَقْرَرْنَا ہم اقرار کرتے ہیں آخر اس پر غور کیا جائے تو خدا تعالیٰ خالق ہو کر اپنی مخلوق کو جو کہ انبیاء کرام ہیں سے نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و سلم کی مدد کرنے کا وعدہ لے رہا ہے اور اُس پر تاکید فرما رہا ہے بلکہ خود گواہ بن رہا ہے۔ اگر مخلوق سے مدد مانگنا اور مدد گار سمجھنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ کبھی ان سے وعدہ نہ لیتا۔

اللہ تعالےٰ نے دوسرے مقام پر بھی واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔ پ ۶ ع ۱۲	جو اللہ تعالیٰ کے تمہارا مددگار ہے اور اس کے رسول تمہارے مددگار ہیں اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں۔

ولی کا معنےٰ دیوبندی حضرات کے اکابر نے بھی مددگار اور کارساز کہا ہے جیساکہ ۱۳ پارہ کے آٹھویں رکوع کی آیت کے ترجمہ میں ہے۔

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا	کہہ کیا پس پکڑتے ہیں۔ تم نے سوائے اس کے کارساز کہ نہیں اختیار میں رکھتے واسطے جانوں اپنی کے نفع اور ضرر

یہ ترجمہ شاہ رفیع الدین کا ہے اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اس آیت کے ترجمہ میں اولیاء کا معنےٰ مددگار کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولا مددگار اپنے علاوہ جبریل امین اور صالح مومنین کو بھی قرار دیا ہے وہ آیۃ شریفہ سورۃ التحریم ۲۸ واں سیپارہ اور ۱۹ واں رکوع میں یہ ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○	تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے فرشتے مدد پر ہیں پ ۲۸ ع ۱۹

علامہ سیّد محمود آلوسی علیہ الرحمۃ کی تفسیر!

علامہ سیّد محمود آلوسی علیہ الرحمۃ نے مولٰہُ کا معنےٰ ناصرہٗ کیا ہے۔ ناصر کا معنےٰ سب حضرات ہی جانتے ہیں کہ مددگار کو کہتے ہیں۔

علامہ آلوسی اس دور کا مفسّر نہیں بلکہ علاّمہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے ۱۲۷۰ھ میں انتقال فرمایا ہے۔

ان آیات کے علاوہ کئی آیات سے اللہ کے نیک بندوں کا مددگار ہونا ثابت ہے۔ خود امام الانبیاء۔ شہنشاہِ ہردوسرا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان ہے۔ جس کو علاّمہ محدّث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور و معروف کتاب حصن حصین میں درج فرمایا ہے۔

علاّمہ ابن جزری علیہ الرحمۃ نے حصن حصین کے دیباچہ میں یہ وضاحت فرمائی ہے۔

اَخْرَجْتُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ	میں نے اس میں جو احادیث درج

الصَّحِيحَۃ۔ کی ہیں وہ سب صحیح ہیں۔

اب وہ حدیث شریف سُنئے اور اپنے ایمان کو تازہ فرمایئے۔

اِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِيْنُوْنِیْ	اگر مدد چاہتے ہو تو کہو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

اس حدیث شریف کو مولوی وحید الزمان وہابی نے بھی ہدیۃ المهدی صفحہ ۲۳ مطبوعہ دہلی میں صحیح قرار دیا ہے۔ امام جزری علیہ الرحمۃ نے ایک اور حدیث درج فرمائی ہے۔

وَاِذَا نْفَلَتَتْ دَابَّتُہٗ فَلْيُنَادِ اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللّٰہِ۔	اور جب کسی کا جانور بھاگ جاوے پس وُہ پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

اس حدیث شریف پر اُمّتِ محمدیہ کے محدّثین میں سے جلیل المرتبت محدث علّامہ نووی شارح صحیح مسلم نے بھی عمل کرنے والے ایک بزرگ کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی لاجواب کتاب کتاب الاذکار کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھا ہے کہ

حَكٰی لِیْ بَعْضُ شُيُوْخِنَا الْكِبَارِ فِی الْعِلْمِ اَنَّہٗ انْفَلَتَتْ لَہٗ دَابَّۃٌ اَظُنُّہَا بَغْلَۃً وَ كَانَ يَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَہٗ فَحَبَسَهَا اللّٰہُ عَلَيْهِمْ فِی الْحَالِ۔	مجھ سے ایک بہت بڑے بزرگ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میری خچر بھاگ گئی اور مجھے یہ حدیث شریف تم میں اگر کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو یُوں پکار کر کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ یاد تھی تو میں نے فوراً (اعینونی یا عِبَادَ اللّٰہِ) کہہ کر پکارا۔ تو اللہ تعالےٰ اُس خچر کو اسی وقت روک لیا۔

محدّث نووی علیہ الرحمۃ کا اپنا واقعہ

علّامہ محدّث نووی علیہ الرحمۃ نے اپنا واقعہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

كُنْتُ اَنَا مَرَّةً مَعَ جَمَاعَةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهَا بَهِيْمَةٌ وَّ عَجَزُوْا عَنْهَا فَقُلْتُهُ، فَوَقَفَتْ فِي الْحَالِ بِغَيْرِ سَبَبٍ سِوٰى هٰذَا الْكَلَامِ۔

میں خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا چو پایہ بھاگ گیا۔ ہم سب اسکو پکڑنے سے عاجز آ گئے تو میں نے بھی یہی (اعینونی یا عباداللہ) کہا تو چوپایہ فی الفور رُک گیا اور ہم کو مل گیا اس پُکار یعنی اعینونی یا عِبادَاللہ کے علاوہ ہم نے کچھ بھی نہ کہا تھا۔

آداب دُعا میں سے ایک ادب

امام محدّث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حصن حصین کے صفحہ ۲۴ پر آدابِ دُعا بیان فرمائے ہیں ان آداب میں سے ایک ادب یہ ہے۔

اَنْ يَتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْاَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ۔

اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں انبیاء اور اس کے نیک بندوں کے وسیلہ سے دُعا مانگے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب شامی شریف میں سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا عقیدہ درج ہے جو کہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے بیان فرمایا ہے۔ علّامہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ نے شامی شریف کے مقدمہ میں درج فرمایا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں۔

اِنِّيْ لَاَتَبَرَّكُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَجِيْئُ اِلٰى قَبْرِهٖ فَاِذَا عَرَضَتْ لِيْ حَاجَةٌ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَسَاَلْتُ اللّٰهَ عِنْدَ قَبْرِهٖ فَتُقْضٰى سَرِيْعًا۔

میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر مُبارک سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر مبارک پر آتا ہوں۔ جب مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں تو فوراً حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر

نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ

مسلک اہل سُنّت وجماعت — زندہ باد

دیوبندیوں سے سوال

دیو بندی حضرات سے بڑے خلوص سے پُوچھتا ہوں کہ آپ ویسے تو دعوے کرتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں اور شامی شریف کو اپنے مسلک کی کتاب قرار دیتے ہو۔ تو پھر قبروں پر جانے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر دُعا مانگنے کو کیوں شرک اور حرام قرار دیتے ہو۔ کیا آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ کا خوف نہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ خدا را ذرا انصاف سے کام لو۔ آپ کے فتوے کی زد میں کتنے بڑے بزرگ آتے ہیں۔ آخر مرنا ہے۔ خُدا کے حضور جانا ہے یہاں تو دھوکہ اور فریب چل جائے گا۔ مگر کل قیامت کو کیا جواب دو گے۔

کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

اکابر محدثین کا عمل مبارک

میرے سُنّی دوستو! مزارات پر جانا اور دعائیں مانگنا اور بزرگوں کا وسیلہ لینا یہ کوئی نیا کام نہیں ہے اس پر اُمّت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السّلام کے جلیل المرتبت اولیاء کا عمل رہا ہے اور عظیم المرتبت محدّثین اور مفسّرین کا عمل رہا ہے۔

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب افاضات الیومیہ صفحہ۶ حصہ ۷ میں بارگاہ مصطفوی کا حضوری قرار دیا ہے۔ نے اخبار الاخیار شریف صفحہ ۲۶ مطبوعہ دیوبند میں مُلا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے نزھتہ الخاطر الفاطر صفحہ ۶۱ پر علامہ شطنوفی

علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۲ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۳۶ علامہ عبد القادر اربلی علیہ الرحمۃ نے تفریح الخاطر صفحہ ۵۶ دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۴۷ پر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فرمان درج فرمایا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اِسْتَغَاثَہٗ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ	جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد
کَشَفَتْ عَنْہُ مَنْ نَادَانِیْ	کرے گا یا مجھ کو پکارے تو میں
بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَّجْتُ	اس کی مصیبت کو دور کروں گا۔
عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ	اور جو کوئی میرے توسّل سے اللہ تعالیٰ
فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ حَاجَتُہٗ۔	سے اپنی حاجت طلب کرے گا۔ تو اللہ

کریم جل جلالہٗ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ بھی وسیلہ لیتے ہوئے رُباعی میں اپنا عقیدہ پیش کرتے ہیں۔

الٰہی بحقِّ بنی فاطمہ! که بر قول ایماں کنی خاتمہ!
اگر دعوتم رد کُنی در قبول! من و دست داماں آلِ رسول!

علامہ عبد الرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی تصنیف لطیف یوسف زلیخا میں انبیاء کرام علیہم السلام کا سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ لینے کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاورد ے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا

عالی حضرات! آپ نے سُنا کہ جلیل المرتبت محدثین اور بزرگانِ دین نے اپنی مستند کتب میں وسیلہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس وسیلہ کی برکات بھی درج فرمائی ہیں۔

اب آپ کے سامنے دیوبندی اور غیر مقلد وہابی حضرات کی

دو مقتدر شخصیتوں سے بھی وسیلہ کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ سنیئے اور مسلک حق اہلسنّت وجماعت کے عقائد کی حقانیت مخالفین کو بھی بیان کرنی پڑی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی اور حافظ محمد کی کتابوں سے ثبوت

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نشر الطیب کے صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ دیوبند پر وسیلہ کے جواز کا ذکر کر کے یہ شعر لکھتے ہیں کہ

نامِ احمد چوں چنیں یاری کُند!
تاکہ نورش چوں مددگاری کُند!

اس شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ

جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک احمد ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔

اصحاب کہف کا وسیلہ

اب غیر مقلدین حضرات جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کی مشہور شخصیت حافظ محمد صاحب اپنی کتاب زینۃ الاسلام کے صفحہ ۸۹ حصہ دوم پر نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آلِ پاک اور اصحاب کہف اور ان کے کتّے کے وسیلہ سے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دُعا کا طریقہ اور اس وسیلہ کی برکات لکھتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ الٰہی بِحُرۡمَۃِ مُحَمَّدٍ
وَّآلِہٖ وَیَمۡلِیۡخَا وَ مَکۡسَلۡمِیۡنَا کَشۡفُوۡطَطۡ تَبۡیُوۡنَسۡ
اَذۡرَفۡطِیُوۡنَسۡ یُوَانَسۡ بُوۡسۡ اِسۡمُ کَلۡبِہِمۡ قِطۡمِیۡرۡ

بھی ایہہ اسماء جے پاس رکھے اس فتح تے برکت آوے!
بھی دشمن اُتے غالب ہووے شرّوں رب بچاوے

جے مال اسباب اندر لکھ رکھّے اوسنوں اگ نہ ساڑھے!
غرق نہ ہووے چور نہ لگّے لُٹ نہ وبجے دہاڑھے!

دوستو اور بزرگو! آپ نے سُنا کہ اصحاب کہف اور ان کے کُتّے کے وسیلہ سے دُعا کی جائے تو فتح و نصرت اور مال واسباب میں برکت اور نقصان سے مال محفوظ رہتا ہے۔ اگر اصحابِ کہف کے وسیلہ سے یہ برکات حاصل ہونا درست ہے تو سرور عالم نور مجسّم۔ شفیع معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی اور اُن کے اُمّت کے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وسیلہ مُبارکہ سے بھی برکات حاصل کرنا شرک نہیں ہوسکتا۔ اِسی لئے میاں محمد علیہ الرحمۃ عارفِ کھڑی شریف نے کہا ہے۔

منگتا آل اولاد تیری دا میں کنگال زیانی!
پاوے خیر منگتیاں تائیں صدقہ شاہ جیلانی!

لطیفہ غیر مقلدین وہابی حضرات کی مشہور و معروف شخصیت مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی بھی اصحاب کہف اور اُن کے کتّے کے اسماء شریفہ کا تعویذ کرتے تھے۔ اور وُہ بھی ان کے وسیلے کے قائل تھے۔ جس پر وہابیوں میں بہت چپقلش ہوئی۔ اور سیالکوٹ شہر کے ان کے دو شاگرد حافظ محمد شریف اور حکیم محمد صادق سیالکوٹی اپنے استاذ سے علیحدہ ہو گئے اور اپنے اُستاذ پر کفر و شرک کے فتوے لگانا شروع کر دیئے۔ اس وقت سے لیکر اب تک سیالکوٹ شہر میں وہابیوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ یہ بات بھی بُہت مشہور ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اپنے ان شاگردوں کے متعلق گندے انڈے کا لقب دیا کرتے تھے۔

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں! ⁂ نئے مذہب کے یہ گندے ہیں انڈے

یازروق کا نعرہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جو کہ سب کے نزدیک مسلمہ محدّث ہیں۔ نے بھی اپنی کتاب بستان المحدثین فارسی کے صفحہ ۱۲۱ پر حضرت شیخ زروق علیہ الرحمۃ کا وہ فرمان جو اُنہوں نے اپنے مریدوں کو دیا ہے درج کیا ہے۔ وہ فرمان یہ ہے۔

اَنَا لِمُرِیْدِیْ جَامِعٌ لِشَتَاتِہٖ
اِذَا مَا سَطَا جَوْرُ الزَّمَانِ بِنَکْبَتِہٖ

میں اپنے مُرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں۔ جب زمانہ نکبت وادبار سے اس پر حملہ آور ہو۔

وَاِنْ کُنْتَ فِیْ ضِیْقٍ وَّ کَرْبٍ وَّ وَحْشَۃٍ
فَنَادِ بِیَا زَرُّوْقُ اٰتِ بِسُرْعَتِہٖ

اگر تو کسی تنگی بے چینی اور وحشت میں ہو تو یا زروق کہہ کر پکار میں فوراً آموجود ہوں گا۔

سامعین کرام! ان اشعار کا جو ترجمہ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ یہ دیوبندی حضرات کے مقتدر مولوی عبدالسمیع صاحب نے کیا ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ حضرت زروق علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری شریف کا حاشیہ بھی لکھا ہے اگر قرآن وحدیث میں اولیاء اللہ کو پکارنا۔ اور ان سے مدد چاہنا شرک ہوتا تو محدثین کبھی بھی ایسے وظیفوں پر عمل نہ کرتے اور نہ ہی ایسے کرنے کی اجازت دیتے

مِنْ دُوْنِ اللہ ہاں قرآن پاک میں جن سے مدد مانگنے کی ممانعت آئی ہے۔ وہ مِنْ دُوْنِ اللہِ ہیں۔ جس آیت کو بھی کوئی مولوی صاحب پڑھ کر مدد مانگنے سے منع کریں گے۔ اس آیت میں مِنْ دُوْنِ اللہ یا مِنْ دُوْنِہٖ آئے گا۔ اور مِنْ

دُوْنِ اللّٰہ سے انبیاء اور اولیاء مُراد لینا بُہت ظلم ہے۔ اور تفسیر بالرائے ہے۔ کیونکہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کا معنٰے ہے اللہ تعالےٰ سے ہٹے ہوئے۔ جو اللہ تعالےٰ سے ہٹا ہُوا ہو وہ ولی اللہ نہیں ہوتا۔ ولی اللہ تو وہ ہوتا ہے۔ جو اللہ کا دوست اور قریبی ہو۔ ہم اولیاء اللہ سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی مخلوق سمجھتے ہُوئے مدد مانگتے ہیں نہ کہ خالق سمجھتے ہُوئے جو خود اللہ تعالےٰ سے دُور اور ہٹا ہُوا ہو۔ وہ کب اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں قرب رکھتا ہوگا اور کب اللہ تعالےٰ سے رابطہ قائم کرا سکتا ہے۔

کسی نے خوب کہا ہے۔

اللہ اللہ کئے جانے سے نہ اللہ ملے!
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

دوستو! مِنْ دُوْنِ اللّٰہ سے مُراد بُت ہیں۔ جیسا کہ مخالفین کے سردار نواب صدیق حسن صاحب بھوپالوی نے بھی اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو اور مُراد ان سے بُت ہیں۔ جو کعبہ کے آس پاس رکھے گئے تھے۔

نواب صدیق حسن صاحب نے مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کو کیسے صاف الفاظ میں بُت لکھا ہے۔ اب بھی اگر کوئی مِنْ دُوْنِ اللّٰہ سے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ مراد لے تو وہ جہنّم میں خود کو اور دوسروں کو لے جانے کا خواہشمند ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

ہم مسلک حق اہلسنّت وجماعت والے بھی کہتے ہیں کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ سے مدد مانگنا شرک ہے، مگر اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ سے مدد مانگنا قرآن وسُنّت پر عمل کرنا ہے۔

اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنّت ۔ مجدّد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کو شرک قرار دینے والوں کو راہ راست پر لانے کے لئے روزمرّہ کی مثال اور روزمرّہ کا عمل جو سب کے نزدیک جائز اور درست ہے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے ۔

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے!

حکام سے داد رسی کے لئے سب فریاد اور استدعا کرتے ہیں ۔ دوائی کے لئے حکیموں کے پاس سب جاتے ہیں ۔ حالانکہ یہ دونوں طبقے مخلوق ہی ہیں ۔ اگر حکّام کو فریاد رس اور شفا حاصل کرنے کے لئے حکیموں کے پاس جانا درست ہے ۔ تو غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر اولیاء کرام علیہم الرضوان سے اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے سمجھتے ہوئے فریاد رسی اور حلِّ مشکلات کے لئے پکارنا کیسے شرک اور کفر ہوگا ۔

قاضی شوکاں مددے

نواب صدیق حسن بھوپالوی جو کہ غیر مقلد حضرات کے نزدیک مجتہد ہیں ۔ اپنی کتاب نفخ الطیب کے صفحہ ۷۵ مطبوعہ بھوپال پر اپنی جماعت کے قاضی محمد بن علی شوکانی سے مدد مانگتے ہوئے عرض گذار ہیں ۔

زمرۂ رای در افتاد بار باب سُنَن
شیخِ سُنّت مددے قاضی شوکاں مددے

اگر قاضی شوکانی کو پکارنا جائز ہے اور اُسکو پکارنے والا مشرک نہیں ہوتا ۔ تو شاہ جیلانی علیہ الرحمۃ کو پکارنا کیوں ناجائز اور مشرک ہوگا

الحمد للہ رب العالمین ۔ اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد کی حقانیت کا

ثبوت مخالفین کی کتب سے بھی واضح طور پر مل جاتا ہے۔ اللہ کریم اپنے حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس مسلک پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

اب آخر میں سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کی گیارہویں شریف کا ثبوت پیش کرتا ہوں تاکہ آپ حضرات کو اس کی برکات کا بھی علم ہو۔ اور مخالفین پر بھی اس کی عظمت عیاں ہو جائے۔

آپ سب حضرات درُود شریف پڑھیں۔ مَیں گیارہویں شریف کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

گیارہویں شریف کا ثبوت

اب اکابر محدثین اور اولیاء کاملین سے عرس غوثِ اعظم یا گیارہویں شریف کا ثبوت واضح الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے، اور ان اکابر کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جاتے ہیں، جو دیوبندی اور اہلِ حدیث غیر مقلدین کے نزدیک بھی مسلمہ ہیں :-

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

سب سے پہلے شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے :-

وَقَدْ اِشْتَهَرَ فِیْ دِیَارِنَا هٰذَا الْیَوْمُ الْحَادِیْ عَشَرَ وَهُوَ الْمُتَعَارَفُ عِنْدَ مَشَائِخِنَا مِنْ اَهْلِ الْهِنْدِ مِنْ اَوْلَادِهٖ۔

بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔

(ماثبت بالسنۃ، عربی ص۶۸)

شیخ عبدالوہاب مکّی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ اور مُرشد شیخ عبدالوہاب قادری مُتقی مکی علیہ الرحمۃ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:۔

قُلْتُ فَبِهٰذِهِ الرِّوَايَةِ يَكُوْنُ عُرْسُهٗ تَاسِعَ الرَّبِيْعِ الْاٰخِرِ وَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ اَدْرَكْنَا عَلَيْهِ سَيِّدَنَا الشَّيْخَ الْاِمَامُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْقَادِرِيِّ الْمُتَّقِيِّ الْمَكِّيِّ فَاِنَّهٗ قُدِّسَ سِرُّهٗ كَانَ يُحَافِظُ يَوْمَ عُرْسِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا التَّارِيْخَ اِمَّا اِعْتِمَادًا عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَوْ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ شَيْخِهٖ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ عَلِيِّ الْمُتَّقِيِّ اَوْ مِنْ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَشَائِخِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوثِ اعظم) کا عرس مبارک ۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہیے۔ ہم نے اپنے پیر و مُرشد سیّدنا امام عارفِ کامل شیخ عبدالوہاب قادری متّقی مکّی قدس سرّہٗ کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرّہٗ العزیز آپ (غوثِ اعظم) کے عرس کے دن کے لیے یہی تاریخ یاد رکھتے تھے لیکن اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیر و مُرشد شیخ کبیر علی متّقی قدس سرّہٗ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو۔

(ماثبت بالسنۃ عربی ص ۶۸)

شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

ساڑھے پانچ سو سال قبل کی شخصیت حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے حالات میں شیخ المحدثین عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:۔

یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کردہ۔

ماہ ربیع الآخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔

(اخبار الاخیار شریف ص ۲۴۲ مطبوعہ دیوبند)

---

[1] شیخ عبدالوہاب متقی کے متعلق مولوی زکریا سہارن پوری دیوبندی رقمطراز ہیں۔ کہ شیخ علی متقی کی خدمت میں رہ کر کمالات ظاہریہ و باطنیہ حاصل کئے۔ (مقدمہ اکمال الشیم ص ۷۵)

مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کا عقیدہ[1]

ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ لطیف "کلماتِ طیبات" میں ہے۔ پڑھیئے اور اہل سنت وجماعت کے مسلک کی حقانیت پر پختہ ایمان رکھیئے۔

"در منامے دیدم کہ در صحرائے وسیع چبوترہ الیست کلاں و اولیاء بسیار در آنجا حلقہ مراقبہ دارند و در وسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دو زانو حضرت جنید قدس اللہ اسرارھما مجتبے نشستہ اند و آثار استغنا از ماسوا و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفہ ظاہر ست ہمہ کس از انجا برخاستند گفتم کجا میروند کسی گفت باستقبال امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرما شدند۔ شخصے گلیم پوش سر و پا برہنہ ژولیدہ مو ہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش در دست خود بکمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتم این کیست کسے گفت خیر التابعین اویس قرنی است آنجا حجرہ مصفا در کمال نورانیت ظاہر شد ہمہ عزیزان در آں حجرہ در آمدند گفتم کجا رفتند کسے گفت امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریب عرس تشریف بردند۔"

(ترجمہ) میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسواء اللہ اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں۔

---

[1] مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کے متعلق اہل حدیث حضرات کے ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی رقمطراز ہیں کہ :- "دہلی میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید المتوفی ۱۱۹۰ھ اسی طریقہ (اہلحدیث) کے عامل تھے۔" (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۱۲) ۔۔۔ فقیر قادری غفرلہٗ

پس حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ کلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزّت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلماتِ طیبات فارسی ص۷۸ مطبوعہ دہلی)

قارئینِ کرام! مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کا ملفوظ مبارک آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی جو کہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب "ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات" میں یونہی اُن کو "اہلحدیث" لکھا ہے۔ ہم اُن کے ہم مکتب بھائیوں کو کہتے ہیں کہ واقعی اُن کو آپ "اہلحدیث" سمجھتے ہیں تو پھر آپ حضرات بھی عرسِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھیں کہ ان کی اس محفلِ گیارہویں شریف جو کہ ان کا عرس ہے، میں اولیاء کبار تشریف لاتے ہیں اور یہ عمل محبوب اور پیارا عمل ہے۔ لیکن ان حضرات کی اُلٹی منطق کی سمجھ نہیں آتی، ایک طرف تو اُن کو اہلحدیث کہیں اور دوسری طرف اُن کے نظریات اور اعتقادات کو کفر و شرک سے تعبیر کریں ؎

اُلٹی سمجھ خدا کسی کو نہ دے
دے موت آدمی کو یہ بد ادا نہ دے

یہ بھی مقام غور طلب ہے کہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مرزا مظہر جانجاں علیہ الرحمۃ کے ملفوظات اپنی تصنیفِ لطیف "کلماتِ طیبات" میں جمع فرمائے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی یہ غیر مقلدین اہلحدیث حضرات "اہلحدیث" شمار کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آدمی سمجھتے ہو تو پھر اُن کے عقائد اور نظریات

کو ہی کم ازکم اپنالو تاکہ کچھ تو تفرقہ اور مذہبی انتشار کم ہو۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا عقیدہ

مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے "ملفوظاتِ عزیزی" کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی یہ اپنا پیشوا اقرار دیتے ہیں۔ اور "ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات" صـ۱۶ پر ان کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ :۔

"شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی وروحانی سرگرمیاں محفل قال وحال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر رہا ہے"

یاد رہے کہ اس کتاب کے پچھلے صفحات پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی کتابوں مثلاً فتاویٰ عزیزی، تحفہ اثناء عشریہ، تفسیر عزیزی نام آپ نے پڑھے ہیں۔ اور ان کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائے ہیں۔ ان کتب کو بھی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے "اہلحدیث کی علمی خدمات" قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔

اب اگر اہلحدیث حضرات میں کچھ غیرت اور اپنی تحریروں کا پاس ہے تو پھر ان میں درج کردہ عقائد پر ایمان رکھیں بلکہ اپنی مساجد میں بھی انہی عقائد کا پرچار کریں۔ لیکن یہ وہابیوں اور دیوبندیوں سے ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ کے وہی عقائد ہیں جو اہلسنت وجماعت کے ہیں، اور اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجددِ دین وملت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے انہی عقائد کی ترجمانی اور اشاعت فرمائی ہے۔

ملفوظاتِ عزیزی

آئیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کا حوالہ ملاحظہ فرمائیے جس میں سرکاری طور پر گیارہویں شریف منانے کا ذکر ہے :۔

"روضہ حضرت غوث الاعظم را کہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابران شہر جمع گشتہ بعد نمازِ عصر کلام اللہ وقصائد مدحیہ وآنچہ حضرت غوث در وقت غلبہ

حالات فرمودہ اند و شوق انگیز بے مزامیر تا مغرب میخوانند بعد ازاں صاحب سجادہ درمیان وگرداگرد اُو مریدان نشستہ و صاحب حلقہ استادہ ذکرِ جہر میگویند دریں اثناء بعضے را وجد و سوزش ہم میشود باز چیزے از قبیل سابق خواندہ آنچہ تیار می باشد از مثل طعام و شیرینی نیاز کردہ تقسیم کردہ نماز عشاء خواندہ رخصت میشوند"

(ترجمہ) حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔ (ملفوظات عزیزی فارسی ص۶۲ مطبوعہ میرٹھ)

گیارہویں تاریخ کو غوثِ پاک کی نذر و نیاز جائز ہے

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ سے کسی نے سوال کیا۔

سوال: در مقدمہ مہندی ہا کہ شب یاز دہم ربیع الثانی روشن میکنند و منسوب بجناب سیّد عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز مے نمایند و نذر و نیاز مے آرند و فاتحہ مے خوانند۔

جواب: روشن کردن مہندی حضرت سیّد عبدالقادر ایںہم بدعتِ سیّئہ است زیرا کہ ہمچو مفسدہ و قباحت در تعزیہ ساختن است ہمیں قسم در مہندی متصوّر است و فاتحہ خواندن و ثواب آں بارواحِ طیّبہ رسانیدن فی نفسہٖ جائز و درست است"

اب سوال اور جواب کا اُردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ حاجی محمّد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

سوال :۔ اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں۔ اور اس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کرتے ہیں اور نذر و نیاز و فاتحہ کرتے ہیں۔

جواب :۔ روشن کرنا مہندی حضرت سید عبدالقادر قدس سرہٗ کا یہ بھی بدعتِ سیئہ ہے اس واسطے کہ جو قباحت تعزیہ داری میں ہے وہی قباحت مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواحِ طیبہ کو پہنچانا فی نفسہٖ جائز ہے۔ (فتاویٰ عزیزی فارسی ج ۱ ص ۵۰،۱۰۷ مطبوعہ دہلی۔ فتاویٰ عزیزی اردو ص ۱۶۶ مطبوعہ کراچی)

قارئینِ کرام! شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ربیع الثانی کو سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا فی نفسہٖ جائز قرار دیا ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات بھی گیارہویں شریف میں فاتحہ کا ایصالِ ثواب ہی کرتے ہیں۔ ملفوظاتِ عزیزی میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہ مقدس میں بڑے عرس بیان فرماتے ہیں۔ ۳ ر رمضان کو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا عرس مبارک اور ۸ ر رمضان کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۲۱ ر رمضان کو علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی بیان فرماتے ہیں۔ اصل فارسی کی عبارت پیشِ خدمت ہے:۔

سیدنا علی المرتضیٰ، ام المومنین عائشہ صدیقہ اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہم الرضوان کے اعراس ـــــــــ	عرس کلاں دریں ماہ (رمضان) مبارک اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمہ و در ہشتم دہم عرس حضرت عائشہ و حضرت علی بتاریخ نوزدہم زخمی شدند و در شب بست یکم رحلت فرمودند و

عرس نصیر الدین چراغ دہلی۔ (ملفوظات عزیزی فارسی ص ۵۰ مطبوعہ میرٹھ)

صاحبِ عقل و دانش اب ذرا غور فرمائیں کہ عرس کرنے والے بدعتی ہیں یا کہ عرسوں سے منع کرنے والے اور ان پر فتوے لگانے والے حضرات غلط راہ پر ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے مشن کی تائید کس طرح واضح براہین سے ثابت ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے بعد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ بادشاہ کے استاذ ملا جیون علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے علامہ فیض عالم علیہ الرحمۃ کی کتاب "وجیز الصراط" کا حوالہ پیشِ خدمت ہے:۔

علامہ فیض عالم بن ملا جیون علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

"طعامیکہ روز عاشورہ بروحانیت حضرت امامین شہیدین سیدی شباب اہل جنت ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین تیار میکنند وثواب آں برائے خدا نیاز آنحضرت میکنند واز ہمیں جنس است طعام یازدہم کہ عرس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قرۃ العین الحسنین محبوبِ سبحانی، قطب الربانی سیدنا و مولانا فرد الافراد ابی محمد الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی است چوں مشائخ دیگر را عرس بعد سال معین میکردند آنجناب را ہر درماہے قرار دادہ اند۔"

(ترجمہ) عاشورہ کے روز امامین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن اور ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پُر فتوح کو پہنچاتے ہیں۔ اور اسی قسم میں سے گیارہویں شریف کا کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین، قرۃ العین الحسنین محبوبِ سبحانی، قطب ربانی سیدنا و مولانا فرد الافراد ابو محمد شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہے۔ دیگر مشائخ کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔ (وجیز الصراط فارسی ص ۸۲)

شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ابو المعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادریہ ص ۹۰ پر سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے:۔

علامہ برخوار دار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ برخوار دار محشی نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :۔

ممالک ہند و سندھ وغیرہ میں آپ کا عرس ۱۱ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع و اقسام کے طعام و فواکہ حاضرین علماء و اہلِ تصوف، فقراء درویشاں کے پیش کیے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیہ نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اُس عرس شریف میں ارواحِ کاملین کا بھی حضور ہوتا ہے خصوصاً آپ کے جدِّ امجد حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا ابو الائمۃ الاتقیاء بھی تشریف لاتے ہیں۔ کما ثبت عند ارباب المکاشفۃ۔ (سیرت غوثِ اعظم ص۲۷۵)

علامہ برخوار دار محشی نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیفِ لطیف "سیرت غوثِ اعظم" کے ص۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی ہے کہ :۔

"پیر عبد الرحمٰن نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارہویں کو حضرت سید الانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لیے غوث الاعظم علیٰ نبینا و علیہ السلام کے چونکہ شیدائی تقلید و اطاعت آنجناب گیارہویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب باں عالی جناب تھا۔ فلہٰذا بطریق (تسبیح فاطمہ) گیارہویں حضرت پیرانِ پیر مشہور ہوئی۔" (حاشیہ سیرت غوث الاعظم ص۲۷۶)

دارا شکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہما الرحمۃ کا عقیدہ

دارا شکوہ نے "سفینۃ الاولیاء ص۲۷" میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد ا ص۹۹" میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس اور گیارہویں شریف کے جواز کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ

اب دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا بھی عقیدہ گیارہویں شریف اور بزرگانِ دین کے عرس مبارک کے متعلق پیشِ خدمت ہے :۔

"پس یہ ہیئت مروجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوثِ پاک قدس سرہٗ کی دسویں، بیسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ اور

توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندری رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شب برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔" (فیصلہ ہفت مسئلہ ص۸ مطبوعہ دیوبند)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو اہلحدیث حضرات کے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں آسمانِ ملت پر دینِ ہدیٰ کے درخشندہ ستارے، دنیائے علم وادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔ ("الاعتصام" لاہور ص۷ ۹ رمارچ ۱۹۵۶ء)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

اب آخر میں دیوبندی حضرات کے قطب الاقطاب اور غیر مقلدین حضرات کے ممدوح مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتویٰ درج کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے واضح الفاظ میں گیارہویں کو درست قرار دیا ہے۔ ان کی تحریر ملاحظہ ہو:۔

"ایصالِ ثواب کی نیت سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ ص۵۲ جلد اول مطبوعہ دہلی۔ فتاویٰ رشیدیہ ص مطبوعہ کراچی)

قارئینِ کرام! گیارہویں شریف کے تمام پہلوؤں پر نہایت شرح وبسط سے قرآن وحدیث اور مستند اکابر محدثین اور مفسرین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حوالہ جات کو درج کرنے میں بہت ہی احتیاط اور سنجیدگی سے کام لیا ہے، بلکہ جگہ جگہ مخالفین اور مانعین کے اکابر کی تحریریں بھی اپنے عقیدہ اور مسلک کی تائید میں پیش کی گئی ہیں تاکہ مخالفین کے نظریہ کا بطلان اُن کے اکابر سے ہی واضح ہو جائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

رمضان شریف کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۔ عَالِمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۔ مَالِكِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَبَنَاتِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (پ ۲ ع ۷)

عالی حضرات! اللہ تبارک وتعالیٰ پ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ ۝ کی حمد وثناء اور نعت جناب حبیب کردگار ۔ احمد مختار مدنی تاجدار ۔ سرکار ابد قرار نورِ مجسم ۔ شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم احمد مجتبےٰ ۔ مالکِ ہر دو سرا ۔ راز دار ربّ العلا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم کے بعد آج کی یہ نورانی ۔ روحانی ۔ عرفانی اور لاثانی محفل فضیلت رمضان شریف کے سلسلہ میں منعقد کی گئی ہے ۔ اس لئے جو آیۂ شریفہ خطبہ کے بعد تلاوت کی ہے ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فضیلت اور فرضیت بیان فرمائی ہے ۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۂ شریفہ کا آغاز یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے فرمایا ہے ۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جب تو یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سُنے تو اُس کی طرف دھیان رکھ ۔ کیونکہ اس میں کوئی حکم امر ہے ۔ جس کا تجھے حکم دیا جا رہا ہے یا اُس میں کوئی ممانعت ہے ۔ جس سے تجھے منع کیا جا رہا ہے ۔

تو اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ تم پر روزے فرض کئے گئے۔ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ۔ جیسا کہ تم سے پہلوں پر فرض ہوئے۔

اس آیۂ مبارکہ سے اس چیز کا بھی پتہ چلا کہ روزے صرف اُمت محمدیہ پر ہی فرض نہیں ہوئے بلکہ پہلی اُمتوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے۔ میرے قطب الاقطاب۔ غوث الاغواث۔ فرد الافراد۔ سیّد الاسیاد شیخ الملک والجن والانس بالاتفاق علی الاطلاق۔ سیّدنا غوث الاعظم غوث العالمین شہنشاہ بغداد شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین شریف کے ۴۶۰ پر فرمایا ہے حضرت علی المرتضٰے شیرِ خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ حجرہ شریف میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ نیز یہ فرمایا۔

یَا عَلِیُّ هٰذَا جِبۡرَائِیۡلُ یُقۡرِئُکَ السَّلَامُ ۝	اے علی یہ جبریل تجھے سلام کہتا ہے۔

میں نے عرض کیا۔

عَلَیۡکَ وَعَلَیۡهِ السَّلَامُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ	آپ پر اور جبریل پر بھی سلام ہو

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

اُدۡنُ مِنِّیۡ فَدَنَوۡتُ مِنۡهُ	میرے نزدیک ہو۔ پس میں آپکے قریب ہوا۔

تو فرمایا اے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، جبریل تجھے کہہ رہا ہے کہ ہر مہینہ کے تین روزے رکھا کرو۔ تیرے لئے پہلے دن کے روزہ کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ دوسرے دن کے روزہ کے بدلے تیس ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور تیسرے دن کے روزہ کے بدلے ایک لاکھ سال کی عبادت

کا ثواب لکھا جائے گا۔ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ میں نے بارگاہِ نبوّت میں عرض کیا یا رسول اللہ۔

هٰذَا الثَّوَابُ لِي خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً ؟ — یہ ثواب خاص میرے ہی لئے ہے۔ یا عام لوگوں کے لئے بھی۔

تو فرمایا اے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

يُعْطِيكَ اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ وَلِمَنْ يَعْمَلُ بِعَمَلِكَ بَعْدَكَ ۔ — یہ ثواب تجھے اور جو تیرے بعد ایسا عمل کرے گا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ وہ کون سے دن ہیں۔ فرمایا ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ والے دن ہیں۔

علاّمہ اقبال شاعرِ مشرق نے اسی لئے فرمایا ہے۔ ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہرو منزل ہی نہیں !!

حضرت علی المرتضٰے شیرِ خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کسی نے پوچھا کہ ان دنوں کو ایام بیض کیوں کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنّت سے زمین پر اُتارا۔ تو دھوپ کی وجہ سے آپ کے جسم مُبارک کا رنگ سیاہی مائل ہوگیا۔ تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا۔ اے آدم علیہ السلام کیا آپ چاہتے ہیں کہ بدن مُبارک کا رنگ سفید ہوجائے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو اُس نے عرض کیا۔

فَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ — پس ہر مہینے کی تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھا کرو۔

حضرت آدم علیہ السّلام نے پہلے دن روزہ رکھا۔ تو آپ کے جسم مُبارک کا تیسرا حصّہ سفید ہوگیا۔ دوسرے دن روزہ رکھا۔ تو دو حصّے جسم مُبارک سفید ہوگیا۔ تیسرے دن روزہ رکھا تو آپ کا سارا بدن مُبارک سفید ہوگیا۔ اس لئے ان دنوں کا نام ایام بیض ہے۔

دِن مقرر کرنا

میرے دوستو۔ بزرگو اور عزیزو! اس روایت سے تعیّن یوم۔ یعنی دن مقرر کرنا۔ کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے اور مسلک اہل سنّت وجماعت کی حقانیت بھی عیاں ہو جاتی ہے۔ نامعلوم وہ لوگ کس نئی علمی دُنیا میں بستے ہیں۔ جو ذرا ذرا سی بات پر بدعت بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ عقلاً بھی یہ غلط ہے۔ کیونکہ دن مقرر کئے بغیر کسی کا گذارہ نہیں۔ شادی کے لئے دن مقرر کرنا پڑتا ہے۔ جلسہ وغیرہ کے لئے دن مقرر کئے جاتے ہیں۔ اب تو دوکان دار حضرات کو اپنی چھٹّی کے لئے بھی دن مقرر کرنا پڑتا ہے۔

اگر دن مقرر کرنا بدعت ہے۔ تو اس بدعت سے تو فتوے لگانے والے بھی نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ وہ جلسوں۔ کانفرنسوں۔ بیاہ شادی کے مواقع پر دن مقرر کرتے ہیں۔

اس روایت سے ثابت ہُوا کہ حضرت آدم علیہ السّلام وہ پہلے ہیں۔ ہیں جنہوں نے روزہ رکھا۔

علاّمہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالےٰ کا نام ہے۔ بلکہ شہر رمضان کیا جائے یعنی ماہ رمضان یا رمضان شریف کا مہینہ۔

حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔

لَا تَقُوْلُوْا جَاءَ رَمَضَانَ وَذَهَبَ رَمَضَانَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَاِنَّ رَمَضَانَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰے۔

یوں نہ کہو کہ رمضان آیا اور گیا بلکہ یوں کہو کہ ماہ رمضان آیا اور گیا کیونکہ رمضان اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

(تفسیر روح البیان ص ۲۲۴ ج ۳ مطبوعہ بیروت)

علاّمہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تو پھر فرمایا ہے۔

لو قال عند مجئ شهر رمضان آمد آن ماه گران او جاء الضيف الثقيل يكفر۔

جو شخص رمضان شریف کی آمد پر کہے کہ آگیا سخت مہینہ یا آگیا تکلیف دہ

مہمان تو ایسا شخص کافر ہوگیا۔ (تفسیر روح البیان صفحہ ۳۹۴ ج ۳ مطبوعہ بیروت)

رمضان کا معنے! حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ رمضان کا نام اس لئے رمضان رکھا گیا ہے۔

اَنَّہٗ یَرْمِضُ الذُّنُوْبَ اَیْ یُحْرِقُہَا گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

نیز تحریر فرمایا ہے کہ رمضان اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مکاشفۃ القلوب میں اور سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غنیۃ الطالبین میں، حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ:۔

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا کہ:۔ اے لوگو! تمہارے قریب بڑا برکت والا مہینہ آرہا ہے۔

شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَّ قِیَامَ لَیْلَتِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ فَرِیْضَۃً کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً ؕ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۳)

یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا۔ اور اس کی رات کا قیام خوشی جس نے اس میں ایک نیکی کی یا ایک فرض ادا کیا۔ گویا اس نے ستر فرض ادا کئے۔

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔

مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِّذُنُوْبِہٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ ؕ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۴)

جس نے اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرایا۔ اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اُسکو دوزخ سے آزاد کردیا جاتا ہے۔

اس مہینہ کے پہلے دس دن رحمت ہی رحمت ہیں۔ اور درمیان کے دس دن مغفرت ہی مغفرت ہیں اور آخر کے دس دنوں میں دوزخ کی رہائی ہے۔

دوستو! یہ سب کچھ آمنہ کے لال کی ہی طفیل کے۔ ع

وُہی نورِ حق وُہی ظلّ ربّ ہے اُنہیں کا سب ہے اُنہیں سے سب

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جب رمضان شریف آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

دوسری روائیت میں آتا ہے کہ

إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ٥

صحیح بخاری شریف صہ ۲۵۵

جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

ایک اور روائیت امام بخاری نے صحیح بخاری شریف میں درج فرمائی ہے۔

فَمِ الصَّائِمِ وَاَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ٥

(صحیح بخاری صہ ۶۷۷ مشکوٰۃ شریف صہ ۱۷۳)

روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

باب ریان سے روزہ دار کا گذر ہو گا

امام الانبیاء سرور ہر دوسرا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ ٥

بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جسکو ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے روزیدار ہی داخل ہوں گے۔ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکیگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ وُہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور اس دروازے سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکیگا جب

وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائیگا۔
اور اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ (صحیح بخاری ص۲۵۴ ج اوّل)

روزہ دار کی جہنّم سے دُوری

علاّمہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ اور امام طبرانی علیہ الرحمۃ کے بعد علاّمہ منذری علیہ الرحمۃ نے روایت نقل فرمائی ہے۔ رسول پاک صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے۔

مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللہِ بَاعَدَہُ اللہُ مِنْ جَھَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ ھَرِمًا۔

جس نے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو جہنّم سے اتنی دُور کر دیتا ہے۔ جتنی دور جوان کوّا اس زور سے اُڑے کہ اُڑتے اُڑتے مر جائے۔

ترمذی شریف میں حدیث شریف ہے کہ سرور کائنات مفخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا ہے کہ

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ جَعَلَ اللہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

جس اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دن روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق کر دیگا۔ جس کا فاصلہ آسمان اور زمین کے مابین فاصلہ جتنا ہے۔

مُسلمانو! اللہ کریم نے یہ سب کچھ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے غلاموں کو بخشنے کے لئے ہی یہ رحمت بھرے دن مہینے اور راتیں بنائی ہیں تو کیوں نہ جھوم جھوم کر پڑھیں۔ ؎

دونوں عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے
اس کا دامن تھام لے جس کا محمّد نام ہے

حضرت ابُوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِی — جو بندہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک

سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰے اِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًاO

دن کی وجہ سے اُسکو دوزخ سے ستّر کوس دور کر دیتا ہے۔

(صحیح بخاری شریف ص صحیح مسلم شریف ص جامع ترمذی ص نسائی شریف ص) (مشکوٰۃ شریف ص۱۷۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ، فرماتے ہیں۔ کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ (الترغيب والترهيب ص۸۹)

جس شخص نے ایک دن اللہ تعالےٰ کی راہ میں روزہ رکھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنّم کے درمیان ایک خندق کر دیتا ہے۔ جو اس قدر چوڑی ہوتی ہے۔ جیسے آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

عالی حضرات! زمین وآسمان کے درمیان کتنا ہے۔ خود امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ زمین سے لیکر پہلے آسمان تک پانچسو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ مسلم شریف)

حضور پُرنور۔ قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے ایک روائیت غنیۃ الطالبین میں نقل فرمائی ہے۔ جس میں رمضان شریف کے ماہ مقدّس میں اللہ تعالےٰ کی بے پایاں رحمت کا ذکر خیر ہے۔ وہ روایت سُنیئے اور اپنے ایمان کو تازہ فرمایئے۔ سب حضرات جھوم جھوم کر بڑے ذوق اور شوق سے درود شریف پڑھیئے پھر حدیث شریف سناتا ہوں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ!

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مکاشفۃ القلوب کے صفحہ اور حضرت غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غنیۃ الطالبین کے صفحہ پر روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهُ سُؤَالَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ ۝

اللہ تعالیٰ رمضان شریف کے مہینہ کی ہر رات کو تین مرتبہ فرماتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اسکی توبہ قبول کروں ہے کوئی مغفرت و بخشش طلب کرنے والا کہ میں اُس کو بخشوں۔

اِس کے بعد سرورِ عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ رمضان شریف کے ہر دن میں مغفرت اور بخشش کا بیان اس طرح فرماتا ہے

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَلْفُ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ الْعِقَابَ ۝

رمضان شریف کے مہینہ کے ہر روز اللہ تعالیٰ روزہ افطار کرنے کیوقت دس لاکھ آدمی وہ آدمی دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جو عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔

فَاِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ اَعْتَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ اَلْفَ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا الْعَذَابَ ۝

جب جمعہ شریف کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہر ساعت اور لمحہ میں دس لاکھ آدمی دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جو سب کے سب عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔

فَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَعْتَقَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِعَدَدِ مَا اَعْتَقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ۝

جب رمضان شریف کا آخری دن ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن اتنے لوگ دوزخ سے مزید آزاد کرتا ہے۔ جتنے پہلے دن سے آخر دن تک آزاد کئے۔

میرے بزرگو۔ دوستو اور عزیزو! احادیث شریفہ کی روشنی میں آپ نے رمضان شریف کے بابرکت اور سراپا رحمت مہینہ مبارک میں حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طفیل اللہ تعالےٰ کی بے پایاں رحمت کا بیان سُنا۔ اس ماہ مقدّس میں جو روزے رکھ کر اپنی مغفرت اور بخشش کا سامان پیدا نہیں کرتا۔ اس شخص سے بڑھ کر بدقسمت کون ہوگا۔

کسی پنجابی شاعر نے خوب کہا ہے۔ ؎

کھُلّے بُوہے دیکھ کے اُسی غماں دے مارے آئے!

سُن غماں دیا محرماں دُکھیاں دے مارے آگئے

محدّث منذری علیہ الرحمۃ نے ایک روائیت نقل فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسُول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰى خَلْقِهٖ وَاِذَا نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰى عَبْدٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفُ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ ۰

جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ کرم فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کسی بندہ کی طرف نظرِ کرم فرماتا ہے۔ تو اُسکو کبھی عذاب نہیں دیتا اور ہر روز اللہ ایک کروڑ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔

(الترغیب والترہیب صـ۴۹۸ ۔ صـ۴۹۹)

اُمّتِ محمّدیہ پر پانچ خصُوصی عطائیں!!

علّامہ منذری نے الترغیب میں اور امام غزالی رحمۃ اللہ نے مکاشفۃ القلوب کے صفحہ پر حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے مروی روایت پیش کی ہے۔ کہ سیّد المرسلین۔ امام الشافعین۔ خاتم المرسلین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

اُعْطِيَتْ اُمَّتِىْ خَمْسَ خِصَالٍ

میری اُمّت کو رمضان شریف کے بارے

فِیْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهُنَّ اُمَّۃٌ قَبْلَھُمْ۔ بارے میں پانچ چیزیں خصوصی طور پر عطا کی گئی ہیں۔ جو پہلی اُمتوں کو نہیں ملی ہیں

ان پانچ خصوصی عطا کردہ چیزوں کا ذکر بھی محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے۔ جو کہ بیان کرتا ہوں۔

پہلی چیز یہ ہے کہ فَمُ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ روزہ دار کے مُنہ کی بدبو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مُشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ تَسْتَغْفِرُ لَھُمُ الْحِیْتَانُ وَحَتّٰی یُفْطِرُوْا۔ مچھلیاں بھی ان کے لئے افطاری تک دُعا مغفرت کرتی رہتی ہیں۔

تیسری چیز یہ ہے کہ مُزَیِّنُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کُلَّ یَوْمٍ جَنَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یُوْشِکُ عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ یُّلْقُوْا عَنْھُمُ الْمَوءُنَۃَ وَیَصِیْرُوْا اِلَیْکَ۔

جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے صالح اور نیک بندے دُنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر میری طرف آئیں۔

چوتھی چیز یہ ہے کہ تُصَفَّدُ فِیْہِ مَرَدَۃُ الشَّیَاطِیْنَ فَلَا یَخْلُصُوْا فِیْہِ اِلٰی مَا کَانُوْا یَخْلُصُوْنَ اِلَیْہِ فِیْ غَیْرِہٖ۔

اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان شریف میں اُن برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں

پانچویں چیز یہ ہے کہ یُغْفَرُ لَھُمْ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ۔ رمضان شریف کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت اور بخشش کی جاتی ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس رات کے متعلق عرض کیا۔

اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ۔ کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ دستور اور اُصول یہ ہے کہ وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دی جاتی ہے۔

گرامی قدر حضرات! رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے وسیلہ جلیلہ سے ہی یہ پانچ خصوصی انعامات اللہ تعالےٰ نے ہم غریبوں پر فرمائے ہیں۔

کاش شقی القلب لوگ اس عطار کو سمجھیں اور یہ یقین کرلیں۔ ؎

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو
تم ایسے رحمۃ للعالمین ہو!

میرے اعلحضرت۔ عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت نے اسی لئے فرمایا ہے۔ ؎

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیئے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی!
جن کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

ماہِ رمضان کا تعارف

میرے دوستو اور بزرگو! رمضان شریف مہینہ وہ مہینہ مُبارک ہے جس کا ذکر رب کریم نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اور قرآن پاک کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ۔ (پ۲ ع) — رمضان شریف وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہُوا۔

اس رمضان شریف کے ماہ مقدس کے آخری دس دنوں میں لیلۃ القدر ہے۔ اس رات کو ہی اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کو نازل فرمایا ہے۔ اس رات کی شان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ — شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

عالی حضرات! ذرا غور کریں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ بابرکت مہینے بابرکت دن اور بابرکت راتیں اللہ تعالےٰ نے کس ہستی کے صدقے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ تو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ سب کچھ حضور پرنور۔ شافع یوم النشور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے ہی میں ملا ہے۔ کیونکہ حدیث قدسی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔

مُسلمان کو یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ جو بھی اللہ تعالےٰ کے انعام واکرام ہیں یہ سب بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔

زمیندار اخبار کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خان نے کیا خُوب کہا ہے ؎

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں نے یہ نور نہ ہو سیّاروں میں !!

میرے اعلحضرت عظیم البرکت۔ امام اہلسنت۔ مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بھی اِسی حدیث قدسی کی روشنی میں فرمایا ہے۔

ہے اُنہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا۔ گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو !!

کیونکہ اگر نبی اکرم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ذات نہ ہوں تو ہمیں نہ رمضان ملتا۔ نہ لیلۃ القدر ملتی نہ ہی قرآن ملتا۔ بلکہ نہ ہی ایمان ملتا۔ اللہ کریم بھی اگر ملا ہے تو سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقہ میں ملا ہے۔ ؎

کوئی ملے نہ ملے مصطفٰے ملے

وہ شے ملے کہ جس کے ملنے سے خُدا ملے

امام ربّانی۔ غوث صمدانی۔ سرکار مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ جن کو سبھی مکتبِ فکر بزرگ عالم اور ولی تسلیم کرتے ہیں، اُنہوں نے اپنے مکتوبات شریف میں حدیث قدسی درج فرمائی ہیں۔ جس کے مطالعہ کے بعد یہ کہنا ہی پڑے گا۔

منزل ملی مُراد ملی مدعا ملا
مل جائیں گر حضور تو سمجھو خُدا ملا

سب حضرات مل کر با ذوق طریقہ سے درود شریف پڑھیئے۔

الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسُول اللّٰہ
وعلٰے آلک واصحابک یا حبیب اللّٰہ

ہاں میں عرض کر رہا تھا کہ جس رات کو قرآنِ پاک نازل ہو وہ رات ہزار مہینوں کی راتوں سے افضل ہے۔ تو کیوں نہ وہ رات لیلۃ القدر سے افضل ہو۔ جس رات کو صاحب قرآن صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے۔ جن کے صدقے قرآن اور رحمان ملا۔ میرے اعلحضرت۔ عظیم البرکت۔ امام اہلسنّت مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اُس ولادت شریفہ والی باسعادت گھڑی کے متعلق فرمایا ہے۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

علّامہ قسطلانی شارح بخاری اور شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لیئے تو فرمایا ہے۔

میلاد شریف والی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے

لَیۡلَۃُ الۡمِیۡلَادِ اَفۡضَلُ مِنۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ رات لیلۃ القدر سے افضل ہے۔
(مواہب اللدنیہ ص ۲۶ ماثبت من السنّۃ ص ۵۹)

عزیزانِ من! قرآنِ پاک کے علاوہ مُرسلین اور انبیاء سابقہ پر جو کتابیں اور صحیفہ نازل ہوئے وہ بھی رمضان شریف کے مہینہ میں ہی نازل ہوئے۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہم السّلام پر جو صحیفے نازل ہوئے وہ رمضان شریف کی پہلی یا تیسری تاریخ کو نازل ہُوئے۔ حضرت داوٗد علیہ السّلام پر زبور شریف رمضان شریف کی بارہ یا اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر تورات شریف اسی ماہ کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ حضرت سیدنا علیٰ علیٰ انبیاء علیہ الصلوٰۃ

والسلام پر انجیل اسی ماہ مقدس کی بارہ یا تیرہ تاریخ کو اتری اور سب کتابوں کی سردار کتاب قرآنِ پاک سب انبیاء کے سردار ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر اسی ماہ رمضان شریف میں نازل ہوئی ہے۔

ہاں! میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے ماہِ رمضان کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔ اس میں قرآن نازل ہوا۔ اب قرآنِ مجید کی شان اور عظمت بھی آپ کے ذہن میں ہونی چاہیئے۔ خود خداوند کریم نے پ ۱۵ ع ۹ میں ارشاد فرمایا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔

دافع البلاء والوباء

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کو مومنوں کے لیے رحمت اور شفاء قرار دیا ہے۔ رحمت اور شفاء دونوں نفع بخش اور فائدہ مند ہیں۔ اگر قرآنِ مجید مسلمانوں کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہے، تو صاحبِ قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نفع بخش اور فائدہ مند سمجھنا کیسے شرک ہوگا۔ اِسی لیے تو اعلیحضرت عظیم البرکت" امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

رافع نافع دافع شافع
کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں!

جب قرآنِ پاک مسلمانوں کے لیے شفاء ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآنِ پاک دافع البلاء والوباء ہے، جب قرآنِ مجید دافع البلاء والوباء ہے تو پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی یقیناً دافع البلاء والوباء ہیں۔

قبر پر قرآن پڑھنا

قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ مومنین کے لیے رحمت فرمایا ہے، اور مومن زندہ ہو تو مومن ہے، اگر مُردہ ہے تو پھر بھی مومن۔ اسی لیے اہلِ سنّت وجماعت حضرات کا عقیدہ اور عمل ہے۔ جب ان کا کوئی مسلمان انتقال کر جاتا ہے، تو اُس کی قبر پر حفّاظِ کرام قرآن

مجید کی تلاوت کرتے ہیں، قرآنِ مجید کی تلاوت سے رحمتِ باری کا نزول ہوگا اور ہمارا مسلمان بزرگ اور دوست اُس کے پڑھنے سے رحمت اور برکت حاصل کرتا رہتا ہے۔ لیکن جو حضرات شد و مد سے اسکو حرام اور ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ان کے نزدیک ان کے مرنے والے ایمان سے خالی مرتے ہوں، کیونکہ قرآنِ پاک میں مومنین کی قید لگائی ہے کہ ان کے لیے قرآن رحمت ہے، جو مومن نہیں ان کے لیے رحمت نہیں،

الحمد للہ رب العالمین اپنے مرنے والوں کو ہم مسلمان سمجھتے ہیں —— دوستو! یہ سب سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ لطف کا صدقہ ہے

رحمت للعالمین کی عنایات

اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض فرمایا۔ لیکن رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اس ماہ میں نوازشوں اور عنایتوں کو ملاحظہ فرمایئے۔

صحیح بخاری صفحہ ۲۵۵ جلد اوّل، صحیح مسلم شریف صفحہ ۳۴۲ جلد اوّل، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۳ جامع ترمذی صفحہ ۸۶ جلد اوّل میں ہے۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَرِوَايَةٍ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے آسمانوں کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں۔ اور جنّت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں، اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک روائت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں۔

اِس حدیث شریف کی روشنی میں مسلمان کا عقیدہ یہ ہوگا۔ جو چیزیں ہماری نگاہوں سے اوجھل اور غائب ہیں۔ ان چیزوں کو ہمارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کی نورانی

آنکھوں سے وہ چیزیں غائب نہیں۔ جنت و دوزخ تک میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نگاہوں سے اوجھل نہیں۔ اسی لیے پنجابی شاعر نے خوب فرمایا ہے۔

مدینے وچ بیٹھا ساری دنیا نوں ویکھے
سنے جوڑے عرشاں اُتے جان والا

اسی حدیث شریف پر ہی غور کریں تو معلوم ہوگا، جس ماہِ مقدس کے داخل ہوتے ہی اتنی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ تو اس کا احترام کرنے اور ان روزوں کو رکھنے والوں پر کتنی برکات اور رحمتوں کا نزول ہوگا۔

رحمتِ مصطفیٰ اور اختیارات کی جھلکیاں

احادیث کی مستند کتب میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی روایت موجود ہے، فرماتے ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے روزہ رکھے گا۔ تو اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سامعینِ کرام! اس حدیث شریف پر غور فرمائیں کہ کس انداز سے پیارے نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مختار ماننے والے اور مختار ماننے والوں پر فتوائے شرک جھڑنے والے سبھی مانتے ہیں اور بیان کرتے ہیں۔

لیکن ذرا ہوش سے کام لیا جائے تو حبیبِ کردگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختیار ثابت ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کا ذکر کرتے یہی فرمایا ہے۔

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے، کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

لیکن اگلے گناہوں کا بخشا جانا۔ یہ قرآن پاک میں کہیں نہیں۔ یہ حدیث مصطفےٰ میں ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ہمارے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم مختار کل ہیں۔ شاعر نے خوب فرمایا ہے۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں ؛ ۞ دینے والا نظر نہیں آتا !

زیر سایہ جن کے رہتے ہیں ۞ اُن کا سایہ نظر نہیں آتا !

صحتِ عقیدہ ضروری ہے

اسی حدیث شریف پر غور فرمائیں تو یہ بات بھی عیاں ہوگی کہ ایمان اور عقیدہ درست ہونا شرط ہے۔ وگرنہ قرآن مجید فائدہ پہنچائیگا اور نہ ماہ رمضان۔ کیونکہ سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا

جو شخص ایمان کے ساتھ روزہ رکھے گا۔

ایمان کی قید نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے لگا کر یہ واضح فرما دیا کہ اعمال کا ثواب انہیں کو حاصل ہوگا جن کا عقیدہ اور ایمان درست ہے۔ اگر عقیدہ یہ ہو کہ رسول اللہ تعالےٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نفع ونقصان کے مالک نہیں۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ رسول کو اپنا بھی علم نہیں کہ قیامت کو ان کے ساتھ کیا ہوگا یا رسول مر کر مٹی میں ملنے والا ہے۔ رسول کو پکارنا شرک ہے۔ وغیرہم عقائد رکھنے والے کو نماز روزہ کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ حدیث میں ایماناً کی قید ہے۔ مولوی ظفر علی خان نے اسی لئے کہا ہے۔

نماز اچھی روزہ اچھا۔ حج اچھا زکوٰۃ اچھی !

مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا !

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزّت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا !

دوستو ! آج جو لوگ توحید کی آڑ لیکر عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بزرگ دقیق سے حملے کرتے ہیں۔ ذرا قرآن پاک کا وہ مطالعہ فرمائیں تو اللہ تعالےٰ بھی ایمان کی قید لگاتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

پ۱۴ رکوع۹ سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ	جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی دلائیں گے

دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۚ	اس زمانۂ محبوب کی قسم بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیّت کی۔

میرے بزرگو اور دوستو اور عزیزو! ایمان بُنیادہے۔ اعمال کا ثواب اجر تب ہی ہے جب ایمان اور عقیدہ دُرست ہے۔

روزہ رکھنے والا جب تک اختیاراتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ رکھے گا یہ حدیث کا مضمون بتا رہا ہے۔ وہ ثواب سے محروم رہے گا۔

صحیح بخاری صفحہ ۲۵۸ جلد اوّل صحیح مسلم صفحہ جلد اوّل۔ مشکوٰۃ شریف ص۱۷۶ اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ جلد اوّل۔ ترمذی شریف ص۹۱ جلد ۱ میں حدیث شریف ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہُوا اور عرض کیا۔ میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً تمہارے پاس کوئی غلام ہے جس کو تم آزاد کر دو۔

عرض کیا لا نہیں۔
فرمایا فَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ۔
کیا ساٹھ دن مساکین کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے۔ عرض کیا نہیں۔
اسی دوران رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ اسے اپنی طرف سے (کفارہ) کے طور پر کھلا دے تو عرض کیا مدینے کے سنگلاخ میدانوں کے درمیان مجھ سے زیادہ محتاج گھرانہ نہیں تو احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ اپنے اہل وعیال میں کھلا دو۔
نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یا رسول اللہ، مختار نبی زندہ باد
میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت، مجدد دین وملت دنیائے اسلام کے عظیم سکالر امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ہی فرمایا ہے۔

روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں! ۞ ڈوبی ناؤ تراتے یہ ہیں!
جلتی آگ بجھاتے یہ ہیں! ۞ چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
رب معطی ہے یہ ہیں قاسم! ۞ رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ ۞ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں!
اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرْ! ۞ ساری کثرت پاتے یہ ہیں۔!

دوستان عزیز! اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جب کوئی مشکل درپیش آتی تو وہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے در اقدس پر حاضری دیتے تھے۔ صحابی کو روزہ کا کفارہ معلوم تھا۔ مگر اپنی استطاعت اور طاقت بھی معلوم تھی۔ اسی لئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور ایسے حالات میں حاضر ہونا اسکی دلیل ہے کہ اس کا عقیدہ ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیکسوں کے کس اور بے لسبوں کے لس۔ بے چاروں کے چارہ ساز۔ حاجت مندوں کے حاجت روا۔ ہی مختار ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ کہ نبی کچھ بھی

نہیں دے سکتا اور نہیں کر سکتا۔

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ سَلْ یَا رَبِیْعَۃَ۔ ربیعہ مانگو تو حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو عرض کیا۔ اس کو بغور سنیئے اور عقیدہ اہلِ سنت وجماعت کی حقانیت پر یقین رکھیئے۔ حضرت ربیعہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ ○ میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت یعنی ساتھ مانگتا ہوں۔

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ میں آپ سے مانگتا ہوں۔

کتنا پیارا عقیدہ ہے۔ لیکن وہابیوں، دیوبندیوں اور مودودیوں کے نزدیک یہ شرک ہے۔ بتاؤ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد بھی جن کے نزدیک شرک ہوں بھلا وہ بھی کوئی مسلک ہیں۔

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت۔ امام اہلِ سنت مولینا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کوئی نئے عقائد نہیں پیش کئے بلکہ وُہی عقائد پیش کئے ہیں اور ساری زندگی اُنہیں عقائد کی اشاعت اور تشہیر فرمائی ہے۔ جو خلفاء راشدین صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار علیہم الرضوان کے عقائد تھے۔

اسی لئے فرماتے ہیں ؎

وُہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بنایا!
تجھے حمد ہے خدایا!

تُمہیں حاکم برایا۔ تمہیں قاسم عطایا
تُمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا!

اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان قرآن مجید میں پڑھیئے۔ پارہ ۲۲ ع ۲ میں اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ۔ — اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ تعالےٰ نے نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی۔

دوستو! اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اُسے نعمت دی۔ کو بغور پڑھئے اور سُنئے۔ گھر جاکر جس کا چاہو ترجمہ دیکھ لو پھر بھی اگر کوئی کہے کہ نبی کچھ نہیں دے سکتا۔ تو یہ اُس کی اپنی بدبختی ہے۔ بلکہ رسول دشمنی ہے۔

قرآن وسنّت کے نام کی کانفرنس کرنا نجات اور حقانیت کا ثبوت نہیں بلکہ قرآن وسنّت کے مطابق عقائد اور نظریات رکھنا اور اپنا نا نجات اور حقانیت کا ثبوت ہیں۔ ؎

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں
حکم سے ربّ اکبر کے مردود ہیں!
ادب کی اے خضرؔ جن کو دولت ملی!
اہل سنّت کے مسلک کی کیا بات ہے!

اللہ تعالےٰ۔ دسویں پارہ سولہویں رکوع میں فرماتا ہے۔

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ — اور انہیں کیا بُرا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے انہیں غنی کردیا۔

اس آیت میں ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے اپنے فضل سے صحابہ کرام کو غنی فرمایا۔ یہ کہاں کی توحید ہے کہ صرف اللہ کا فضل ہے، رسول کا فضل نہیں۔ اللہ کا انعام ہے رسول کا انعام نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ایسی توحید بیان نہیں فرمائی یا نجدی وہابی مولویوں نے ہی خود ساختہ توحید پیش کی ہے۔

دوستو! اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات۔ ان کے تصرفات اختیارات اور ان کی قوت اور طاقت کا بیان کرنے سے اللہ تعالےٰ کی قدرت اور عظمت

کا اظہار ہوتا ہے منکرین خدا پر یہ عیاں ہوگا کہ جس اللہ کے اپنے بھیجے ہوئے نبی میں یہ طاقت۔ قوت اور تصرفات و کمالات ہیں۔ تو اُس بھیجنے والے کی طاقت اور قوت کا کون اندازہ کر سکتا ہے لیکن بعض نا عاقبت اندیش لوگوں نے ایسی روش اختیار کر رکھی ہے۔ کہ جس سے عشاق رسول کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور قرآن و حدیث کی صریحاً مخالفت پر اُترے ہوئے ہیں۔ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہیں۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔ ؎

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسول اللہ کی!

تراویح کی فضیلت

دوستان عزیز! حدیث شریف کے دوسرے حصہ میں تراویح کی فضیلت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔	جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ ماہ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

دیکھا اس میں بھی ایمان کی قید نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لگائی۔ آج لوگ آٹھ آٹھ رکعت کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ او آٹھ آٹھ کہنے والو۔ اپنے عقائد اور ایمان کو درست کرو پھر تراویح پر بحث کرنا۔

الحمد للہ اہل سنت وجماعت کے عقائد بھی درست ہیں۔ اور سنت کے مطابق تراویح بیس ۲۰ رکعت ادا کرتے ہیں۔

بیس رکعت تراویح

اُمت محمدیہ کے عظیم المرتبت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ جن کو غیر مقلد اہلحدیث حضرات کے مقتدر عالم مولوی وحید الزمان صاحب نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی کے صفحہ ۷ پر اپنا امام اور رہنما تسلیم کیا ہے اپنی کتاب الوفا میں صفحہ ۵۰۸ جلد ۲ مطبوعہ مصر میں صلوٰۃ التراویح کا باب باندھ کر صرف ایک

حدیث شریف ہی نقل فرمائی ہے سُنیئے اور اپنے عقیدہ اور عمل کی صحت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیجئے۔ یہی حدیث شریف محدّث بیہقی علیہ الرحمۃ نے سنن کبرےٰ صفحہ ۴۹۶ جلد ۲) شیخ المحدثین عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ماثبت من السنّۃ ص شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ عزیزی ص ۱۱۹ جلد اوّل میں بیان فرمائی ہے۔ اور روایت کرنے والے سیّد المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ فرماتے ہیں،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّالْوِتْرَ ۝	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

نعرۂ تکبیر — اللہ اکبر ، نعرۂ رسالت — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسلکِ حق اہل سنّت وجماعت — زندہ باد

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیس رکعت تراویح پڑھنا

محدث بیہقی نے سنن کے ص ۴۹۶ جلد دوم امام جلال الدین سیوطی مصابیح میں اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتاویٰ عزیزی صفحہ ۱۲۰ جلد اوّل میں روایت درج فرمائی ہے

سائب بن یزید رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابیٔ رسول نے فرمایا ہے۔

کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَہْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۝	سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ مبارکہ میں ماہ رمضان میں لوگ بیس۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

بلکہ وہابیوں کے مجدّد اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے فتاویٰ کے صفحہ ۹۵ پر ہے۔

اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ	بیشک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

رَجُلًا اَنْ یُّصَلِّیْ بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔ ایک شخص (ابی بن کعب) کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا۔

وہابیوں کے مجدد اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بیان !

غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے دوسرے مجدد اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنۃ صفحہ ۲۲۰ جلد چہارم میں بھی درج کیا ہے۔

رَوَی الْبَیْھَقِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَفِیْ عَھْدِ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مِثْلَہٗ ۔

بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالٰے عنہما کے عہد میں پڑھا کرتے تھے۔

سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بیان !

دنیائے غیر مقلدین کی مشہور شخصیت مولوی ثناء اللہ امرتسری جن کو وہابی حضرات سردار اہلحدیث کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر کے صفحہ ۱۳ پر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو فتویٰ درج کرتے تحریر فرمایا ہے۔

بیس رکعت تراویح پڑھنے والوں کو خلافِ سنّت کہنا اچھا نہیں ایسے امور میں اختلاف حرام ہے۔

سامعین حضرات ! اب تو کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں رہا۔ ہر انصاف پسند اور ذی شعور بیس رکعات تراویح پڑھنے والوں کو بدعتی یا خلاف شرع نہیں کہہ سکتا۔ اب تو ان کے اپنے گھر کے اکابر کی بھی شہادتیں پیش کردی ہیں۔ لیکن بعض ناعاقبت اندیش

ان سب دلائل کے ہوتے ہوئے بھی فتوے لگانے اور اشتہار شائع کرنے سے باز نہیں آتے ؎

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا
کئے جاؤ، میخوارو کام اپنا اپنا!

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کا فرمان

سیدی سندی آقائے نعمت قطب الاقطاب۔ فرد الافراد۔ غوث الاغیاث سید الاسیاد شیخ الملک والجن والانس علی الاطلاق بالاتفاق۔ غوث الثقلین غیث الکونین۔ نجیب الطرفین۔ مجمع البحرین۔ غوث الاعظم۔ غوث العالمین۔ محبوب سبحانی۔ قطب ربانی، شہباز لامکانی۔ قندیل نورانی۔ شیخ سید ابو محمد عبد القادر جیلانی حسنی حسینی جعفری بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ وارضاہٗ عنّا کا فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں۔ غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۸۹ پر آپ کا ارشاد ہے۔

نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سنّت ہے۔ ھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً وہ بیس رکعت ہیں۔

شیخ عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ کا فرمان

پاک وہند میں سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت اور تشہیر کرنے والی شخصیت شیخ المحدثین شیخ عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد اور عقیدہ بھی آخر میں پیش کرتا ہوں سنیئے اور اپنے مسلک کی حقانیت یقین رکھیئے شیخ عبد الحق دہلوی علیہ الرحمۃ نے ماثبت بن السنۃ صفحہ ۱۵۹

اَلَّذِیْ عَلَیْہِ الْاَمْرُ وَاشْتَھَرَ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ ھُوَ الْعِشْرُوْنَ

وہ حکم جس پر اجماع ہُوا ہے اور صحابہ کرام اور تابعین حضرات اور علماء کرام ما بعد میں مشہور چلا آتا ہے وہ بیس رکعت تراویح ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

دہابی ایک روایت سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ دارین مالکۂ جنت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جو مروی ہے جس میں

گیارہ رکعت کا ذکر ہے پیش کرتے ہیں۔ اس روایت میں رمضان اور غیر رمضان کا لفظ آتا ہے۔ آپ خود ہی سوچیں کہ رمضان میں تو تراویح ہُوئیں۔ غیر رمضان میں تو تراویح نہیں پڑھتے۔

اہل سنّت وجماعت کا یہ مُوقف ہے۔ ہمارا اس روایت پر ایمان ہے مگر وہ تراویح کی گیارہ رکعت نہیں بلکہ تہجد کی گیارہ رکعت ہیں۔ آٹھ رکعت تہجّد اور تین وتر۔ تہجّد حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ تہجّد حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام پر فرض تھی۔ جیساکہ قرآن پاک کے پندرھویں پارہ رکوع نانواں میں ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ؕ — اور رات کے کچھ حصّہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

تراویح حضور پُر نور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کے نفل ہیں۔ اور ہمارے لئے سُنّت۔ مگر تہجّد تو حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کے نفل ہیں اور ہمارے لئے سنّت۔ مگر تہجّد تو حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم پر فرض تھی

تہجد اور تراویح ایک ہیں

دوستو! ایک اور عجیب وہابیوں کا عقیدہ سنئیے۔ ان کے نزدیک تراویح اور تہجّد دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ مسئلہ خود اہلحدیث حضرات کے مفتی اعظم سردار اہلحدیث مولوی ثنا راللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۲، ۲۱ ذیقعد ۱۳۳۳ھ میں درج کیا ہے۔ پہلے سوال سُنیئے پھر اُس کا جواب سُنیئے۔

سوال یہ ہے۔ کسی کو تراویح کی نماز کے لئے تنبیہہ کی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اور جو تراویح پڑھتا ہے۔ اس کی مذمت کی جاتی ہے یا نہیں۔ جو تہجّد پڑھتا ہے۔ کیا اُسے بھی تراویح کی ضرورت ہے۔ افضل تراویح ہے یا تہجّد۔

مولوی ثنا راللہ صاحب امرتسری نے اس کا جواب دیا وہ سُنیئے۔

جواب :- تراویح کے لئے تنبیہہ یا ترغیب دینا جائز ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ترغیب دی۔ تراویح پڑھنے کی مذمت کرنا گویا سنت کی مذمت کرنا ہے۔ رمضان میں تہجد پڑھنے والا تراویح بھی پڑھے تو مزید ثواب ہے۔ ورنہ اس کی تہجد تراویح کے قائم مقام اور افضل ہے۔

عالی حضرات! یہ ہے وہابی مذہب جو کہتے پھرتے ہیں ہم قرآن و سُنّت پر عمل کرتے ہیں۔

وہابیوں کے نرالے مذہب کی نرالی بات ایک اور سُنیئے۔

وہابی مذہب کی نرالی بات

وہابیوں کے شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کے فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۳۵۱ جلد اوّل مطبوعہ دہلی میں فتوےٰ دیا ہے کہ جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو اس دِن اختیار ہے۔ جس کا جی چاہے جمعہ پڑھیئے اور جس کا جی چاہے نہ پڑھے۔

قاضی شوکانی نے مزید وہابیوں کو رعایت دے دی۔ اُس رعایت کا ذکر وہابیوں کے گجرات کے مولوی حافظ عنایت اللہ صاحب اثری وزیر آبادی نے اپنی کتاب القول السدید صفحہ ۸ پر ان الفاظ میں کیا ہے۔ جن الفاظ میں کیا ہے۔ وہ الفاظ سُنیئے:

امام شوکانی نے نیل الاوطار صفحہ ۲۷۴ جلد ۳ میں فرمایا ہے۔ کہ عید جمعہ دونوں ایک دن جمع ہوں تو خواہ عید میں شامل ہُوا ہے۔ یا کہ نہیں دونوں صورتوں میں جمعہ مُعاف ہے۔ بلکہ ظہر بھی مُعاف ہے۔ ہاں میں تراویح کی فضیلت بیان کر رہا تھا۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ رمضان اور قرآن دونوں قیامت کے دِن روزہ دار کی شفاعت کرائیں۔ حدیث شریف سُنیئے۔

روزہ اور قرآن شفاعت کرائیں گے

طبرانی شریف میں اور مشکوٰۃ شریف میں صفحہ ۱۶۵ پر حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایت درج ہے کہ سرور انبیاء حبیبِ خُدا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا۔

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

روزہ اور قرآن بندہ کی قیامت کے دن شفاعت کریں گے ۔

روزہ عرض کرے گا ۔

اَىْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَ يَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ ۰

اے پروردگار میں اس کو کھانے پینے اور شہوت سے روکا تھا ۔ میری شفاعت اس کے متعلق قبول فرما ۔ اور قرآن کہیگا ۔ میں نے اسکو رات کو سونے سے روکے رکھا تھا ۔ میری شفاعت قبول فرما ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بس ان دونوں کی شفاعت قبول ہو گی ۔

میرے دوستو ! اس روائیت کو سُن کر یقیناً مسلمان یہ عقیدہ بھی رکھے گا ۔ کہ اگر قرآن پاک اور روزہ شفاعت کرائیں گے اور ان کی شفاعت قبول بھی ہو گی تو خاتم الانبیاء ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی اپنے گنہگار اُمّتیوں کی شفاعت کرائیں گے ۔ اور ان کی شفاعت بدرجہ اولیٰ قبول ہو گی ۔

جو لوگ سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت کے مُنکر ہیں ۔ وُہ کتنے شقی القلب اور بد بخت ہیں ۔

عالی حضرات ! رمضان المبارک کے ماہِ مقدّس میں اپنے اعمالِ صالحہ کے ساتھ ساتھ عقائدِ حقّہ کا بھی خیال فرمانا از حد ضروری ہے ۔ نمازیں ایسے عُلماء کرام کی اقتداء میں ادا فرمائیں ، جن کے عقائد دُرست ہُوں ۔ وگرنہ سب اکارت اور ضائع جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقہ ہماری دُنیا و آخرت بہتر فرمائے ۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞